SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, November 15, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House)Islamabad, at forty minutes past ten in the morning with Mr. Presiding Officer (Ch. Muhammad Anwar Bhinder) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وھوالذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیات ویعلم ماتفعلونO

ویستجیب الذین امنوا وعملواالصلحت ویزید ھم من فضلہ O

والکفرون لہم عذاب شدید O ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی

الارض ولکن ینزل بقدر ما یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر O

ترجمہ: اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور (ان کے) قصور معاف فرماتا ہے اور جو تم کرتے ہو (سب) جانتا ہےO اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کی (دعا) قبول فرماتا اور ان کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہےO اور اگر خدا اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کردیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے۔ لیکن وہ جس قدر چاہتا

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, November 15, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House)Islamabad , at forty minutes past ten in the morning with Mr . Presiding Officer (Ch. Muhammad Anwar Bhinder) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وھوالذی یقبل التوبة عن عبادہ ویعفوا عن السیات ویعلم ماتفعلونO

ویستجیب الذین امنوا وعملواالصلحت ویزید ھم من فضلہ O

والکفرون لھم عناب شدید O ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی

الارض ولکن ینزل بقدر ما یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر O

ترجمہ: اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور (ان کے) قصور معاف فرماتا ہے اور جو تم کرتے ہو (سب) جانتا ہےO اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کی (دعا) قبول فرماتا اور ان کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہےO اور اگر خدا اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کردیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے۔ لیکن وہ جس قدر چاہتا

ہے اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کو جانتا (اور) دیکھتا ہے۔

Questions and Answers

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اب وقفہ سوالات کو لیتے ہیں ۔ جناب الیاس احمد بلور۔

سوال نمبر 31 ۔

31. *Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state :*

(a) *the sanctioned strength of Judges of the Supreme Court of Pakistan;*

(b) *number of Acting and Ad-hoc judges working against these posts ; and*

(c) *the reasons for retaining judges on ad-hoc basis ?*

Professor N. D. Khan : The requisite information is given below :-

(a) 16 Judges

(b) Acting Judge : 1
Ad-hoc Judges : 6

(c) The appointments have been made by the President in accordance with the Constitutional provisions.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ کوئی ضمنی سوال ہے ؟

جناب الیاس احمد بلور۔ وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ ایکٹنگ جج ہے اور چھ ایڈہاک جج ہیں ۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کب سے ہیں اور یہ permanent کیوں نہیں ہوئے ؟

پروفیسر این ڈی خان ۔یہ سوال تو پہلے اس میں نہیں پوچھا گیا ہے کہ میعاد بھی بتائی جائے ۔ان کا سوال بڑا plain ہے کہ sanctioned strength کیا ہے --

میاں رضا ربانی۔ جناب والا !

Mr.Presiding Officer: Do you want to interrupt the Law Minister?

Mian Raza Rabbani: Sir, just for one minute. Sir, I am sorry,

Question Hour has commenced but the father of an honourable member of this House, Senator Malik Hakameen has died, the burrial is at 2 O'clock before that if we could have Fateha for his father.

(فاتحہ پڑھی گئی)

Mr. Presiding Officer: Yes, please the Law Minister.

پروفیسر این ڈی خان۔ اس کے لئے میرا خیال ہے کہ انہیں separate question کرنا ہوگا اور جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ کب تک permanent ہوں گے تو اس دوران ایکٹنگ اور ایڈہاک کا arrangement رکھا جا سکتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ لا منسٹر صاحب ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضمنی سوال اس سے arise ہوتا ہے۔ جب آپ نے یہ بریفنگ لی ہو گی تو اس بریفنگ میں یہ بات آئی ہو گی کہ یہ ایڈہاک جج کب سے ہیں ۔ یہ تو بغیرکسی نوٹس کے naturally آپ کو معلوم ہونا چاہئیے کہ یہ supplementary questionاس سے arise ہوتا ہے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ یہی سوال جو میں نے کیا ہے، اس کے (c) حصہ میں دیا ہوا ہے Why the government retain adhoc judges in the Supreme Court and why they cannot be made permanent?

پروفیسر این ڈی خان ۔اس کا تو میں نے جواب دیا ہوا ہے لیکن معزز رکن یہ بات دریافت کرنا چاہ رہے ہیں کہ کتنا عرصہ انہیں ایڈہاک اور ایکٹنگ کی حیثیت سے ہو گیا ہے تو پھر اس کے لئے تو مجھے علیحدہ نوٹس چاہئیے لیکن جہاں تک یہ سوال ہے کہ وہ کب تک ایڈہاک اور ایکٹنگ رہیں گے تو اس کے بارے میں عرض ہے کہ یہ Constitutional provision ہے کہ گورنمنٹ ان کو ایڈہاک بھی رکھ سکتی ہے اور ایکٹنگ بھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ لاءمنسٹر صاحب ! آپ نے جو حصہ (c) کا جواب دیا ہے The appointment has been made by the President in accordance with the Constituional Provision وہ تو درست ہے ۔ انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ انہیں کس نے appoint کیا تھا۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ایڈہاک رکھنے کی reasons کیا ہیں؟ اس کا جواب نہیں آیا ہے۔

پروفیسر این ڈی خان - Reasons کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ جب Constitution میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے تو یہ ایڈہاک رکھے جا سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ آرٹیکل 81 کے تحت دیکھیں کہ اگر seat vacant ہو یا کورم کا مسئلہ ہو تو اس وقت on the advice of the Chief Justice of the Supreme Court President can do that.

Mr. Presiding Officer: I think answer to 'C' is not exhaustive-This question would be repeated for the next turn. Next question, Mr. Ilyas Ahmed Bilour.

Mr.Ilyas Ahmed Bilour: Question No.32. .

32. *Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the names of Judges of Superior Courts allotted plots by the present regime ?*

Professor N. D. Khan : No plot has been allotted to any of the Judge of the Superior Courts by the present regime.

Mr.Presiding Officer: Any supplementary please?

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب والا! انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ کسی جج کو پلاٹ نہیں دیا گیا۔ ویسے جہاں تک 'The News' میں چھپنے والی رپورٹ مورخہ 9 جنوری 1995 کا تعلق ہے، اس میں یہ لکھا گیا تھا کہ judges has been given the plots. I think they say that no plot has been given-So, I think no question arises.

Mr. Presiding Officer: But the news item may be incorrect. Is there any proof?

Mr.Ilyas Ahmed Bilour: Not a name was given.

Mr. Presiding Officer: But have you any proof that any judge has been given a plot?

Mr.Ilyas Ahmed Bilour: No, sir, that is why I ask the question.

Mr. Presiding Officer: That has been denied by the Government .

Next question, Mr.Ilyas Ahmed Bilour.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Question No.33.

33. *Will the Minister for Communications be pleased to state the details of irregularities surfaced in the construction of Indus Highway Contract No. 10 ?*

Minister for Communications : There are no irregularities in the construction of Indus Highway Contract No. 10.

Mr.Presiding Officer: Any supplementary?

جناب الیاس احمد بلور۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ جو ہائی وے کنٹریکٹ نمبر 10 ہے ' اسے sublet کیا گیا ہے ' کیا یہ ٹھیک ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔نہیں ' جس کمپنی کو الاٹ ہوا ہے ۔ وہی کمپنی بنا رہی ہے ۔ یہ چائنا پٹرولیم انجینئر نگ کنسٹرکشن کمپنی کو کنٹریکٹ دیا گیا تھا۔ وہی بنا رہی ہے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ sub-let کیا گیا تھا ۔ یہ فرما رہے ہیں جس کمپنی کو دیا گیا ہے ۔ انہوں نے sub-let کیا ہو گا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں ---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں نے یہ نہیں کہا ' میں نے کہا ہے کہ جس کمپنی کو دیا گیا ہے وہی کمپنی یہ کام کر رہی ہے ۔

جناب الیاس احمد بلور۔ اس میں irregularities ہوئی ہیں اور یہ جو ۱۹۹۷ء تک construction estimated تھی ۔ کیا یہ ٹھیک ہے کہ یہ کام لیٹ ہو رہا ہے اور irregularities کی وجہ سے لیٹ ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ بالکل صحیح اور درست بن رہی ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Anyother supplementery?.

سیدمسعود کوثر۔ کیا وزیر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ جس کمپنی کو انڈس ہائی

وے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ اس کی کوالٹی سے اور اس کے timing سے یہ مطمئن ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جی ہاں۔

Mr. Presiding Officer: Any other supplementary?

سید مسعود کوثر۔ کیا وزیر موصوف کو پتہ ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے اس مقصد کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی ہے کہ وہ بعض پورشن کی irregularities کو دیکھے اور اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جب irregularities اس رپورٹ میں آئیں گی تب ہم یہ کہہ سکیں گے کہ واقعی ہوئی ہیں۔ اب تک As per report from the National Highway Authority, there is nothing wrong with it.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ مسٹر چیئرمین چونکہ سوال اس جانب سے کوالٹی پر پوچھا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان کے پاس کام کی کوالٹی کے متعلق کوئی رپورٹ ہے یا زبانی فرما رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا ! بات یہ ہے کہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے پاس اپنے انجینئرز اور consultants ہیں اور جو آفیسر انچارج ہیں وہ چیک اپ کرتے رہتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میرا سوال بہت سادہ ہے۔ کیا کوئی written evaluation report کوالٹی کے بارے میں ہے کہ نہیں۔ آپ نے کہہ دیا کہ کوالٹی بہت اچھی ہے۔ آپ یہاں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں۔ فائل دیکھی نہیں ہے۔ آپ کو پتہ کچھ ہے نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا ! بات یہ ہے کہ اگر کوالٹی خراب ہے اور ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو وہ پیش کریں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری بات کا جواب دیں کہ کوئی written report ہے یا نہیں۔ رپورٹ ہے تو پیش کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں بات سیدھی سی ہے کہ

It is alright. If you have got a negative report then furnish that to this August House. My statement will be wrong.

جناب الیاس احمد بلور۔ اخباری سٹیٹ منٹ ہے ۔ یہ میں دکھا رہا ہوں ۹۵-۴-۲۶ کو

یہ irregularities in the Indus Highway are causing huge losses to the Government

کہہ رہے ہیں کہ کچھ نہیں ہے لیکن there is complete detail کہ اتنی irregularities ہیں -

پریس میں 'دی نیوز' کی خبر ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Bilour Sahib that has been specifically denied by ther Government.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں۔ یہ اور بات کر رہے ہیں ۔ انڈس ہائی وے جو

اس کے سیکشن بنے ہوئے ہیں اور This is a big thing coming from Karachi to Peshawar.

اس کے بہت سارے حصص ہیں ۔ in general کہہ دینا کہ اس میں بہت ساری irregularities

ہیں ۔ اب یہی بات ہے-----

Mr. Presiding Officer: But this question does not relate to that.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It does not relate to what he has said.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اگلا سوال' سید احسان شاہ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ سوال نمبر 34 ان کے behalf پہ۔

Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that a long distance PCO was sanctioned for village Midh. Teh. Shahpur, Sargodha on 14-11-1992 out of the quota of Senator Muhammad Tariq Chaudhry, if so, the present stage of work done and the time by which it will be commissioned ?

Minister for Communications : Yes. A long distance PCO was sanc-[t]ioned for this village. The VHF tower has been erected and the Demand Note [wa]s issued to the concerned party. The PCO will be commissioned after payment [of th]e Demand Note.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ضمنی سوال، کوئی نہیں، اگلا سوال سید احسان شاہ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب یہ جو ڈیمانڈ نوٹ ایشو ہوا تھا۔ ایک معزز وکیل ملک محمد یونس تھے۔

Mr. Presiding Office: You are answering----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس میں بات یہ ہے کہ میں ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور میں معزز سینیٹر سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ جس نے کوٹہ دیا تھا انہوں نے ایک آدمی نامزد کیا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کس سوال کا جواب آپ دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ ۲۴ کا جی، اس میں ایک چیز ہے میں ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔ with permission of the Chair that is a very serious. The honourable advocate has been murdered. ڈیمانڈ نوٹ اس کے نام پر تھا۔ اس کی فیملی trouble میں ہے۔ اور جو ڈیمانڈ نوٹ دیا گیا تھا وہ پیسے اب جمع نہیں کرا رہے۔ تو میری معزز سینیٹر سے یہ گزارش ہے جس نے کوٹہ میں دیا تھا ۔ He should nominate another person تاکہ ڈیمانڈ اس کے نام پر ایشو ہو۔ اور پی سی او وہ لگایا جاسکے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔جی فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ ضمنی سوال جناب۔ یہ تو ہم ڈاکٹر صاحب کے مشکور ہیں کہ بات چلتی بنی تھی لیکن پھر انہوں نے گاڑی روک لی۔ اب گزارش یہ ہے کہ انہوں نے مہربانی کی ایک کیس کے لئے کہ ڈیمانڈ نوٹس دے دیا لیکن وہ بندہ بیچارہ قتل ہوگیا۔ اب دوسرا کردیں۔ 1993-94 ، کے ابھی ہمارے PCO,s جو ہیں کیا یہ بتا سکیں گے کہ وہ ابھی تک install کیوں نہیں ہوئے وہ connections ابھی تک نہیں دئےگئے ۔ ان کو ابھی تک کچھ نہیں ملا۔ تو کیا منسٹر صاحب بتا سکیں گے کہ ہم لوگوں کے جتنے بھی long distance 1993-94 and 1994-95 ہیں وہ ابھی ہوئے نہیں ہیں۔ تو پھر ان کا کیا بنے گا جی؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا !بات یہ ہے کہ آپ وکیل ہیں۔ ہمیں خوشی

ہے کہ آپ سمجھتے ہیں بات کو - کہ even a murder case differs in nature ہر قتل جو
ہوتا ہے وہ اپنی نوعیت کا ہوتا ہے اور ہر کیس مختلف ہوتا ہے - اسی طریقے سے یہ PCOs
کے کیسز ہیں - وہ differ کرتے ہیں from area to area, number to number اس میں
بہت ساری چیزیں ہیں جو in view رکھنی پڑتی ہیں - ایک تو اس کے لئے criterion fixed
ہے - بعض اوقات اس میں technically they are not feasible میں مثال دے رہا ہوں
hilly areas میں اگر آپ V.H.F. لگائیں گے - تو وہ audible نہیں ہوگا - یقینی طور پر
mountainous area really hinders the communication اسی طریقے سے بعض اوقات
criterion population کا ہے - distance کا ہے دوسری چیزیں ہیں - اس لئے جو ہمارے
معزز اراکین سینیٹرز یہ PCOs propose کرتے ہیں - تو وہ case to case decide ہوتے
ہیں اور اگر وہ اپنے cases depict کریں - تو ان کے بارے میں I will submit a full
report before this august House.

سید محمد فضل آغا۔ کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے جو feasible ہے feasibility
report اسلام آباد آ چکی ہے - کیا یہ فرمائیں گے کہ ' tower بھی لگ گئے لیکن جو sets
long distance PCO کے لئے اس کی shortage ہے - آیا یہ درست ہے یا غلط ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہی بات ہوئی ناں جی - وہی جو میں گزارش کر رہا
تھا - کہ بعض technical difficulties ہیں - یہ بات صحیح فرما رہے ہیں - ابھی تک sets
جو ہیں وہ اس تعداد میں available نہیں ہیں -

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔ جی جناب فتح محمد خان صاحب -

جناب فتح محمد خان - جناب جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جی یہ feasibility
report پر depend کرتا ہے - تو میں نے 1992-93 میں دیا تھا - وہ کہہ رہے ہیں کہ
یہ feasible نہیں ہے - اور 93-94 میں پھر ایک منسٹر صاحب نے دے دیا - اور وہی
اسی جگہ پر اس کے بعد انہوں نے لگا دیا - تو اس کا پھر کیسے feasible ہوگیا جی ؟

Mr. Presiding Officer: Will you please look into it.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جی بالکل جی ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔جی مولانا ستار خان نیازی ۔

مولانا عبدالستار خان نیازی۔جناب میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے باقاعدہ لکھ کر دیئے تھے ۔ لیکن بعد کے لگا دیئے پہلوں کو مسترد کردیا ۔ اور مجھے چٹھی لکھی ہے ۔ کہ وہاں پی سی او لگ چکا ہے ۔ حالانکہ جو میں نے دیا تھا ۔ بوری خیل اور ڈبر کو دیا ۔ یعنی ایک سال یہ پہلے کا ہے ۔ اس کی بھی خاص طور پر آپ دیکھیں کہ پہلے کس کا آیا ہے ۔ اس کو پہلے لگنا چاہئیے ۔ اس کو مسترد کردیں ۔ بعد کا لگنا غلط بات ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Please also look into it.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا ! بوری خیل کے بارے میں ، میں مولانا صاحب سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ بوری خیل میں install ہو گیا ہے

مولانا عبدالستار خان نیازی۔ ہوگیا ہے جی ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔نہیں ہوا ہے ۔ اس کے لئے میں جناب ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔ عبیداللہ خان -----

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔عبیداللہ خان سے میرا پہلے کا تھا۔

Mr. Presiding Officer: Please look into it.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔نہیں وہ نہیں لگا۔ situation is different کہ نہ وہ عبیداللہ خان کا لگا ہے اور نہ ہی مولانا صاحب کا لگا ہے۔ اس کے لئے propose کیا گیا ہے Spainish azid کے حساب سے ایک نیا نظام دیا جارہا ہے ۔ وہاں پر تاکہ سولہ سے دو سو پچاس ٹیلیفون لگ سکیں۔ وہ propose کیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہوسکیں۔

مولانا عبدالستار خان نیازی۔ منسٹر صاحب ! مجھے باقاعدہ باضابطہ چٹھی آگئی ہے ۔ کہ ان کا لگ گیا ہے ----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ چیئرمین صاحب ! میں چیک کر لوں گا ۔ میں چیک

کرکے میں مولانا صاحب کو again I will let him know on this.

Syed Masood Kausar: It is an established principle according to the rules, only a supplementary question can be asked. Now the kind of questions that are being asked by the learned members, thereby no stretch of imagination could be described as supplementary. And therefore, I say would that valuable time of the House is being wasted. If somebody has personal grievance then he should move his own ----

Mr. Presiding Officer: I don't think the time of the House is being wasted. We are discussing an important public problem and I over rule your point of order.

Mr. Presiding Officer: Yes Mr. Hoti please.

Mr. Muhamamd Azam Khan Hoti: Thank you, Sir.

جناب والا ! میں محترم وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا انہوں نے technical بات کی ہے۔ VHF کے installation کا criterion کیا ہے اور اس criterion پر اس ملک میں کتنے گاؤں اور قصبے پورے اترتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: That is a general question and if you want to know the policy we shall have to make a policy statement. Now next question Syed Ihsan Shah. No.35

35. *Will the Minister for Communications be pleased to state the number of post offices established in the country during the last financial year with province-wise break-up ?*

Minister for Communications : No new post office was opened during the financial year 1994-95.

Dr. Muhammad Rehan: Question No. 35 on his behalf.

Mr. Presiding Officer: No supplementary. Next question No. 36. Syed Ihsan Shah.

Syed Muhammad Fazal Agha: Question No. 36 on his behalf.

Syed Muhammad Fazal Agha: Question No. 36 on his behalf.

36. *Will the Minister for Communications be pleased to state :*

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to construct coastal Highways in Balochistan with the assistance of Government of Iran, if so, when ; and

(b) the details of the agreement concluded between the two Governments in this regard ?

Minister for Communications : (a) Yes, a proposal for the construction of Makran Coastal Road with the financial assistance from Iran is under consideration by the Government of Pakistan.

(b) The loan negotiations are still in hand.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سید محمد فضل آغا، انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ yes, a proposal for the construction of Makran Coastal road with the financial assistance from is under consideration by the Government of Pakistan اچھا (بی) پارٹ میں لکھا ہے کہ The loan negotiations are still in hand میں گزارش کروں گا کہ کیا ڈاکٹر صاحب بتا سکیں گے کہ مکران کوسٹل ہائی وے جو ہے from Karachi to Ormara یہ کب سے شروع ہوا ہے یا کب یہ شروع کریں گے کچھ تفصیلات ان کے پاس ہیں یہ پہلے کس فنڈز سے handle ہوتا رہا ہے اس سے پہلے کونسی allocations آتی رہی ہیں اب ایران کے ساتھ کیا ٹیک اپ کیا ہے کیا یہ بتا سکیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Too many supplementaries?

Syed Muhammad Fazal Agha: That is right,

کیونکہ اب انہوں نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! یہ ایران سے پاکستان کے negotiations

کافی عرصے سے جاری ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ۱۷ مئی ۱۹۹۵ء کو یہ Memorandum of Understanding sign ایران کے ساتھ sign ہوا تھا۔ اس کے بعد اگست میں NHA کا چیئرمین ایران گیا۔ ان کے ساتھ negotiate کیا۔ اس کے بعد کچھ فیصلے ہوئے۔ اس کے بعد دوبارہ وزیراعظم بھی اس کو approve کر چکی ہے۔ ۶۵۰ کلو میٹر روڈ بننی ہے۔ اب finally یہ ہوا ہے کہ ایران اپنا وفد بھیج رہا ہے شاید اس ماہ آجائے یا اگلے ماہ میں۔ final ہونے ہیں۔ کیونکہ only thing left is the agreement یہ ساری negotiations ہو چکی ہیں۔ وزیراعظم صاحبہ اس کو approve کر چکی ہے کہ ہر حالت میں بننا چاہیئے۔ اب یہ ایران سے وفد آنا ہے finally، ان سے معاہدہ ہونا ہے۔

سید محمد فضل آغا: کیا یہ درست نہیں ہے کہ کراچی سے اورمارا مکران کوسٹل ہائی وے آج سے دس سال پہلے US Aid پروگرام سے شروع ہوا تھا۔ اور اس کے contracts بھی allot ہوئے تھے۔ اس پر بہت سارا کام بھی ہو چکا ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ ہو گیا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن ہماری حکومت جو ۶۵۰ کلو میٹر کوئٹہ مکران کوسٹل روڈ بنا رہی ہے اس کے بارے میں -----

سید محمد فضل آغا: جناب! کوئٹہ ۔ گوادر مکران کوسٹل روڈ نہیں بن رہا ہے۔ یہ this is from Karachi to Ormara and then onwards یہ کوسٹل روڈ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو تو location بھی معلوم نہیں ہے۔ جناب والا! میری گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے آپ کی موجودگی میں جتنے بھی سوالوں کے جواب دیئے ہیں کوئی بھی specific جواب نہیں دیا ہے جس سے ہاؤس مطمئن ہو۔ ہر جواب کو گول کرکے دیا ہے۔ اب کوئٹہ مکران کیسے کوسٹل ہائی وے بن رہا ہے Coastal highway is from Karachi to Makran میں نے گزارش کی تھی کہ کیا یہ درست ہے کہ آج سے دس سال پہلے یہ US Aid سے شروع ہوا تھا اور اس کے بہت سے حصے میں کام ہو چکا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: فضل آغا صاحب! آپ نے اس میں کوسٹل ہائی وے بلوچستان لکھا ہوا ہے۔

Syed Muhammad Fazal Agha: That is right. The coastal

highway in Balochistan is there, it starts from Hub to Ormara, Pasni, Gwadar and then Jewni. This is the coastal highway running on the coast of the sea.

کوئٹہ کا تو سمندر کوئی نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: And the answer is that :

"..... a proposal for the construction of Makran Coastal Road ....."

Is it something else?

Syed Muhammad Fazal Agha: Yes, I am saying it is incorrect.

میری گزارش یہ ہے this road was taken ten years back in hand اور US Aid کے فنڈز سے یہ بنتی رہی ہے - اس پر بہت سارا کام ہوا ہے-اس کی cutting, fiddling ہوئی ہے- اس کے embankments بنے ہیں- یہ ساری باتیں ہوئی ہیں- اب یہ سارا کریڈٹ اپنے حصے میں ڈالنے کے لئے تمام حقائق کو چھپا کر نئی بات سے House کو mislead کرنا چاہتے ہیں- میری گزارش تو یہ ہے کہ یہ بتائیں کہ اس روڈ میں ۶۵۰ کلو میٹر میں already جو quantity of work done ہے وہ کتنا ہے اب کتنی quantity of work done ہوئی ہےاور ایران حکومت سے کن lines پر negotiations چل رہی ہیں -

Mr. Presiding Officer: You may give a fresh notice for that. Yes please Mr. Hoti.

جناب محمد اعظم خان : جناب والا! جواب نمبر ۲۶ (ب) میں فرماتے ہیں کہ The details of the agreement concluded between the two governments in this regard.

مطلب conclude ہو گئی ہیں ان کے جو negotiations ہیں- کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ BOT پر ہے یا mixed financing پر ہے یا pure loaning پر ہے-

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی- یہ دونوں Government of Pakistan اور ایران میں یہ porportion جو مقرر ہو رہی ہے

40 percent finances will be given by the Iran and 60 percent contribution will be done by the Government of Pakistan

جناب محمد اعظم خان ۔ اگر mixed financing نہیں ہے تو پھر اس project کی total cost کیا ہے وزیر صاحب؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس کی cost totaly ہے 11.5 بلین۔

جناب محمد اعظم خان ۔ کیا یہ agreement sign ہو چکا ہے

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں، ابھی میں نے تو یہ بات کی ہے کہ آغا صاحب نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی ، انہوں نے ادھر ادھر سے کر دیا کہ ہماری حکومت credit لے جانا چاہتی ہے، سارا ایوان مطمئن نہیں ہے،

Mr. Presiding Officer: Please come to the answer..

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں نہیں جناب چیئرمین، یہ باتیں انہوں نے فرمائی ہیں۔ اب جناب انہوں نے خود سمجھنے کی بات کی ہے نہ اس کو سننے کے لئے تکلیف فرمائی ہے اور جس طرح میں نے صاف کہا کہ Government of Iran سے جو negotiation ہو رہی ہیں National Highway Authority اور میں نے Memorandum of Understanding date یہ 17 مئی 1995 کو sign ہوا اس کے بعد یہ 28 جون 1995 کو یہ loan proposal کے لئے یہ سارا سلسلہ چلا۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کا چیئرمین ایران گیا ، ان سے بات چیت ہوئی اور اگست میں پھر 16 اگست کو Prime Minister صاحبہ اور انہوں نے اس کو approve کر دیا اب last way ہے کہ Iran Government کا وفد پاکستان میں آنا ہے اور اس کے ساتھ agreement sign ہونا ہے اور اس سوال کے جواب (بی) میں اگر دیکھیں تو یہ لکھا ہوا ہے the loan negotiations are still in hand. اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ۔ اگر یہ in hand ہے تو پھر 40 and 60 percent of financing agreed کیسے ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ agreed نہیں ہیں proposals ہیں، میں نے یہ بھی بتایا ہے----

جناب محمد اعظم خان ۔ نہیں، پھر آپ کا یہ جواب----

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: And we are going for the agreement, these are the proposals which we are likely to crystalize it in that very form. I have told it in very clear term.

Mr.Presiding Officer: Next question Syed Muhammad Fazal Agha.

سید محمد فضل آغا۔ سپلیمنٹری کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہاں سے کوئی جواب آتا نہیں ہے اور آپ مہربانی فرماتے ہیں----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ بالکل آتا ہے جی میں protest کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اگلا سوال Minister for Education سے پوچھیں۔

سید محمد فضل آغا۔ نہیں ' no supplementary۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ 37 تو پوچھیں؟

سید محمد فضل آغا۔ جی 37۔

37. *Will the Minister for Education be pleased to state :*

(a) the number of Class-IV employees discharged after the completion of NTTTC project H-8, Islamabad ; and

(b) the number of such persons re-appointed and time by which the remaining will be re-appointed ?

Syed Khurshid Ahmad Shah : (a) There were Five (5) Class-IV employees discharged after the completion of NTTTC Project.

(b) Out of 5 Class-IV employees only one Driver has been re-appointed against a vacancy in National Technical Teachers Training College, Islamabad. As far the re-appointment of such staff is concerned it is not obligatory for the Government to provide them alternate appointment, as they were recruited for the project implementation for the project period only.

Mr.Presiding Officer: Any supplementary please?

Syed Muhammad Fazal Agha: No supplementary.

Mr. Presiding Officer: Next question 38 Syed Muhammad Fazal Agha.

***Syed Muhammad Fazal Agha :**

38. *Will the Minister for Women Development and Youth Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government for construction of Youth Hostels at Ziarat and Sibbi Districts, Balochistan Province ?*

Minister for Women Development and Youth Affairs : No.

Syed Muhammad Fazal Agha: 38, no supplementary

اس لیے کہ supplementary کا فائدہ نہیں بنتا جی۔ question میں وہ گول کر دیتے ہیں، آپ ہمیں اجازت نہیں دیتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Next quesiton 39. Syed Muhammad Fazal Agha.

***Syed Muhammad Fazal Agha :**

39. *Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state :*

(a) *the terms and conditions, status, emoluments, salaries, Retainership Fees, Fee for each case or appearance in any Court, allowance and benefits granted to the present Attorney General of Pakistan from the date of his appointment till to-date ; and*

(b) *the total amount of fee for conducting Court cases or opinions, investigations or drafting of reports and documents claimed by the Attorney-General and paid to him by the President's Secretariat or Prime Minister's Secretariat or any Division/Department or Institutions of the Government or by any of the Financial Institutions, Banks, Corporations or Companies owned or controlled by the Federal Government ?*

Prof. N. D. Khan : (a) The Attorney-General enjoys the status of the Federal Minister.

A copy of terms and conditions allowed to him is annexed.

According to the terms and conditions the Attorney-General is entitled to the following :–

(i) Retainership : Rs. 50,000 P.M. (*w.e.f.* 12-7-1994).

(ii) No fee is paid to the Attorney-General for his appearance in the Supreme Court. Rs. 10,000 (*w.e.f.* 12-7-1994) is paid to him for appearance before other Court, Tribunal, etc.

(iii) No other perks or allowances are admissible to the Attorney-General.

(b) Rs. 2,53,000 (from April, 1994 till date).

Note.–No fee is claimed for advice or preparing documents for the Federal Government.

A.G..P.'s TERMS AND CONDITIONS

Copy of the Ministry of Law Notification No. F. 11(27)/50-E, dated the 3rd July, 1952, as amended by Notification No. F. 6(5)/63-AII, dated the 2nd June, 1964, Justice Division's Nos. 31(2)/85-A-II, dated 31-1-85, dated 6-2-85 and No. F. (26)/7/94-A-I, dated 17-8-94.

Under the powers conferred on him by sub-sections (2) and (3) of section 16 of the Government of India Act, 1955, the Governor-General is pleased to make the following rules, namely :–

1. The Attorney-General for Pakistan shall be paid a monthly retainer of Rs. [1][50,000] and a monthly office allowance of Rs. [500][2] and shall reside at such place as the President may direct.

2. During his absence on leave or on deputation the person appointed to act as Attorney-General in his place shall receive the full emoluments of the office and shall exercise all the powers and perform all the duties of the office.

3. (1) It shall be the duty of the Attorney-General :–

(a) to advise the Central Government on such legal matters as are referred to him by the Central Government and to perform such other duties of a legal character as are assigned to him from time to time by the Central Government ;

(b) to appear on behalf of the Central Government in all cases, suits, appeals and proceedings before the Supreme Court in which the Central Government is concerned ; and

(c) to represent the Central Government in any reference made by it to the Supreme Court under Article 59 of the Constitution or any other provision of law.

(2) For the performance of the duties mentioned in sub-rule (1) the Attorney-General shall be paid no fee other than the retainer payable under rule 1:

Provided that, if any costs are awarded or allowed to proceedings as is referred to in recovered in respect of fees payable to the Attorney-General shall be paid to him.

4. The Central Government may require the Attorney-General to appear before any High Court or any tribunal in any case, suit, appeal or other proceedings in which the Central Government is concerned and a daily fee of Rs. [3][10,000] shall be paid to him for every day of his appearance before such court or tribunal. If such a reference requires him to be absent from his head-quarters the days of his absence, not being days of departure or return or of such appearance shall be included in the days of such appearance.

---

[1]Subs. by Justice Division's No. F. 31(2)/85-AII, dt. 31-1-85.

[2]Subs. *vide* Law Division's No. F. 28(16)/89-AI, dated 30-9-91.

[3]Subs. *vide* Law & Justice Division's No. F. 26(7)/94-AI, dated 17-8-1994 (*w.e.f.* 12-7-94).

5. Where the Attorney-General is required, otherwise than under rule 4 to leave the Capital in the performance of his official duties, travelling and other allowances on the scale admissible to Judge of the Supreme Court on tour shall be paid to him for journeys necessarily performed in the cause of those duties.

5-A. For the purposes of his appearance in connection with his duties referred to in rule 4, and for his return the Attorney-General may at his discretion travel by air, and where he so travels, he shall be entitled to air fare of the class in which he actually travels, but the day of appearance for purposes of the said rule unless he actually appears on that day.

6. The Attorney-General shall not :–

(a) advise or hold briefs against the Central Government ;

(b) advise or hold briefs in cases in which he is likely to be called upon to advise, or appear for, the Central Government ;

(c) defend accused persons in criminal prosecutions without the orders or permission of the Central Government ; or

(d) accept appointment as a Director in any company without the permission of the Central Government.

[1][6A. During the tenure of his office, the Attorney-General shall be entitled to the use of an official chauffeur driven car maintained at Government expense, but [2][as in the case of a Judge of the Supreme Court] shall have to bear the cost of petrol used in the car during a month in excess of three hundred litres.

7. The Attorney-General shall be always subject to such further rules, or such amendment or appeal of the rules, in force for the time being in this regard, as the President may from time to time make in exercise of his lawful powers.

---

[1]Inserted by Justice Division's Notification No. 31(2)/85-AII, dated the 31st January, 1985.
[2]Inserted by Justice Division's Notification No. F. 31(2)/85-AII, dated the 6th February, 1985.

Syed Muhammad Fazal Agha: 39.

Mr.Presiding Officer: Any Supplementary please?

سید محمد فضل آغا۔ وہ پہلے دو کی تو protest ہے اس میں بھی اگر آپ اجازت دیں اور یہ fresh کے لئے نہ کہیں تو پھر میں دو چار supplementary کر لیتا ہوں

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی پوچھیں

سید محمد فضل آغا۔ اس میں پہلے میں نے question کیا ہے Attorney General صاحب کے حساب کتاب کے متعلق، آپ ذرا اس کو پڑھ لیجئے لمبا question ہے آپ چونکہ تجربہ کار وکیل ہیں تو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی آپ فرمائیے۔

سید محمد فضل آغا۔ انہوں نے اب in response میں ساری باتیں

A copy of terms and conditions allowed to him is annexed. According to the terms and conditions the Attorney-General is entitled to the following.

یہ retainership کے پچاس ہزار روپے انہوں نے لکھے ہیں جولائی سے

No fees is paid to the Attorney General for his appearance in the Supreme Court. Rs. 10,000 is paid to him for appearance before other court or tribunal.

کیا یہ 10,000 per case ہے یا daily ہے یا کیا ہے اس کی بھی کوئی specification نہیں ہے تو کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ 10,000 rupees جو Attorney General کو دیتے ہیں یہ per day, per case ہے، کیا ہے

پروفیسر این ڈی خان۔ جناب چیئرمین یہ per appearance ہے اور اس کا during the last two years آگے چل کے آپ دیکھیں تو حساب بھی دیا گیا ہے کہ during the last two year دو لاکھ ترپن ہزار۔

سید محمد فضل آغا۔ جی میں اسی پہ آتا ہوں۔

پروفیسر این ڈی خان۔ تو یہ per appearance ہے۔

سید محمد فضل آغا- یہ per appearance ہے جی-

پروفیسر این ڈی خان- جی ہاں-

سید محمد فضل آغا- پھر اس میں نے ('b') portion میں پوچھا ہے کہ یہ ہمیں بتائیں کہ total پیسے President Secretariat سے Prime Minister secretariat سے، مختلف Divisions, departments or Institutions of the Government or by any of the Financial Institutions, Banks, Corporations or Companies owned or controlled by the Federal Government,

یہ میں نے break up پوچھا ہے کہ یہ مجھے سب بتایا جائے کہ ان سب لوگوں کے ان کو کتنے پیسے ملے ہیں-۔ نیچے انہوں نے صرف لکھ دیا دو لاکھ ترپن ہزار، تو دو لاکھ ترپن ہزار کا amount اس لیے غلط ہے کہ اگر اوپر کے آیٹم 1 پر اگر 50,000/- amount کو consideration میں لے لیں تو وہ خود بھی پچھلے جون جولائی سے اس سے exceed کر جاتے ہیں-

Mr. Presiding Officer: Do you want the break up?

تو دو لاکھ ترپن ہزار کا amount اس لئے غلط ہے کہ اگر اوپر کی item No.1 پر اگر پچاس ہزار کی آپ consideration میں لے لیں تو وہ خود ہی اس سے exceed کرجاتے ہیں پچھلے جون جولائی سے-

Mr. Presiding Officer: Do you want the break up?

Syed Muhammad Fazal Agha: Yes, I want the break up.

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

پروفیسر این- ڈی- خان: جی بریک اپ کے لئے تو پھر اس کو دوبارہ آپ refer کردیں-

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Order please, order in the House. Let there be an order in the House first. No consultation. Yes please.

یہ ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ فضل آغا صاحب نے واضح طور پر یہ پوچھا تھا کہ دو لاکھ ترپن ہزار کی details کیا ہیں۔ ہر سیکرٹریٹ سے کتنا کتنا آیا ہے So, this question naturally arises out of this.

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان: اس کی تفصیل نہیں ہے میرے پاس۔

Mr. Presiding Officer: So, this question will be repeated. Are you satisfied with that?

اگر اس کو repeat کردیا جائے with detailed information. This question would be repeated for the next session.

جناب آفتاب احمد شیخ: وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ten thousand per appearance ۔ ابھی یہ بیان دیا ہے۔ میری ایک clarification یہ بھی ہے جو اب ان سے مانگا جائے کہ

formal appearance or appearance on the date in the Attorney General conducts the case and, sir, on every appearance.

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان: تفصیل مانگی ہے ناں دوبارہ تو پھر fresh اس کی تفصیل آئے گی۔ وہ تو defer کردیا ہے۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر: نہیں وہ معلوم یہ کرنا چاہتے ہیں کہ کیا صرف تاریخ ہی پڑ جائے اور اس کے لئے بھی پھر یہ ایک پیشی کا اتنا روپیہ دیا جاتا ہے یا صرف وہاں کام ہو proceedings ہوں تو دیا جاتا ہے۔

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان: جی ہاں جب کام ہو proceedings ہوں تب۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر: صرف تاریخ پڑنے کا نہیں۔

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان: نہیں نہیں کورٹ میں appearance کا ہے۔ for one appearance.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh; If the other side takes a date and the Attorney General has not done any thing in the court. Will he be paid Rs. 10,000?

جناب پریزائڈنگ آفیسر، ٹھیک ہے چونکہ یہ سوال repeat ہو رہا ہے آپ کا سپلیمنٹری بھی repeat ہو گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ، میری ایک اور عرض ہے کہ total payment under all heads جو Attorney General کو دیں وہ بتا دیں۔

Mr. Presiding Officer: Normally, it would be if on every date of hearing even if there is a date. Please bring the full details in the next turn.

جناب تاج حیدر، پوائنٹ آف آرڈر جناب والا!

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

جناب تاج حیدر، جناب یہ جواب مکمل ہے۔ یعنی یہ جواب جو دو لاکھ ترپن ہزار کی figure دی گئی ہے یہ سوال کے (بی) حصہ کے جواب میں دی گئی ہے۔ جس کے اندر total amount مانگا گیا ہے and, sir, it does not include...... No, sir, no break up has been asked in the('b') part of the question.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: The question stands deferred. Next question Dr. Muhammad Rehan.

40. *Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to restore students Unions in the Colleges and Universities ?*

Syed Khurshid Ahmad Shah : So far as Federal Government is concerned there does not exist any ban on students organizations in the Educational Institutions after repeal of MLR 60.

Dr. Muhammad Rehan: Question No. 40.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary? No supplementary. Next question Dr. Muhammad Rehan.

Dr. Muhammad Rehan: Question No. 41.

41. ***Will the Minister for Communications be pleased to state :***

(a) ***the number and names of the applicants of village Kanda Siraje Khel (Takht-e-Nasrati) Teh. and Distt. Karck who deposited the amount of demand notices for telephone connections during 1991 ; and***

(b) ***the reasons for not providing them connections and the time by which connections will be provided to them ?***

Minister for Communications: (a) None of the applicants deposited the amount of demand notices for telephone connection during 1991.

(b) The telephone net-work was not available at Kanda Siraje Khel in 1991. On deposit of the amount of demand notices the telephone connections will be provided as soon as possible. This will be subject to commissioning of the exchange by end of December, 1995.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

Dr. Muhammad Rehan: Yes, sir. The honourable Minister has replied that (a), none of the applicants deposited the amount of demand notices for telephone connection during 1991 and (b), the telephone net-work was not available at Kanda Siraj Khel in 1991. On deposit of the amount of demand notices the telephone connections will be provided. That is the reply, sir. Sir, I have received a fax message from those who have deposited the amounts. They are seven in number, who have deposited the demand notices and I don't understand why they have not been provided connections. Sir, it seems that an incorrect reply has been given. This is the fax message, sir, with me from the

depositers.

جناب پریذائڈنگ آفیسر: وہ معلوم یہ کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کسی نے deposit نہیں کرایا تھا ۔ demand notice جو ہے جو دیا گیا تھا اس کی amount deposit نہیں کرائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس fax وہاں موصول ہوئی ہیں کہ سات ایسے کیسز موجود ہیں جنہوں نے پیسے جمع کرا دئے تھے۔ کیا یہ بات درست ہے

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ صورتحال وضاحت طلب ہے کہ 1991ء اور اگر آپ اس کو جناب چیئرمین! غور سے دیکھیں تو ایک مسئلہ ہے 1991ء کا' ایک مسئلہ ہے اب جہاں کہ digital exchange install ہو رہی ہے۔ تو جو ان کو ٹیلی گرام ملی ہیں کیا وہ اب کی تو نہیں ہیں کہ demand notice کے لئے انہوں نے پیسے جمع کرائے۔ کیونکہ وہاں اب تو digital exchange لگ رہی ہے' feasible ہوگئی ہے بات اور ان کو دسمبر تک کنکشن مل جائیں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: ڈاکٹر ریحان صاحب آپ نے یہ سوال کیا تھا کہ 1991ء میں کتنے لوگوں نے جمع کرایا تھا' کیا یہ فیکس جو آپ کو موصول ہوئی ہے یہ 1991ء میں جمع کرانے والے لوگوں کے متعلق ہے یا بعد کی ہے ' ہو سکتا ہے انہوں نے 1992ء ' 1993ء میں یا 1995ء میں کرائے ہوں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب والا! ڈیمانڈ جو ہے وہ 1991ء میں دی گئی تھی اور انہوں نے اس کی payment اس دوران کی ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: نہیں اس دوران نہیں 1991ء میں یہ payments کی ہیں؟

ڈاکٹر محمد ریحان: جی ہاں' جناب چیئرمین! محکمہ نے جو جواب دیا ہے وہ غلط دیا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ان کو کنکشن دیئے جائیں۔

Mr. Presiding Officer: You please furnish this list to the honourable Minister.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! اس میں ایک بات اور ہے یہ 1990ء والی بات مجھے سمجھ نہیں آئی' 1991ء والی بات تو ان کی مجھے سمجھ آتی ہے' اگر۔۔۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر ، ڈاکٹر صاحب انہوں نے 1990ء کی بات نہیں کی' انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ رقم 1991ء میں جمع ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، دراصل جناب چیئرمین بات ہے سیدھی سی دسمبر تک کنکشن لگ جائیں گے' جن کو کنکشن چاہئیں وہ apply کر رہے ہیں اور ڈیمانڈ نوٹ ان کو مل رہے ہیں۔ یہ چیک کر لیتے ہیں' دراصل اس وقت یہ practicable نہیں تھے' اور انہوں نے شاید اس وجہ سے دے رکھے ہوں گے کہ شاید یہ کام ہو جائے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر ، ڈاکٹر صاحب یہ سات کیسز آپ ذرا چیک کر لیں آپ کے لئے ذرا آسانی ہو جائے گی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جی میں کر لوں گا۔

Mr. Presiding Officer: Yes Please.

جناب محمد اعظم خان ، جناب والا! ڈیمانڈ نوٹس ایشو کرنے اور رجسٹریشن میں فرق ہے' رجسٹریشن کسی تعداد میں بھی ہو سکتی ہے' کوئی بھی کر سکتا ہے' لیکن ڈیمانڈ نوٹس جاری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ the Corporation is ready and willing to provide the telephone connections یہاں پر ڈیمانڈ نوٹس جاری ہو چکے ہیں تو کارپوریشن تب ہی وہ جاری کرتی ہے جب اس پوزیشن میں ہوتی ہے کہ وہ کنکشن دے سکے۔ جب ڈیمانڈ نوٹ جاری ہو چکا ہے اور اس کے against payment جا چکی ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ٹیلیفون کنکشن نہیں مل رہے ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب والا! میں ہوتی صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ جب ڈیمانڈ نوٹ ایشو ہو جائے تو it is just to concede by the institution or department or the wing of a Ministry or a Division that they can provide it تب ہی یہ ہوتا ہے' ان کی یہ بات بالکل منطقی اور درست ہے' that is why we will look into it کہ اگر سات ڈیمانڈ نوٹ (ڈیمانڈ نوٹس نہیں ہوتے' نوٹ ہوتے ہیں) ایشو ہوئے تھے 1991ء میں' جیسے ڈاکٹر ریحان صاحب فرما رہے تھے تو it is a lapse on the part of the T&T, if they did not provide, it

means they did not fulfil their duty, they did not go for that, they should have gone اور اگر انہوں نے کی ہیں تو یہ صرف تب ہو سکتی ہیں کہ جب practicable ہو، کنکشن دیئے جا سکیں تو اس کے بعد یہ ڈیمانڈ نوٹ ایشو کئے جاتے ہیں۔ I agree with him.

Mr. Presiding Officer: Mr. Shahzad Gul.

جناب شہزاد گل ، جناب والا! پچھلے سیشن میں ایک ضمنی سوال کے سلسلے میں کہا گیا تھا اسی Communication Department کی جانب سے کہ ٹاور لگے ہیں لیکن equipments نہیں دیئے جا رہے ہیں اور یہ کہا گیا تھا کہ دسمبر تک equipments دے دیئے جائیں گے۔ جناب والا! میرے 9 VHF ایسے ہیں کہ جہاں پر ٹاور لگے ہوئے ہیں لیکن equipments نہیں دیئے جا رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صوبائی وزیر اعلیٰ جب تک اس کی منظوری نہیں دے گا اس وقت تک نہیں لگیں گے۔ یہ تو مرکزی حکومت کا کام ہے، آیا جہاں پر ٹاور لگ چکے ہیں اپوزیشن کے ممبران کی VHF کے سلسلے میں ان کو equipments دیا جا رہا ہے، دیا جائے گا یا نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - جناب والا! یہ مسئلہ صرف اپوزیشن کا نہیں ہے گورنمنٹ کے بھی معزز اراکین قومی اسمبلی اور سینٹ دونوں کے ہے - ایکوپمنٹ اور وہ اسپیشل ٹاور تو بہت ساری جگہوں پر لگے ہوئے ہیں جیسے ابھی مولانا صاحب کہہ رہے تھے داؤد خیل میں تو ممکنہ equipment which have been required to run the VHF وہ اتنی تعداد میں یا اس طرح سے مہیا نہیں ہیں کہ وہ دیئے جا سکیں یہ صرف اپوزیشن ممبر ہی اس سے مستفید نہیں ہو رہے بلکہ حکومتی اراکین بھی دونوں معزز ایوانوں کے اس سے محروم ہیں اس کے لئے ہمارا پروگرام ہے کہ جب وہ آ جائیں تو جہاں ایک جو چیز لگ چکی ہے ٹاور لگ چکا ہے ان کا حق ہے میں یقین سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ ان کو بھی ضرور ملیں گے

جناب شہزاد گل - جناب والا ! دو دو سال سے ٹاور لگے ہوئے ہیں اور ابھی تک ایکوپمنٹ نہیں لائے یہ کیا بات ہے جناب والا؟

جناب پریذائڈنگ آفیسر - وہ اس کو دیکھیں گے جی جناب ہوتی صاحب -

جناب محمد اعظم خان: جناب والا ! میں وزیر موصوف صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو VHF کی فنڈنگ ہیں یہ PTC کے resourses سے ہوتی ہیں یا فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔یہ پی ٹی سی کر رہی ہے۔

جناب محمد اعظم خان ۔ یہ بالکل غلط ہے جناب یہ تعمیر وطن کے ہیڈ سے deduct ہوتی ہیں اور اگر اس کو پی ٹی سی کرتی بھی ہے تو وہ at source deduct کرتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تعمیر وطن سے پیسے ان کو نہیں مل رہے کہ وہ ایکویپمنٹ منگوا سکیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا ہم دے رہے ہیں بات یہ ہے کہ پی ٹی سی اس کو carry out کرتی ہے سوشل ایکشن پروگرام سے اگر ان کو پیسے ملتے ہیں تو بھی کرتی پی ٹی سی ہی ہے۔

جناب محمد اعظم خان ۔ میں Fundings کی بات کرتا ہوں executing ایجنسی کی بات نہیں کر رہا ہوں اگر ان کے پاس shortage ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو فنڈز نہیں مل رہے ہیں ۔یا تو یہ پی ٹی سی کو کہیں کہ وہ اپنے طور پر خریدے اور at source deduct کرے یا پھر fundings تعمیر وطن سے پیسے دیں shortage کیوں آ رہی ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا ہم دیتے ہیں بعض اوقات کچھ ایکویپمنٹ امپورٹ کرنے میں وقت لگ جاتا ہے میں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں 1988 میں I proposed VHF چک نمبر 4 میانوالی میرے حلقے میں ہے 88 سے 93 تک(جب میں دوبارہ ممبر بنا) اس کا ٹاور لگا رہا اس کو مشین انہوں نے نہیں دی اب میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میاں نواز شریف نے جان بوجھ کر وہ نہیں دیا یا یہ آپ ثابت کریں کہ یہ کام ہوتا رہا ہے میں نے تو یہ ہی presume کیا تھا کہ شاید ان کے پاس مشین نہیں ہوگی یا فنڈز نہیں ہوں گے میں نے کبھی یہ الزام نہیں لگایا کہ میاں صاحب نے جان بوجھ کر وہ ٹاور جو ہے وہ ویسے ہی کھڑے کر دئیے مشینیں سپلائی نہیں کر رہے چونکہ وہ میں نے ہی propose کیا تھا اور میرے کوٹہ میں تھا بلکہ میں سمجھتا ہوں یقیناً جب میں نے اس کی search کرائی تھی کہ یہ کیوں اتنا عرصہ گزر گیا ہے اس پر بہت سارے سال گزر گئے ہیں اور صرف مشین ہی درکار تھی ٹاور پر تو خرچ ہو چکا ہے ساری چیزیں ہیں تو انہوں نے کہا کہ جناب والا وہ مشین دو قسموں کی آ رہی تھی ایک تو sophisticated تھی ایک کسی اور کمپنی کی تھی وہ اچھی نہیں تھی تو وہ کم تعداد میں آئیں لہذا رورل ایریا میں ان کا دھیان نہیں گیا۔

محمد اعظم خان ہوتی - جناب والا ! اس ضمن میں میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے
I want to explain the situation پچھلی حکومت کے دوران جو اس وقت ایم این اے تھے اس
وقت سینیٹرز ہیں تو اس وقت I was holding this portfolio کوئی بھی یہ ثابت نہیں کر سکتا
کہ حکومتی اراکین کے ساتھ اپوزیشن کے بھی اسی طرح VHF لگتے رہے ہیں آج ہمیں پانچ پانچ سال
کے لئے دیتے جاتے ہیں میرے اس میں ایک بھی ابھی تک نہیں لگا -

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - نہیں یہ بات نہیں ہے ابھی میں ثابت کروں گا جی
ابھی میرے پاس ریکارڈ ہے ڈاکٹر ریحان کا سوال ہے 20 انہوں نے propose کئے ہوئے ہیں
I will show it, I have got information about every VHF which is here proposed
then I place myself, now I آپ اگر دوسری بات کرتے ہیں تو and this is not the thing
am a member and that PCO was not done due to the fact that that was
proposed by me. خدا کے لئے اس بات کو نہ چھیڑیں ورنہ ایسی ایسی باتیں کھلیں گی یہ سننا
پسند نہیں کریں گے -

جناب محمد اعظم خان ہوتی - میں کہتا ہوں یہ باتیں آنی چاہئیں -

(مداخلت)

جناب پریذائڈنگ آفیسر - no more question next question جی ڈاکٹر ریحان
صاحب اگلا سوال نمبر 42- کوئی ضمنی سوال ؟

ڈاکٹر محمد ریحان - سوال نمبر 42

***Dr. Muhammad Rehan :**

42. *Will the Minister for Communications be pleased to state the number of VHF PCOs recommended in the years 1991-92 to 1994-95 but not staled and reasons for non-installation in each case and the time by which these will be installed ?*

Minister for Communications : The Honourable Senator recommended 20 VHF PCOs during the period 1991 to 1995. Out of these 6 have been commissioned while 8 will be installed on payment of Demand Notices. 5 PCOs do not meet the prescribed criteria whereas one is technically unfeasible. Therefore these could not be installed.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کوئی ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں جہاں پر یہ بتایا گیا ہے کہ وہاں پر یہ feasibility نہیں ہے ۔ اس کی بجائے میں متبادل جگہ کی تجویز دوں تو کیا اس پر جلد action لیا جائے گا اور وہاں پر instal ہو جائیں گے اور ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو demand notices ہیں جب ان کی ادائیگی ہو جائے گی تو پھر یہ instal ہوں گے میرے خیال میں آپ demand notices جلدی جاری کریں تا کہ ان کو کنکشن مل جائیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی۔ ان کی بات جائز ہے ۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔ میں کوشش کروں گا کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے ۔ اگر 20 کی بات ہوتی صاحب مجھ سے کھلوانا چاہتے ہیں تو میرے پاس ریکارڈ ہے ۔ .Now I open it up ۔

جناب محمد اعظم خان۔ وزیر موصوف جذبات میں نہ آئیں ۔ میں تو بڑے قاعدے کے مطابق سوالات کر رہا ہوں ۔ میں کچھ نہیں پوچھوں گا کہ کیوں نہیں لگا کیسے نہیں لگا۔

Mr. Presiding Officer: But now the supplementary should be in respect of question No.42.

جناب محمد اعظم خان۔ میں اس ضمن میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا criterion کیا ہے اور اس پر ملک کے کتنے گاؤں پورے اتر سکتے ہیں ۔ مجھے یہ بتائیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ یہ مختلف صوبوں میں مختلف ہیں ۔ میں پنجاب کی بات کرتا ہوں کہ .within 5 K.M۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میرا خیال ہے کہ پنجاب کی بات کریں کیونکہ سوال پنجاب کا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔وہ ہر جگہ پر مختلف ہے ۔

جناب محمد اعظم خان۔ وہ مختلف کیا ہے آپ مجھے فرنٹیئر کا criterion بتائیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مختلف ہے تو فرنٹیئر کی بات کریں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس کی ایک تو تین ہزار آبادی ہونی چاہیئے ۔وہاں پر پھر پاور سپلائی ہوئی چاہیئے ۔پھر 5 کلو میٹر کے اندر کوئی اور check system نہیں ہونا چاہئیے ۔ یہ پنجاب کے لئے شرائط ہیں ۔ فرنٹیئر کا اس سے کچھ زائد ہے ۔ اس کی scatterd villages ہیں اور hilly areas اور آبادی کے لحاظ سے بھی وہ scattered ہے ۔ اس کے criterion میں تھوڑا سا فرق ہے ۔ سندھ کا پنجاب کے لحاظ سے مختلف ہے ۔ اگر یہ سوال اس قسم کا میرے پاس ہوتا تو میں یقیناً سارے صوبوں کی criterion ان کو بتا دیتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی جناب ہوتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان۔ آپ ان کو fresh notice دیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی الیاس صاحب ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ جناب والا ! جیسے وزیر موصوف صاحب فرماتے ہیں کہ criterion ہے مجھے بھی دو دفعہ in writing لیٹر آئے کہ آپ نے جس کو recommend کیا ہے وہ تین ہزار کی آبادی نہیں ہے ۔ کیا میں وزیر موصوف سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا اس وقت نئی مردم شماری ہوئی ہے یا یہ پرانی مردم شماری پر ہے ۔ کیوں تین ہزار کی آبادی نہیں ہے ؟ آپ مہربانی کر کے یہ تین ہزار کی آبادی کا criterion ان میں سے نکالیں کیونکہ اگر نئی مردم شماری ہو جائے تو تب پتہ چلے کہ تین ہزار کی آبادی ہے یا نہیں ۔ مہربانی کرکے اس کو نکالیں کیونکہ یہ تین ہزار آبادی criteria پر ان کو VCF نہیں دے رہے ہیں ۔جناب یہ بڑی زیادتی ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب یہ تو ایک تجویز ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ٹھیک ہے یہ ایک تجویز ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی تجویز ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ Valid تو تب ہوگا کہ اصل میں ملک میں نئی مردم شماری ہونی چاہیئے ۔ This is a Constitutional requirement.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وہ درست ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب تین ہزار کی آپ نے قید لگا رکھی ہے تو اگر تین ہزار افراد اس وقت ہوں تو شاید 1981 کی census میں نہ ہوں اب ہو گئے ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میرے خیال میں جناب چیئرمین صاحب! میری بھی ایک تجویز ہے ۔ Such things if are proposed in this august House that will be bearing more effect on larger population and larger areas. اس قسم کی valid suggestion تجویز آپ کی اچھی تجویز ہے ۔ I will put before the Ministry. I agree to it. اس طریقہ کار سے If we go for those to solve that will help us. This is a good suggestion. I do accept.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اگلا سوال سید محمد جواد ہادی صاحب۔ سوال نمبر 43۔

***Syed Muhammad Jawad Hadi :**

43. *Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to install a mini telephone Exchange in village Luqman Khel, Kurram Agency, if so, when ?*

Minister for Communications : At present there is no such proposal under consideration of the Government.

سید محمد جواد ہادی۔ سوال نمبر 43۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کوئی ضمنی سوال ؟

سید محمد جواد ہادی۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ اگر پارہ چنار کے ارد گرد علاقے کو Mini Exchange دینے کا کوئی پروگرام زیر غور نہیں ہے تو کیا پارہ چنار سے direct نمبر دینے کا پروگرام زیر غور ہے اور اگر زیر غور ہے تو کب تک اس پر عمل ہو گا ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میں معزز سینیٹر صاحب سے گزارش کرونگا کہ وہ لکھ کر Communications والوں کو دیں ۔میں ان کو کہہ دوں گا ۔ اگر practicable ہو سکا feasible ہوا تو یقیناً میری کوشش ہوگی کہ ان کو وہ نمبر دے دیا جائے ۔ جب تک کہ mini exchange نہیں لگ جاتا۔

سید محمد جواد ہادی۔ چونکہ حکومت بار بار اعلان کرتی ہے کہ ہم ملک میں بھر ٹیلی فون کا جال بچھا رہے ہیں تو یہ کسی ایک گاؤں کے بارے میں بات نہیں ہے پورے علاقے میں اس کی ضرورت ہے ۔ پہلے یہ تھا کہ mini exchange کا پروگرام تھا اور بعض علاقوں میں شروع بھی ہوا تھا اب وہ بھی ختم کیا جا رہا ہے تو کیا پورے پارہ چنار کے علاقے میں direct number دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جواد ہادی صاحب اس کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے کہ آپ لکھ کر بھیج دیں۔

سید محمد جواد ہادی۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ کسی خاص جگہ کے لئے آپ لکھ کر بھیج دیں وہاں تو بہت ساری جگہوں کے لئے درخواستیں پڑی ہیں --

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا ' When an honourable member proposes a facility for an area. I think we will have to consider it.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ یہ درخواست ڈاکٹر صاحب کو بھجوا دیں۔ اگلا سوال ۔

سید محمد جواد ہادی۔

***Syed Muhammad Jawad Hadi :**

44. *Will the Minister for Communications be pleased to refer to Senate Starred Question No. 29 replied on 10th July, 1995 and state :*

(a) *whether it is a fact that NHA had proposed Asphaltic base work for Tall Parachinar road but at present the contractors are working on DST, if so, its reasons;*

(b) *whether it is also a fact that NHA has not tested the material strength of the road, if so, its reasons; and*

(c) *whether there is any proposal under consideration of the Government to lay 5 cm wring course on the road for protection of surface of the road ?*

Minister for Communications : (a) No, NHA did not propose Asphaltic Base work for Thal Parachinar Road. Triple Surface Treatment is being provided as per contract agreement.

(b) No. Quality of work is tested at every stage of construction.

(c) At present there is no such proposal. The road will be widened to 7.3 meter with Asphalt Concrete in the 2nd stage, subsequently.

سید محمد جواد ہادی۔ سوال نمبر 44۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ کوئی ضمنی سوال۔

سید محمد جواد ہادی۔ میں نے ٹل پارا چنار سڑک کے سلسلے میں پچھلے سال بھی سوال کیا تھا ۔ یہ دو سال کا منصوبہ تھا اور اب تقریبا" چھ سال گزر رہے ہیں لیکن اس کا آدھا کام بھی مکمل نہیں ہوا کیونکہ جن حضرات کو ٹھیکہ دیا گیا ہے ان میں سے ایک صوبہ سرحد کی کابینہ میں وزیر ہیں اور سنا گیا ہے کہ اس سڑک کے لئے جو لازمی مشینری ہے وہ نہیں ہے لہذا این ایچ اے نے اس سڑک کے لئے جو چیز تجویز کی تھی وہ مشینری ان کے پاس نہیں ہے اس کو تبدیل کرکے ڈی ایس ٹی پر کام کر رہے ہیں ' کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ چونکہ ٹھیکدار وزیر ہے اس لئے اس کے مفادات کے پیش نظر اس چیز کو تبدیل کیا گیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! ایسی بات نہیں ہے یہ on going scheme ہے اور اس کی total estimated cost 525 million ہے اور اس میں سے 1994-95 میں 100 million fund allocate ہوئے اور اس کے بعد اس financial year میں 40 million allocate ہوئے whereas actually 150 millions were required ا اگر 150 million allocate ہو جاتے تو It could be completed but under financial constraints, the Government could not give more than 40 million. اور اس وجہ سے کچھ مشکلات ہیں ۔ ان کا کہنا بجا ہے لیکن The Government is trying that it should be completed. In the next financial year, I assure you this Tal-Parachinar road will be completed. اب جیسا کہ ان کا یہ فرمان کہ ایک ٹھیکدار وزیر ہو گئے ہیں اصل میں بنیادی طور پر he himself is not a contractor اس کا کوئی رشتہ دار ہو تو رشتہ دار ہوتے رہتے ہیں ۔ He himself is not a contractor. میں ٹھیکیداروں کے نام پڑھ دیتا ہوں ۔ وہ تین ہیں ۔ ایک شاہ زمان اینڈ کمپنی ٹھیکیدار ہے ' ---

سید محمد جواد ہادی۔ یہ وزیر کا بھائی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ بھائی ہونا کوئی disqualification نہیں ہے یا اس کا کوئی concern نہیں ہے ۔ آپ نے تو یہ فرمایا ہے کہ وزیر ٹھیکیدار ہے ۔۔۔

سید محمد جواد ہادی۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ ٹھیکے کن کن کے نام پر لئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ایک شاہ زمان اینڈ کمپنی ہے ' ایک سعداللہ خان اینڈ برادرز ہیں' ایک مارکو انٹرنیشنل ہے ۔ یہ پلوں کے لئے ہے اور بقیہ دو سڑک بنا رہے ہیں ۔

جناب محمد اعظم خان ۔ ایک سعد اللہ خان اینڈ برادرز ہے اور اقبال حسین خٹک اس کا بھائی ہے وہ اس وقت صوبائی کابینہ میں وزیر ہے اور وہ بھی equally share holder ہے اور اس کمپنی میں مالک ہے ۔ لیکن میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو ٹل پارا چنار روڈ ہے اس کی funding کون کر رہا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ NHA کرتی ہے ۔

جناب محمد اعظم خان ۔ بالکل غلط جناب والا' اس کو SAFRANfund کر رہی ہے SAFRAN۔ کی سڑک ہے NHAبنا رہی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ SAFRAN کو کون funding کر رہا ہے ؟

جناب محمد اعظم خان ۔ حکومت پاکستان کر رہی ہے ۔۔۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Here lies the point. The Government of Pakistan gives money to SAFRAN.....

Mr. Muhammad Azam Khan: Sir, the funding agency is SAFRAN. All agencies are funded by the Government of Pakistan.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Just a minute, please take your seats. Let

there be order in the House.

Mr. Muhammad Azam Khan: Mr. Chairman,

ہر ایک ایجنسی کو Government of Pakistan ہی fund کرتی ہے اور کہاں سے رقم آئے گی ۔ لیکن پھر ہر ایک اس کے مختلف محکمے ہیں ۔ یہ NHA کا پروگرام ہے ہی نہیں یہ SAFRAN کی سڑک ہے اور NHA صرف executing agency ہے یہ فنڈ نہیں کر رہا ہے ۔ نہ منسٹری آف کمیونیکیشنز کر رہی ہے ۔ اس کو SAFRAN فنڈ کر رہا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین ! میری ایک گزارش ہے کہ 'Money is of the Government of Pakistan, وہ NHA کی ذمہ داری ہے اسے look after کرے ورنہ NHA is what?

NHA is an autonomous body type and it is a statutory body of the Government of Pakistan. If that looks after and SAFRAN has been entrusted to carry out the project the money is given by the Government of Pakistan that will be conceded by Mr. Azam Hoti.

جناب محمد اعظم خان ۔ دیکھیں جناب میں کہہ رہا تھا کہ NHA autonomous body ہے اس کا اپنا ایک annual development programme ہوتا ہے اس کے اوپر National Highway Council ہے وہ earmark کرتی ہے projects ۔ پھر accordingly اس کو بجٹ دیا جاتا ہے حکومت پاکستان کی طرف سے اور وہ اپنے پراجیکٹس کو execute کرتی ہے اس کے علاوہ NHA تو یہاں تک کہ تعمیر وطن جو ابھی Peoples Work Programme تھا اس کو بھی execute کرتی رہی ہے ۔ میں نے تو یہ پوچھا کہ اس پراجیکٹ کو کون فنڈ کر رہا ہے NHA کر رہی ہے انہوں نے کہا ہاں NHA کر رہی ہے ۔ میں کہتا ہوں NHA نہیں کر رہی ہے ۔ وہ SAFRAN کر رہی ہے Ministry for States and Frontier Regions ۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I say it is the Government of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: Next question now. Yes Malik Faridullah

Khan Sahib.

حاجی ملک فرید اللہ خان۔ گزارش یہ ہے کہ اس سڑک کا جو completion time تھا it was three years اور ابھی تک اس کا 40% بھی کام مکمل نہیں ہوا ۔ بات اس کی نہیں ہے کہ شاہ زمان کمپنی ہے یا کوئی بھی کمپنی ہے جہاں تک اس روڈ کی completion کا تعلق ہے اس کا estimated cost بڑھ رہی ہے کام کو وقت کے دائرے میں چونکہ مکمل نہیں کیا جا سکا تو اب مسئلہ تو یہ ہے کہ اس سڑک کو جلدی complete کیا جائے اور فنڈز release کر دیئے جائیں ۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ شاہ زمان اینڈ کمپنی کر رہی ہے یا کون کر رہا ہے مسئلہ یہ ہے کہ ٹائم ضروری ہے ساری سڑک برباد ہو گئی ہے یہ کام NHA کو اس لئے دیا گیا تھا کہ چونکہ یہ افغانستان کے لئے ایک بہت ہی انتہائی ضروری route تھا تو اس کام کو جلد مکمل کرنے کے لئے NHA کا سہارا لیا گیا تھا۔

Mr. Presiding Officer: Will you please look into it and give an assurance?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ صحیح فرما رہے ہیں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں پہلے بھی میں نے بات کہی تھی کہ اس کے لئے فنڈز درکار تھے 150 million this year ۔ یہ بڑی آسانی سے مکمل ہو سکتی تھی لیکن financial constraints کی وجہ سے the funds could not be allocated beyond 40 million اب یہ next year میں ہوگی it has been realized کہ اس کے expenses بھی بڑھ جائیں گے اور جو بنی ہوئی چیزیں ہیں وہ بھی خراب ہو جائیں گی اگر in due course of time it is not consturcted. تو honourable Senator has rightly pointed out and the Government will try to take care of it and it should be constructed as early as possible.

Mr. Presiding Officer: Next question Syed Muhammad Jawad Hadi.

سید محمد جواد ہادی۔ سوال نمبر 45۔

***Syed Muhammad Jawad Hadi :**

45. *Will the Minister for Communications be pleased to state the amounts allocated for Tall-Parachinar Road Project during the financial years 1994-95 and 1995-96 ?*

Minister for Communications : Funds allocation for the Project is as under :

Fiscal Year	Allocation (Rs.)
1994-95	100 million
1995-96	40 million

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ کوئی ضمنی سوال۔

سید محمد جواد ہادی۔ ضمنی سوال ۔میں نے 94 میں اس سلسلے میں question کیا تھا تو جواب ملا تھا کہ یہ جون 1995 میں سڑک مکمل ہو گی اب کی مرتبہ جواب آیا ہے کہ جون 96 میں یہ مکمل ہو گی۔

سوال یہ ہے کہ یہ مالی سال 95-1994 میں 100 ملین روپے اس کے لئے رکھے گئے تھے جب اس پر کوئی 10 فیصد بھی کام نہیں ہوا ہے ابھی 96-1995 میں 40 million rupees ہیں تو کیا باقی ماندہ کام اس میں مکمل ہو جائے گا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا یہ بات میں نے معزز سینیٹر کے جواب میں جو ابھی ہوا تھا جواد صاحب کے سوال سے پہلے یہی بات کی ہے کہ 150 million required تھا اور وہ ایک سال کے immediately release for this financial year to construct the roads delay ہونے کی وجہ سے اس کے expenses بڑھ گئے ہیں ۔ اب گورنمنٹ کی یہ کوشش ہو گی کہ ہر حال میں اگر اس سے بھی زیادہ required ہوں گے تو وہ یقینا" ہم دیں گے تا کہ یہ مکمل ہو سکے اور it is very important road ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جناب جواد ہادی صاحب آپ کوئی اورضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

سید محمد جواد ہادی۔ جناب عرض یہ ہے کہ اگر اس کام کو تیزی سے آگے بڑھانا ہے تو اس سال اس کے لئے بجٹ زیادہ کرنا چاہیئے تھا لیکن یہ کم کیا گیا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ وہ معلوم یہ کرنا چاہتے ہیں کہ کیا آپ کے لئے یہ

ممکن ہے کے اس سال کے بجٹ میں کچھ اور provision کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب ۔

سیدمسعود کوثر ۔ میری وزیر صاحب سے پوری ہمدردی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بعض چیزیں جہاں پر کمزوری ہو اس کو admit کرنا چاہیئے۔ یہ روڈ جو ٹل سے پارہ چنار تک جا رہی ہے یہ پہلے کوہاٹ سے ہنگو تک پچھلے آٹھ دس سال سے کبھی ایک طرف بنتی ہے دوسری بگڑ جاتی ہے اور دوسری بنتی ہے تو تیسری بگڑتی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس پر تحقیق کرنی چاہیئے کہ اتنے عرصے اتنی کثیر رقم اس پر صرف ہوئی ہے کہ روڈ کی quality ابھی بھی خراب ہے ۔ میں وزیر صاحب سے یہ request کروں گا کہ آپ اس پر غور کریں وہ نیشنل اتھارٹی ہے یا جو بھی کنٹریکٹرز ہیں اور جو بھی لوگ اس کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف کوئی action لیا جائے۔

سید محمد جواد ہادی ۔ جناب جو حصہ بنا ہے وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کا بھی خیال کیا جائے کہ کتنا ناقص کام ہوا ہے کہ وہ مکمل ہونے سے پہلے ہی ٹوٹ چکا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس کو آپ ڈیفر کر دیں تا کہ میں پوری معلومات کر سکوں اور یہ ساری صورت حال سے انہیں آگاہ کر سکوں۔

Mr. Presiding Officer: This question is deferred and it will be answered on the next turn of questions. Next is Mr. Sajid Mir.

Mr. Sajid Mir: Question No. 46.

***Mr. Sajid Mir :**

46. *Will the Minister for Education be pleased to state :*

(a) *the subjects taught to the students of Intermediate level at F. G. Girls Higher Secondary Model School, I-9/1, Islamabad ;*

(b) *whether it is a fact that not a single lecturer has been provided to the college section and school teachers take the classes of 1st and 2nd years ;*

(c) *the total number of students of 1st and 2nd year classes and the class rooms earmarked for them and the reasons for not allowing the students to use college library ; and*

(d) *whether it is also a fact that despite the repeated requests of the college Principal for provision of staff and related facilities, the Federal Education Board took no action and instead advised the Principal to abolish the 1st and 2nd year classes, if so, the reasons, and the time by which needful will be done ?*

Syed Khurshid Ahmad Shah : (a) The subjects of English, Urdu, Arabic, Islamic Studies, Civics and Education are taught at Intermediate level in F. G. Girls Higher Secondary School, I-9/1, Islamabad.

(b) Yes. Presently school teachers having qualification of M.A./B.Ed. are taking the classes of 1st and 2nd year. A requisition of 4 posts of Senior Teachers (B-17) was sent to FPSC in July, 1993.

(c) Total number of students of 1st and 2nd year classes is 110 and 55 respectively. Three classrooms are earmarked for them.

All students are allowed to use College Library.

(d) Not correct. No instruction for abolition of 1st & IInd year classes has ever been issued by the Federal Directorate of Education.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary

جناب ساجد میر۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے مطابق ایک requisition جولائی 1993 بھیجی گئی تھی for four posts of teachers تو یہ جناب 1995 ختم ہو رہا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس قدر تاخیر کی وجہ کیا ہے اور اس دوران کتنے reminders منسٹری نے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو دیئے ہیں کہ یہ پوسٹ جلدی پر کی جائے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ سوال نمبر کونسا ہے؟

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ یہ تو ایجوکشن کے متعلق ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ میرے پاس ہے اور پہلے بھی میں نے جواب دیا ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ منسٹر صاحب آج نہیں ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ آج نہیں ہیں۔ حیدر آباد تشریف لے گئے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Dr. Sahib, I have already observed that the answering of the questions on the floor of the Senate should not be lightly taken and if the honourable Minister had the turn of qustions then he should have cancelled his tour and give preference to the Senate work over his Departmental or Ministry's work , that has been the precedent, that has been the traditions of all the Houses. I would very earnestly request the honourable Ministers that please do give preference to the Senate's work and if you have the turn of answering the questions, please cancel your tour and unless it is very very urgent and that is more urgent than the Senate's work. Are you ready with the answer?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب میں ready ہوں یہ سوال کو repeat کریں۔

جناب ساجد میر۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ فیڈرل سروس کمیشن کو چار ٹیچرز کے لئے requisition جولائی 1993 میں بھیجی گئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب 1995 ختم ہو رہا ہے اور اب تک یہ پوسٹ فل کیوں نہیں ہوئی اور اس تاخیر کی وجہ کیا ہے اور اس پیریڈ کے دوران کتنے reminders منسٹری نے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو دیئے ہیں کہ یہ پوسٹ جلدی fill کی جائے۔

Mr. Presiding Officer: Order please. No consultation inside the House. Dr. Sahib, let the House be in order first, please take your seats. Yes please

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! یہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کا کام تھا اور

ان کو کہا گیا تھا ۔ انہوں نے آدھا کام کر دیا ہے۔ میں معزز رکن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آٹھ ٹیچرز، چار males اور چار females کے لئے جو کہا گیا تھا ' چار پبلک سروس کمیشن نے select کر کے بھیج دیئے ہیں اور بقیہ چار lady teachers ابھی بھیج رہے ہیں اور ان سے request کی گئی ہے' اب انہوں نے کام شروع کیا ہوا ہے۔ یقیناً وہ انشاء اللہ بھیجیں گے ۔

جناب ساجد میر: جناب یہ ضمنی سوال کا جو جواب ہے یہ اصل جواب سے بالکل متضاد ہے ۔ اس میں تو یہ لکھا ہوا ہے کہ ابھی requisition گئی ہوئی ہے۔ اور requisition جو گئی ہے وہ چار کے بارے میں ہے اور یہ آٹھ کی بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں نے ان سے ساری یہ queries وغیرہ کی تھیں questioning کی تھی سارا میں نے material منگوایا تھا۔ چونکہ جواب پہلے بھیجا جاچکا تھا اور سوال کافی دیر کا ہے' اس ضمن میں چونکہ چار ٹیچرز آچکے ہیں جو male ہیں اور they have been taken in اور دوسرے اب آ رہے ہیں۔ آٹھ کی ضرورت تھی ان کی جگہ پر ایم اے بی ایڈ جو ہیں وہ پڑھاتے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے کہ Class I & II of Higher Secondary Education وہ بغیر پڑھائی کے جارہے ہوں ان کی جگہ پر اساتذہ کام کررہے ہیں ان کو پڑھا رہے ہیں۔ لیکن انشاء اللہ ہمیں یقین ہے کہ اب پبلک سروس کمیشن نے کام شروع کر دیا ہے اور وہ بقایا چار بھی ابھی بھیج دیں گے۔ کیونکہ ان کی jurisdiction ہے ہم انہیں force نہیں کرسکتے۔ ہم نے request بھیجی ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: جناب ساجد میر۔

جناب ساجد میر: جناب یہ جواب میں جناب وزیر صاحب معاملے کو الجھا رہے ہیں ۔ بڑی صاف بات میں نے پوچھی ہے۔ 1993ء میں جو requisition بھیجی گئی تھی چار ٹیچرز کی' اس کے against آیا کوئی پبلک سروس کمیشن نے recommendation بھیجی ہے۔ پہلے جو آٹھ ہیں ان کو چھوڑ دیں' ان چار کے بارے میں بتائیں۔

Mr. Presiding Officer: Let this supplementary be answered.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! بات یہ ہے کہ requirement of the teachers are 8 اور معزز رکن چار کی بات کرتے ہیں۔ جناب چار اس طریقہ کار سے ہے میں

گزارش کرنا چاہتا ہوں ' یہ complicated اسی وجہ سے ہوا ہے کہ the requirement of teachers for the classes are total 8; 4 lady teachers.

Mr. Presiding Officer: But the requisition was about 4.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Yes, 4 lady teachers and 4 male teachers.

Mr. Presiding Officer: Then the requisition was in respect of 8 and not 4.

Mr. Sajid Mir: Then answer given here is not correct.

Mr. Presiding Officer: No, this is the latest position. I verified it. Next question Mr. Sajid Mir.

Syed Iqbal Haider: Sir, on point of order. The question hour is over.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں نے تو سیدھی بات بتا دی ہے ورنہ جو لکھا ہوا تھا اصل میں بات تھوڑی سی اس سے مختلف تھی۔

Mr. Presiding Officer: The point of order raised by Syed Iqbal Haider is upheld and the question hour is over. Yes please.

سید محمد فضل آغا: گو کہ question hour ختم ہو گیا ہے لیکن آپ کی indulgence میں چاہتا ہوں جناب۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: جی جی فرمائیے۔

سید محمد فضل آغا: آپ دیکھ لیں جناب' آپ نے سوال فرمایا تھا سوال نمبر 50 پر وزارت تعلیم سے جناب۔ ------اسی لئے میں نے چیئر سے اجازت لی ہے۔ اس میں بھی دیکھ لیں کوئی 90 Institutions ہیں جن کی funding کی گئی ہیں University Grants Commission

نے اور صفحہ نمبر 17 پر آئٹم نمبر 21 کو آپ اگر دیکھ لیں تو خضدار انجینئرنگ کالج ہے جو بالکل لنگڑی لولی حالت میں پڑی ہوئی ہے اور وہاں ایک پیسہ کی بھی allocation نہیں ہے۔ تو میں گورنمنٹ سے گزارش کروں گا کہ پچھلی کمیٹی کی میٹنگ میں اشورنس کمیٹی کی میٹنگ میں ہمیں انہوں نے assurance دلائی تھی آپ کو سر دست دو کروڑ روپے دیں گے اور باقی جو demand چار ساڑے چار کروڑ کی ہے وہ بعد میں ایڈجسٹ کریں گے۔ لیکن اس میں انہوں نے reflect کیا ہے NIL۔ تو میری گزارش ہوگی ٹریژری بنچز سے کہ کیا وہ جو انہوں نے assurance مجھے فلور پر دی تھی اور پھر کمیٹی میں بھی وہ assurance دی تھی وہ fulfil یہ کریں گے یا نہیں کریں گے میری گزارش یہ ہے۔

Mr. Presiding Officer: Will you please look into it.

Mr. Saifullah Khan Paracha: Sir, Point of Order.

Mr. Presiding Officer: Yes please.

جناب سیف اللہ خان پراچہ: It is on the Minister for Law اور اس نے کہا ہے کہ reply is not received. Will the Minister for Law please clarify it.

پروفیسر این۔ ڈی۔ خان: جناب اس وقت position یہ ہے کہ Ombudsman کا محکمہ جو ہے he is nothing to do with our Ministry except the appeal cases. جہاں تک اس کے appointments اور دیگر امور کا تعلق ہے تو وہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے متعلق ہے اور rota day میں اسٹیبلشمنٹ والے اس کا جواب دیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Have you informed the Secretariat that it should go to the Establishment Division.

Prof. N. D. Khan; Yes, certainly, they have been informed.

Mr. Presiding Officer: Mr. Fazal Agha.

سید محمد فضل آغا: گزارش ایک اور بھی کرنی تھی آپ کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ پچھلے ادوار میں کسی کی بھی گورنمنٹ رہی ہے پورے سینٹ کے ممبروں کو

village electrification کے حساب سے ڈھائی سے تین ملین روپے ملتے رہے ہیں۔ لیکن اب جب ہم نے provincial authorities کو contact کیا ہے village electrification کی identification کے لئے تو انہوں نے کہا کہ جی سینیٹرز کا جو کوٹہ تھا وہ اب اس financial year میں گورنمنٹ نے ختم کر دیا ہے، اس کو سٹاپ کر دیا گیا ہے ۔تو میری گزارش یہ ہے کہ ہم بھی اس پارلیمنٹ کا اور اس گورنمنٹ کا ایک حصہ ہیں اور اتنی ہی constituencies اور لوگوں کو represent کرتے ہیں جتنے صوبائی اسمبلیوں کے ممبران یا نیشنل اسمبلی کے ممبران کرتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ساتھ step motherly treatment اس سال کیوں ہو رہا ہے میری آپ کی وساطت سے treasury benches سے درخواست ہے کہ کیا یہ معاملہ take up کریں گے ۔

Mr. Presiding Officer: Who is the Minister concerned.?

پروفیسر این ڈی خان۔ اس سے قبل بھی آغا صاحب کے ساتھ اس کا تذکرہ ہوا ہے اور انشاء اللہ ہم اس مسئلہ کو take up کریں گے اور جو کچھ بھی ممکن اس مسئلہ میں ہو سکا، وہ کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں لاءمنسٹر صاحب ! آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ اس معاملہ پر اسی سیشن میں کوئی سٹیٹمنٹ دیں گے ۔

پروفیسر این ڈی خان ۔ جی ! میری یہی کوشش ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جناب صوبیدار خان صاحب ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب والا ! مجھے گزارش کرنا ہے کہ آج سوالات بہت زیادہ ہیں اور ہمارے جو سوالات ہیں، وہ 68,64 نمبر پر ہیں ۔اور زیادہ سے زیادہ 46 سوالات نپٹائے جا سکے ہیں اور ہمارے جو سوالات ہیں، ان پر ضمنی سوالات کرنے کا ہمیں کوئی موقع نہیں مل سکا ہے ۔ اس کے علاوہ آپ صفحہ 36 پر دیکھیں تو اس میں میرا سوال ہے کہ ---

Mr. Shafqat Mehmood: Sir, I want to say just one thing that question hour is over now the same question .....

Mr. Presiding Officer: Question hour is over and no question will be allowed to be asked.

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ میں سوال نہیں کر رہا ہوں بلکہ question hour کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے زیادہ تر سوالات نہیں پوچھے جاسکے اور اکثر نہیں پوچھے جا سکتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ سوال نمبر 65 کے آخر میں دیکھیں ' یہ صفحہ نمبر 36 ہے یعنی سوال صفحہ نمبر 35 پر ہے اور میں بات کر رہا ہوں صفحہ نمبر 36 کی ' لکھا ہوا ہے کہ

The information is being collected from the Provinces concerned.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جس سوال کی information collect ہو رہی ہے ' وہ repeat ہوگا ۔ آپ کے اس سوال کی information بھی collect ہو رہی ہے ' اس لئے یہ بھی repeat ہوگا۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ شکریہ۔

***Mr. Sajid Mir :**

47. *Will the Minister for Communication be pleased to state whether it is a fact that recruitment to the posts of Seamen in the PNSC is made on contract basis, if so, its reasons and the time by which the services of the persons working against the said posts will be made permanent ?*

Minister for Communications : Yes. All Pakistani Seamen are only registered with Shipping Master and their employment is regulated under the provisions of Merchant Shipping Seamen Employment Rules, 1961 which provide flexibility both for the seafarers and employers under the said Rules and do not envisage for their employment on permanent basis. Besides, there is international practice not to employ seamen on permanent basis which is also being followed by Pakistan.

***Mr. Sajid Mir :**

48. *Will the Minister for Communications be pleased to state :*

(a) *whether it is a fact that during the last year the different meetings of "Seamen Employment Board" convened by Asstt. Shipping Master, Shipping Masters Office, (PNSC), Karachi made recommendation/decision for the restriction for the surrender of father's CDC for admission in "Seamen Training Centre" and this policy was approved and implemented by the Competent Authority; and*

(b) *whether it is also a fact that as per the seamen Employment Board (Function) Rules 1985, meeting is only convened by the Dy. Shipping Master, if so, the action taken in relation to the violation of the rules ?*

Minister for Communications : (a) Yes. Seamen Employment Board, while considering requests from various shipping agents facing difficulty in acquiring jobs for old age seamen, recommended a proposal for induction of a fresh seamen on CDC *Vs* CDC Scheme, which was subsequently approved by the Competent Authority.

(b) Yes. Since Deputy Shipping Master is Secretary to Seamen Employment Board, Assistant Shipping Master was authorised to act as Deputy Shipping Master under Section 6(4). Thus SEB's meeting dated 17-5-94 was convened by the Assistant Shipping Master and no violation of rules has been committed warranting action.

***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder :**

49. *Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether it is a fact that all the Chief Justices of the four High Courts are the Acting Chief Justices and not the permanent Chief Justices of the High Courts, if so, the reasons for not appointing permanent Chief Justices of the High Courts ?*

Prof. N. D. Khan : No. The High Court of Balochistan has permanent Chief Justice.

Acting Chief Justices of Lahore High Court, Sindh High Court and Peshawar High Court have been appointed under Article 196 of the Constitution.

***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder :**

50. *Will the Minister for Education be pleased to state :*

(a) the grants issued by the University Grants Commission during the year 1994-95 alongwith the names of the Institutions and the amount of grant separately in each case ; and

(b) the names of the Institutions which have been refused any grant during 1994-95 with reasons ?

Syed Khursheed Ahmad Shah : (a) The information regarding recurring and development grants to Universities/Centres/Institutes is at Annexures A & B.

(b) No institution has been refused any allocated grant.

Annex-"A"

STATEMENT SHOWING THE GRANTS ISSUED BY UGC TO UNIVERSITIES/INSTITUTIONS DURING THE YEAR 1994-95

(Rs. in Million)

S. No.	Name of University/Institution	Grant released during 1994-95
1.	University of Karachi, Karachi.	150.662
2.	NED Engineering University, Karachi.	58.589
3.	Sindh Agriculture University Tandojam.	73.000
4.	University of Sindh, Jamshoro.	142.293
5.	Shah Abdul Latif University, Khairpur.	30.546
6.	Mehran Engineering University, Jamshoro.	74.857
7.	University of Punjab, Lahore.	178.802
8.	University of Engineering & Technology, Taxila.	21.330
9.	University of Engineering & Technology, Lahore.	97.213
10.	University of Agriculture, Faisalabad.	138.416
11.	Bahauddin Zakariya University, Multan.	46.560
12.	Islamia University, Bahawalpur.	50.750
13.	University of Peshawar.	131.530
14.	Engineering University, Peshawar.	60.660
15.	Agriculture University, Peshawar.	58.200
16.	Gomal University, D. I. Khan.	61.140
17.	Balochistan University, Quetta.	64.310
18.	Quaid-i-Azam University, Islamabad.	76.530
19.	Allama Iqbal Open University, Islamabad.	85.000
20.	International Islamic University, Islamabad.	69.370

(Rs. in Million)

S. No.	Name of University/Institution	Grant released during 1994-95
21.	AJK University, Muzaffarabad.	50.210
22.	National Academy of Higher Education, Islamabad.	6.632
23.	University Grants Commission, Islamabad.	17.500
24.	Inter University Academic Activities (UGC)	4.200
25.	Dawah Activities (IIU Islamabad)	21.000
26.	Bahauddin Zakariya University Agriculture, College, Multan.	1.650
27.	Bahauddin Zakariya University of Engineering and Technology Multan.	3.500
28.	Promotion of Research in Universities.	55.000
29.	Shah Abdul Latif Bhati Chair in Karachi.	1.298
30.	Centre of Excellence in Geology, Peshawar.	3.365
31.	Centre of Excellence in Physical Chemistry, University of Peshawar.	3.779
32.	Centre of Excellence in Solid State Physics, University of Punjab, Lahore.	3.566
33.	Centre of Excellence in Water Resources Engineering University of E&T Lahore.	4.325
34.	Centre of Excellence in Marine Biology, University of Karachi.	3.880
35.	Centre of Excellence in Analytical Chemistry, University of Sindh, Jamshoro.	3.381
36.	Centre of Excellence in Mineralogy, University of Balochistan, Quetta.	2.364
37.	Centre of Excellence in Psychology, Quaid-i-Azam University, Islamabad.	3.830
38.	Centre of Excellence in Molecular Biology, University of Punjab, Lahore.	9,400

(Rs. in Million)

S. No.	Name of University/Institution	Grant released during 1994-95
39.	Area Study Centre for South Asia, Punjab University, Lahore.	2.180
40.	Area Study Centre, for Europe, University of Karachi.	1.413
41.	Area Study Centre for East & South East Asia, University of Sindh, Jamshoro.	2.117
42.	Area Study Centre for Central Asia, University of Peshawar.	2.403
43.	Area Study Centre for Middle East and Arab Countries, University of Balochistan, Quetta.	0.600
44.	Area Study Centre for Africa, N&S America, Quaid-i-Azam University, Islamabad.	1.959
45.	Pakistan Study Centre, University of Punjab, Lahore.	1.121
46.	Pakistan Study Centre, University of Karachi.	1.546
47.	Pakistan Study Centre, University of Sindh, Jamshoro.	1.564
48.	Pakistan Study Centre, University of Peshawar.	2.163
49.	Pakistan Study Centre, University of Baluchistan Quetta.	1.173
50.	Pakistan Study Centre, Quaid-i-Azam University, Islamabad.	3.198
51.	Institute of National capability in Applied Economics, University of Karachi.	8.041
52.	Institute of Business Admn, University of Karachi.	10.195
53.	HEJ Research Institute of Chemistry, University of Karachi.	21.755
54.	Institute of Clinical Psychology, University of Karachi.	2.735
55.	Institute of Clinical Psychology, University of Punjab, Lahore.	1.450

(Rs. in Million)

S. No.	Name of University/Institution	Grant released during 1994-95
56.	Water Management Research Centre, Faisalabad.	2.426
57.	Institute of Scientific Instrumentation Centre, University of Engineering & Technology, Peshawar.	1.100
58.	Shaikh Zayed Islamic Centre, Peshawar.	2.825
59.	Shaikh Zayed Islamic Centre, Lahore.	2.825
60.	Shaikh Zayed Islamic Centre, Karachi.	2.825
61.	Chair on Quaid-i-Azam Freedom Movement, Quaid-i-Azam University, Islamabad.	1.000
62.	Balochistan University of Engineering and Technology, Khuzdar.	15.200

Annex-"B"

STATEMENT SHOWING DEVELOPMENT GRANT DURING 1994-95

(Rs. in Million)

S. No.	Name of Universities	Development grant 1994-95
1.	Quaid-i-Azam University, Islamabad.	7.425
2.	Allama Iqbal Open University, Islamabad.	9.056
3.	International Islamic University, Islamabad.	47.302
4.	University of the Punjab, Lahore.	10.867
5.	Bahauddin Zakariya University, Multan.	9.056
6.	Islamic University, Bahawalpur.	10.867
7.	University of Engg. & Tech., Lahore.	10.867
8.	Engg. & Tech. University, Taxila.	10.867

S. No.	Name of Universities	Development grant 1994-95
9.	Agriculture University, Faisalabad.	6.138
10.	University of Karachi, Karachi.	3.389
11.	University of Sindh, Jamshoro.	9.056
12.	Shah Abdul Latif University, Khairpur.	8.150
13.	NED University of Engg. & Tech., Karachi.	9.056
14.	Mehran University of Engg. & Tech., Jamshoro.	10.867
15.	Sindh Agriculture University, Tandojam.	—
16.	University of Peshawar, Peshawar.	9.056
17.	Gomal University, D. I. Khan.	9.056
18.	NWFP University of Engg. & Tech., Peshawar.	0.066
19.	NWFP Agriculture University, Peshawar.	27.168
20.	University of Balochistan, Quetta.	9.837
21.	Balochistan University of Engg. & Tech., Khuzdar.	—
22.	AJK University, Muzaffarabad.	7.468
23.	National College of Arts, Lahore.	0.906
24.	Centre of Excellence in Psychology, Quaid-i-Azam University, Islamabad.	2.026
25.	Centre of Excellence in Water Resources Engg. University of Engg. & Tech., Lahore.	1.173
26.	Area Study Centre for Africa, North and South America, Quaid-i-Azam University, Islamabad.	1.811
27.	Area Study Centre, University of Balochistan, Quetta.	2.717
28.	Pakistan Study Centre, University of Balochistan, Quetta.	1.811
29.	Z. A. Bhutto Agriculture College, Dokri.	25.000
30.	S. Z. A. Bhutto Institute of Science & Technology, Gharo.	100.000

***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder :**

51. *Will the Minister for Communications be pleased to state :*

(a) *whether it is a fact that a Turkish Firm namely Baiyinder was awarded rupees 16 billion worth contract of constructing the Motorway from Islamabad to Peshawar, if so, when and by whom ;*

(b) *whether it is also a fact that the said contract was cancelled, if so, when and by whom and on what grounds ;*

(c) *whether it is further a fact that Moin Qureshi Government advanced Rs. 700 million as Mobilization Advance, if so, when and reasons thereof ;*

(d) *whether the Turkish Firm has now claimed Rs. 7300 million as compensation for the cancellation of the contract but the government is prepared to pay Rs. 220 million only ; and*

(e) *whether it is also a fact that the Turkish Firm has now filed a civil suit in the Civil Court at Islamabad, if so, the present stage of the case ?*

Minister for Communications : (a) Yes. It is fact that Turkish firm M/s. Bayindir was awarded the contract for construction of Motorway between Islamabad-Peshawar for an amount of Rs. 16.827 Billion by the National Highway Authority.

(b) In its evaluation of Pakistan economy by IMF during Mr. Moeen Qureshi Caretaker Government, this project was excluded from core programme. It was formally cancelled on 16-1-1994 by the National Highway Authority on the grounds that the project was no longer required due to change in priorities in development programme.

(c) This is not correct that the Contractor was paid an amount of Rs. 700 million as Mobilization Advance. In fact the Contractor was paid an amount of Rs. 636 million as part Mobilization under the conditions of the Contract. The Mobilization advance was paid by the care taker Government of Mr. Moeen Qureshi on October 14, 1993.

(d) The Turkish Contractor submitted their claim amounting to US $ 174 million against the cancellation of the project. The NHA have carried out detailed verification of their claim through independent Auditors which conclude that the actual expenses payable to the Contractor are not more than US $ 8 million.

(e) Yes. The Turkish firm has filed a civil suit in Civil Court at Islamabad for the appointment of the Arbitrator. The Contractor has proposed their Arbitrator, The NHA has also nominated their Arbitrator. The next hearing is fixed on 17-9-1995.

***Mr. Manzoor Ahmed Gichki :**

52. *Will the Minister for Communications be pleased to state the total number of appointments made in the Ministry and its attached departments/corporations in various grades since January, 1994 with province-wise break-up ?*

Minister for Communication : No appointment has been made since January, 1994 in Ministry of Communications (main), Ports and Shipping Wing (main), Mercantile Marine Department, Light House Department, Pakistan National Shipping Corporation, National Tanker Company, Seamen's Training Centre, Port Qasim Authority, National Mass Transit Authority, Pakistan Marine Academy and National Highway Authority is NIL.

The appointments made in Pakistan Postal Services, National Transport Research Centre, Government Shipping Office, Karachi Port Trust and Pakistan Telecom : Corporation have been tabulated at Annexure-I.

STATEMENT SHOWING TOTAL NUMBER OF APPOINTMENTS (GRADE WISE) MADE ON REGULAR BASIS SINCE JANUARY, 1994 IN THE FOLLOWING DEPARTMENTS

Sl.No	Attached Departments/Corporations	Number of appointments made since 1994.	Grade	Province-wise Break-up						
				AJK	Baluchistan	Punjab	Sindh	NWFP	FATA	LOCAL/DISABLED
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
1.	National Transport Research Centre.	1	1	-	-	-	-	-	-	1
		1	5	-	-	-	1	-	-	-
		1	7	-	-	1	-	-	-	-
		1	11	1	-	-	-	-	-	-
		1	12	-	-	-	1	-	-	-
	Total:	5								
2.	Pakistan Postal Services Corporation.	81	1	-	1	54	20	06	-	-
		188	2	-	7	156	14	11	-	-
		13	3	-	-	11	02	-	-	-
		03	4	-	-	02	01	-	-	-
		114	5	-	02	90	15	07	-	-
		02	6	-	-	02	-	-	-	-
		106	7	-	04	82	18	02	-	-
		11	10	-	-	08	01	01	-	-
		20	12	1	-	10	05	04	-	-
		08	17	-	-	05	01	01	01	-
	Total:	545								
3.	Govt. Shipping Office	01	19	-	-	01 (On deputation)	-	-	-	-

STATEMENT SHOWING TOTAL NUMBER OF APPOINTMENTS (GRADE WISE) MADE ON REGULAR BASIS SINCE JANUARY, 1994 IN THE FOLLOWING DEPARTMENTS

Sl.No	Attached Departments/Corporations	Number of appointments made since 1994.	Grade	Province-wise Break-up AJK	Baluchistan	Punjab	Sindh	NWFP	FATA	LOCAL/DISABLED
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
4.	Karachi Port Trust	192	1 2	-	-	-	186	05	01	-
		45	3 4	-	-	-	45	-	-	-
		62	5 6	-	-	01	60	01	-	-
		34	7 8	-	-	-	32	02	-	-
		12	9 10 11	01	-	01	09	01	-	-
		03	12 13 14	-	-	-	02	01	-	-
		07	Lascar Boy	-	-	-	07	-	-	-
	Total:	355								
5.	Pakistan Telecom: Corporation	367	1	-	02	256	95	14	-	-
		52	3	-	-	20	13	19	-	-
		2909	4	-	50	1474	1000	385	-	-
		289	5	-	9	186	79	15	-	-
		282	7	-	22	159	77	24	-	-

STATEMENT SHOWING TOTAL NUMBER OF APPOINTMENTS (GRADE WISE) MADE ON REGULAR BASIS SINCE JANUARY, 1994 IN THE FOLLOWING DEPARTMENTS

Sl.No	Attached Departments/Corporations	Number of appointments made since 1994.	Grade	Province-wise Break-up						
				AJK	Baluchistan	Punjab	Sindh	NWFP	Local	Disabled
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
		3779	8	-	193	1781	1584	221	-	-
		31	10	-	2	19	5	5	-	-
		1111	11	-	72	514	425	100	-	-
		164	12	-	4	114	37	9	-	
		88	14	-	5	46	24	13	-	-
		40	15	-	1	27	10	13	-	-
	Total	9112								

***Mr. Manzoor Ahmed Gichki :**

53. *Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the total number of persons working in the Ministry and its attached departments/corporations with province-wise and grade-wise break-up ?*

Minister for Local Government and Rural Development : The total number of persons working in the Ministry of Local Government and Rural Development and its attached departments is as under :—

	Main Ministry	242

Attached Departments.

(i)	National for Rural Development (NCRD) Islamabad.	81
(ii)	Municipal Training and Research Institute (MTRI) Karachi.	25
	Federal Rural Development Engineering Cell (FRDEC).	21
	Project Management Unit (PMU)	18

People's Programme

(i)	Head Office Islamabad.	56
(ii)	Regional Office/BSABs, Punjab.	413
(iii)	Regional Office/DSABs, Sindh.	259
(iv)	Regional Office/DSABs, NWFP.	218
(v)	Regional Office/DSABs, Baluchistan.	143

Province-wise and grade-wise break-up is shown at Annex-A.

ANNEX.A.

STATEMENT SHOWING THE TOTAL NUMBER OF PERSONS WORKING AND PROVINCE-WISE AND GRADEWISE BREAKUP IN THE RESPECT OF THE MINISTRY OF LOCAL GOVT. & RURAL DEVELOPMENT AND ITS ATTACHED DEPARTMENTS.

Main Ministry

Sanction Strength	Working Strength	Grade	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	AJK	FATA	NA
1	1	22	-	1(R)		-	-	-	-
2	1	20	-	-	1				
7	7	19	5	1(R)					1
14	14	18	9	3(R) 1(U)	1				
16	16	17	11	1(R)	2		1	1	
3	3	16	1	1(R) 1(U)					
12	12	15	11		1				
24	24	12	15	2(R) 2(U)	2		1	1	
20	20	11	18	1(R)	1				
4	4	10	2		1				
12	11	7	8	1(U)	2				
1	1	7	1						
1	1	7	1						
22	20	5	15	1(U)	1	1	2		
1	1	5			1				
1	1	5					1		
14	13	4	9		3				
2	2	2	2						
1	1	2	1						
2	2	2	2						
65	64	1	43	2(R)	8	1	10		
6	6	1	5		1				
2	1	1	1						
3	3	1	3						
6	6	1	6						

STATEMENT SHOWING THE TOTAL NO. OF PERSONS WORKING IN THE MIRI WITH PROVINCE WISE BREAKUP AS REQUIRED UNDER SENATE STARRED QUESTION NO.65.

S.No.	Name of Post	BPS	No. of post	Province wise breakup							
				Merit	Punjab	Sindh(U)	Sindh(R)	NWFP	Baluchistan	FATA/NA	Local
1.	Principal	20	1	1	-	-	-	-	-	-	-
2.	Sr. Instructor	18	2	-	1	-	1	-	-	-	-
3.	Instructor	17	1	-	-	1	-	-	-	-	-
4.	Superintendent	16	1	-	-	-	1	-	-	-	-
5.	Stenographer	15	1	1	-	-	-	-	-	-	-
6.	Lib. Assistant	11	1	1	-	-	-	-	-	-	-
7.	Assistants	11	2		1	-	-	-	-	-	-
8.	UDCs	7	2	-	1	-	1	-	-	-	-
9.	Electrician	7	1	1	-	-	-	-	-	-	-
10.	LDCs	5	4	-	1	-	2	1	-	-	-
11.	DMO	4	1	1	-	-	-	-	-	-	-
12.	Driver	4	1	-	-	-	-	-	-	-	1
13.	N/Qasid	1	5	-	-	-	-	-	-	-	5
14.	Chowkidar	1	1	-	-	-	-	-	-	-	1
15.	Sweeper	1	1	-	-	-	-	-	[illegible]	-	1
	Total:		25	5	4	1	5	2	-	-	8

GRADE WISE/PROVINCE WISE BREAK UP OF EMPLOYEES OF [illegible]

S.No.	GRADE/ BPS	NO. OF PERSON WORKING	PUNJAB	SIND (R)	(U)	NWFP	BALUCHISTAN	FATA	AJ&K	REMARKS
1.	BPS-20	1		-	-	-	-	1	-	On transfer from Establishment Division
2.	BPS-19	2	2	-	-	-	-	-	-	
3.	BPS-18	4	2	1	1	-	-	-	-	
4.	BPS-17	7	2	1	-	2	1	1	-	
5.	BPS-16	3	3	-	-	-	-	-	-	The post A.A.O., B-16 is filled on deputation basis from APGR, Islamabad
6.	BPS-15	3	2	-	-	-	-	1	-	
7.	BPS-14	1	1	-	-	-	-	-	-	
8.	BPS-12	8	3	-	1	1	-	-	-	
9.	BPS-11	3	1	-	-	2	-	-	-	
10.	BPS-9	3	2	-	-	1	-	-	-	
11.	BPS-7	8	6	-	-	2	-	-	-	
12.	BPS-6	2	1	-	-	1	-	-	-	
13.	BPS-5	7	5	-	-	2	-	-	-	
14.	BPS-4	1	1	-	-	-	-	-	-	
15.	BPS-3	1	1	-	-	-	-	-	-	
16.	BPS-2	3	-	-	-	2	-	-	1	
17.	BPS-1	27	20	-	-	3	-	-	4	
		81	52	2	2	16	1	3	5	

FEDERAL RURAL DEVELOPMENT ENGINEERING CELL(FRDEC).

GRADE	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	AJK	FATA	NA
18	1						
15	1						
12	2						
11	3		1				
7	1						
5	2						
4	3				1		
2	3						
1	1		1				

PROJECT MANAGEMENT UNIT(PMU)

GRADE	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	AJK	FATA	NA
19		1 (R)					
18	2						1
17	2						
16	2	1 (R)					
12	2	1 (U)					
11	1						
4			1				
1	[illegible]				1		

PROFILES PROGRAMME

Head Office, Islamabad.

Grade	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	AJ&K	FATA	NA	Islamabad
20	1							
19	1	2 (R)						
18		1 (R)	1	2				
17	3	1 (R)	1					
16								
15								
12	4		1				1	2
11	1		1					
7	1	1						1
5		1	1					4
4	3		2					1
1	16	2			1			

DSAEs PUNJAB & REGIONAL OFFICE LAHORE.

19	1
18	4
17	40
16	28
15	3
12	43
11	35
9	1
5	85
4	84
1	89

DSABs SINDH & REGIONAL OFFICE, KARACHI.

GRADE	SINDH
19	1
18	3
17	27
16	12
15	13
12	3
11	22
5	50
4	52
1	76

DSABs NWFP & REGIONAL OFFICE, PESHAWAR.

GRADE	NWFP
18	2
17	24
15	3
12	23
11	23
7	1
5	47
4	47
1	50

BSABs BALOCHISTAN & REGIONAL OFFICE, QUETTA.

GRADE	Balochistan
19	1
18	3
17	16
16	3
12	5
11	17
5	28
4	34
1	36

***Mr. Manzoor Ahmed Gichki :**

54. *Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the total number of persons working in the Ministry and its attached departments/corporations with province-wise and grade-wise break-up ?*

Prof. N. D. Khan :

1. *Law, Justice and Parliamentary Affairs.*

(a)	Total Number of employees	=	385 Detailed statement at Annex-I.
(b)	Province-wise and Grade-wise	=	Given at Anex-II.

2. *Attached Department/Autonomous Corporations.*

Nil. There is no Attached Department/Autonomous Corporation under the administrative control of the Law, Justice and Parliamentary Affairs Division.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

***Dr. Abdul Hayee Baluch :**

55. *Will the Minister for Communications be pleased to state whether DG ports and shipping is competent to issue SROs ; If so the number of SROs issued by him during the last one year ?*

Minister for Communications : Yes. 5 SROs.

***Dr. Abdul Hayee Baluch :**

56. *Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that about fifty Shipping Agents/crew supplier having licence to supply/engage seamen for the ships in Pakistan are exporting manpower without overseas employment promoter licence, if so, the action taken by the government against the persons responsible for it ?*

Minister for Communications : No. Seafarers proceeding abroad for joining vessels at foreign Ports are exempted under Section 27 (iv) of the Emigration Ordinance 1979.

***Dr. Abdul Hayee Baluch :**

57. *Will the Minister for Communications be pleased to state :*

(a) whether it is a fact that the Nawankali Telephone Exchange, District Swabi, has been approved for up-gradation by further 500 new lines under ADP 94-95, if so, the time by which the work on the exchange will be completed ; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to convert the said exchange into digital, if so, when ?

Minister for Communications : (a) Yes. The additional 600 lines will be installed by June, 1996.

(b) In the said exchange 910 lines are digital. The 1000 electro-mechanical lines are not yet due for replacement.

***Prof. Khurshid Ahmad :**

58. *Will the Minister for Education be pleased to state :*

(a) whether it is a fact that the Treasurer in the Quaid-e-Azam University, Islamabad is appointed with the approval of Chancellor; and

(b) whether it is also a fact that the present Vice-Chancellor has appointed Dr. Mujawar Shah, Research Assistant B-17 in the National Institute of Pakistan Studies, as Deputy Controller of Examination B-18 in the University and then promoted him as Treasurer B-20 in violation of relevant rules and without approval of the Chancellor, if so, the action taken by the Government in this regard ?

Syed Khurshid Ahmed Shah : (a) Yes.

(b) Not exactly so, Dr. Mujawar Shah Deputy Controller of Examinations (BPS-18) in the University is holding the additional charge of the post of Treasurer in his own pay and grade.

***Prof. Khurshid Ahmad :**

59. *Will the Minister for education be pleased to state :*

(a) *the names, designations, place of domicile of the persons employed on regular and daily wages in the Quaid-e-Azam University, Islamabad, since October, 1994, and the details of advertisements made in the press for these posts ; and*

(b) *the names, designation of the retired persons re-employed on contract basis in the said university during the above period ?*

Syed Khurshid Ahmed Shah : (a) The requisite information is at Annex-I.

(b) Only two persons have been appointed on contract basis in the University. Details are at Annex-II.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

***Mr. Sartaj Aziz :**

60. *Will the Minister for Communications be pleased to state :*

(a) *the original and lastest cost estimate of construction of Indus Highway, both in Rupees and Foreign Exchange including the loan component ;*

(b) *the original and the revised deadline for completing this project ; and*

(c) *the reasons for increase in the cost estimate and the delay in the completion of the project ?*

Minister for Communications: (a) The original PC-I of the project was approved by ECNEC in 1988 for an amount of Rs. 5471 million.

Revised approval of the National High Council for Phase-II of IHP was obtained for Rs. 6.9 billion.

(b) The Phase-I and Phase-II (total 822 Km) of IHP will be completed by December, 1997. The original completion date was mid 1996.

(c) The major reason for the increase in the cost estimate is the increase in costs of construction inputs *i.e.*, manpower, material and equipment. Apart from problems

encountered in land acquisition, utilities and coordination problems with other organizations, some of the foreign contractors have not been able to use good management practices on the project.

***Prof. Khurshid Ahmad :**

61. *Will the Minister for Communications be pleased to state :*

(a) *whether it is a fact that the Karachi Port Trust (KPT) has surrendered about 100 acres of land to a Singapore company for construction of a World Trade Centre near clifton boating basin in Karachi;*

(b) *whether it is also a fact that the KPT surrendered this land to the company for only Rs. 5 crores without inviting any public bids or going through the normal procedure of auction, if so, its reasons; and*

(c) *whether it is further a fact that the present Chairman of KPT put the Singapore company's proposal before the Board of Trustees of KPT despite the fact that the Federal Cabinet had already in October 1994, approved another proposal to give this land to a New York based World Trade Centre Associate (WTCA) if so, the reasons for departure from Cabinet decision ?*

Reply not received.

***Mr. Akram Shah Khan :**

62. *Will the Minister for Communications be pleased to state :*

(a) *whether it is a fact that a telephone exchange of four hundred lines has been installed at Lohi Bher Federal Area, Islamabad, if so, the number of applications received and telephone connections provided; and*

(b) *the steps taken by the Government to provide telephone connections to adjacent villages namely Darwala, Pindorian and Dhaliala ?*

Minister for Communications: (a) Yes. A telephone exchange of four hundred lines has been installed at Lohi Bher. 211 applications for telephone connections have been received against which 139 telephone connections have been provided so far.

(b) Aerial cable is being arranged to provide the connections to the inhabitants of these villages. The installation is likely to be completed during the current financial year.

***Mr. Zahid Akhtar :**

63. *Will the Minister for Communications be pleased to refer to Senate Starred Question No. 20 dated 21-9-1995 and state the number of applications pending for installation of telephones in villages Dalowali and Sidh, Sialkot, and the time by which connections will be provided separately in each case ?*

Minister for Communications: 61 applications for new telephone connections are pending in Village Dalowali. These will be cleared on expansion of Sialkot Exchange, which is likely to be completed during 1996-97. In village Sidh, 34 applications have been registered. This village is located beyond the permissible distance limit of 5 K.M. and, therefore, telephone connections cannot be provided to the applicants from Sialkot Cantt. Exchange.

***Mr. Akram Shah Khan :**

64. *Will the Minister for Education be pleased to state :*

(a) the amoutn earmarked for his Ministry/Division/Corporation for the years from 1988-89 to 1995-96 in the national budget every year ;

(b) the details of developmental and non-developmental budget from the said amount ; and

(c) province-wise details of yearly expenditure including projects, from the said budget ?

Syed Khursheed Ahmad Shah: (a) An amount of Rs. 7,996.784 million was allocated as the development budget and Rs. 17,524.630 million as non-development budget of the Ministry of Education for the period 1988-89 to 1995-96.

(b) The year-wise details of the development and non-development budget is given below :—

(Rs. in Million)

Year	Development Budget Allocation	Non-Development allocation
1988-89	1,023.082	1,697.376
1989-90	1,826.000	1,670.568
1990-91	1,354.100	1,859.837

(Rs. in Million)

Year	Development Budget Allocation	Non-Development allocation
1991-92	413.918	2,118.862
1992-93	566.175	2,183.646
1993-94	510.264	2,389.088
1994-95	687.007	2,638.473
1995-96	1,616.238	2,966.780
Total :	7,996.784	17,524.630

(c) Province-wise details of expenditure incurred on Education by the Provincial Governments are the concern of the Ministry of Finance and Ministry of Education is not concerned with the same.

***Mr. Akram Shah Khan :**

65. *Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state ?*

(a) the amount earmarked for his Ministry/Division/Corporation for the years from 1988-89 to 1995-96 in the national budget every year ;

(b) the details of developmental and non-developmental budget from the said amount ; and

(c) province-wise details of yearly expenditure including projects, from the said budget ?

Minister for Local Government and Rural Development: (a) The amount earmarked for this Ministry in the National Budget since 1988-89 is as under :—

Years	Total Budget
1988-89	108,430,000
1989-90	3,369,490,000
1990-91	3,348,853,000

Years		Total Budget
1991-92		1,924,333,000
1992-93		3,386,182,000
1993-94		3,432,487,000
1994-95		3,579,564,000
1995-96		5,106,620,000
	Total :	24,255,959,000

(b) There is no Corporation under the Administrative control of this Ministry.

Years		Non-Development Budget	Development Budget
1988-89		15,354,000	93,076,000
1989-90		18,135,000	3,351,355,000
1990-91		18,367,000	3,330,486,000
1991-92		18,937,000	1,905,396,000
1992-93		24,772,000	3,361,410,000
1993-94		29,922,000	3,402,565,000
1994-95		30,883,000	3,548,581,000
1995-96		32,436,000	5,074,184,000
	Total :	188,806,000	24,067,153,000

(c) The information is being collected from Provinces concerned.

***Mr. Abdur Rahim Khan :**

66. *Will the Minister for Communications be pleased to state :*

(a) the amount earmarked for his Ministry/Division/Corporation for the years from 1988-89 to 1995-96 in the National Budget every year ;

(b) *the details of development and non-developmental budget from the said amount ; and*

(c) *province-wise details of yearly expenditure including projects, from the said budget ?*

Minister for Communications: Information is being collected and will be placed on the table of the house as soon as possible.

***Mr. Abdur Rahim Khan :**

67. *Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state :*

(a) *the amount earmarked for his Ministry/Division/Corporation for the years from 1988-89 to 1995-96 in the national budget every year ;*

(b) *the details of developmental and non-developmental budget from the said amount ; and*

(c) *province-wise details of yearly expenditure including projects, from the said budget ?*

Prof. N. D. Khan: (a) The amounts earmarked to Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs in the national budget during the financial years are as under :—

	Rs. in Thousand
1988-89	134,147
1989-90	67,854
1990-91	137,343
1991-92	107,899
1992-93	174,447
1993-94	181,231
1994-95	222,062
1995-96	274,128

(b) There was no developmental budget for the Ministry during the said years. The details of non-developmental budget are given in part (a) of the answer.

(c) No development expenditure was incurred by the Ministry during the said years. However, the following amount was provided to the Provinces, as grants for Strengthening of Judiciary :—

	Rs. in Thousand
1988-89	
Punjab	Rs. 16,605
Sindh	Rs. 11,200
N.W.F.P.	Rs. 7,991
Baluchistan	Rs. 4,000
1989-90	
Punjab	Rs. 16,365
Sindh	Rs. 10,955
N.W.F.P.	Rs. 8,005
Baluchistan	Rs. 4,715
1990-91	
Punjab	Rs. 17,450
Sindh	Rs. 9,217
N.W.F.P.	Rs. 5,000
Baluchistan	Rs. 12,000
1991-92	
Punjab	Rs. 21,878
Sindh	Rs. 4,000
N.W.F.P.	Rs. 2,400
Baluchistan	Rs. 5,100
1992-93	
Punjab	Rs. 18,450
Sindh	Rs. 10,200
N.W.F.P.	Rs. 1,270
Baluchistan	Rs. 6,000

Rs. in Thousand

1993-94	
Punjab	Rs. 12,400
Sindh	Rs. 7,427
N.W.F.P.	Rs. 470
Baluchistan	Rs. 5,000
1994-95	
Punjab	Rs. 15,480
Sindh	Rs. 13,400
N.W.F.P.	Rs. 8,750
Baluchistan	Rs. 7,420
1995-96	
*Punjab	Rs. 100
Sindh	Rs. 25,500
N.W.F.P.	Rs. 200
Baluchistan	Rs. —

*Further release of funds is under process for the year 1995-96.

***Mr. Abdur Rahim Khan :**

68. *Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state :*

(a) the amount earmarked for his Ministry/Division/Corporation for the years from 1988-89 to 1995-96 in the national budget every year ;

(b) the details of developmental and non-developmental budget from the said amount ; and

(c) province-wise details of yearly expenditure including projects, from the said budget ?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: The amount earmarked for the Ministry, its attached Departments and Organizations, detail of developmental/non-developmental budget and detail of yearly expenditure of National budget from 1988-89 to 1995-96 is given as under :—

(1)	Labour Wing and its attached Department/ Organizations.	Annex-I..
(2)	Manpower and Overseas Pakistanis Wing and its attached Departments/Organizations.	Annex-II.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

LEAVE OF ABSENCE

Mr.Presiding Officer: Now the leave applications.

قاضی حسین احمد صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 14 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب ظریف خان مندوخیل صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 14 اور 15 نومبر کو اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے لہذا انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

Adjournment Motions.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔ تحریک التوا نمبر 4'

(1) Re: project of new city of Islamabad.

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلہ کو فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

روزنامہ نوائے وقت' راولپنڈی مورخہ 95-10-1 کی خبر کے مطابق نیو سٹی پراجیکٹ شاہکار تضادات نے اسے مشکوک تر منصوبہ بنا دیا ہے۔ مجوزہ اراضی پر 26 دیہات ہیں۔ پراجیکٹ کے ایم ڈی ظہور احمد خان کے مطابق سنگا پور کی کمپنی Syntex کنسوریشم کی پلاننگ کے شعبہ کو اس بارے میں خبر تک نہیں کی گئی اور نہ ہی وزارت منصوبہ بندی و ترقیات کے شعبہ فزیکل پلاننگ و ہاؤسنگ میں اس منصوبہ کا کوئی ریکارڈ موجود ہے۔ ذرائع نے مزید جتایا ہے کہ اگرچہ پلاٹوں کی بکنگ کی رقم نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی کے نام پر جمع کرائی جاتی ہے اور ایک روز بعد یہ رقم کنسوریشم کے اکاونٹ میں منتقل کی جاتی ہے۔ اس مسئلہ سے عوام میں شدید غم و غصہ کی لہر پائی جاتی ہے' اس لئے اس مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم

ہے - یہ نیا اسلام آباد سٹی کا جو منصوبہ ہے - یہ اخبارات کی زینت بنا ہوا ہے اور مختلف اطراف سے مختلف رائیں آ رہی ہیں اور عوام میں بڑی بے چینی پائی جاتی ہے -اور مختلف لوگوں کو ملوث کرنے کے قصے اور کہانیاں آ رہی ہیں - کیونکہ ملک کو پہلے بھی کوآپریٹو اور دوسرے قسم کی فراڈ کمپنیاں لوٹ کر لے گئی ہیں اور اگر یہ ایک نیا فراڈ شروع ہواتو پھر اسلام آباد اور آس پاس کے جتنے لوگ ہیں وہ اس میں involve ہو جائیں گے اور ایک نیا فراڈ اور ایک نئی لوٹ مار شروع ہو جائے گی - اور اس میں سمجھتا ہوں اس سے عوام کی جیبوں کی تلاشی لی جائے گی اور غریب عوام پہلے کوآپریٹو اور دوسرے سکینڈلز کے بوجھ تلے پسے ہوئے ہیں اور اس کے بعد مہنگائی نے مزید ان کی کمر توڑ دی ہے - اب یہ ایک اورسسٹم چل پڑا۔ جس طرح اخبارات میں اطلاع آئی ہے تو یہ عوام کے کپڑے اتارنے کے مترادف ہوگا - میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ محترم مخدوم صاحب اس کو اپوز کریں - اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے - تاکہ اس پر سیر حاصل بحث ہو اور جو اس کے رزلٹ ہیں یا اس کے نیچے جو حقائق ہیں وہ سارے سامنے آئیں - تاکہ ملک و عوام کو صحیح طور پر آگاہ کر سکیں۔شکریہ!

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی جناب مخدوم صاحب

مخدوم امین فہیم۔ جناب میری گزارش ہے کہ محترم آغا صاحب نے یہ جو موشن پیش کیا ہے - اس کی پہلے میں وضاحت کر دوں کہ وہ کیا ہے اور جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں کیوں ہوئی ہیں اور ان کی حقیقت کیا ہے - یہ زون فائیو میں گرینڈ پلان میں یہ تھا کہ ۲۵۰۰ کنال پر ہمیں ہاؤسنگ سکیم بنانی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پہلے میں یہ بھی وضاحت کروں کہ گزشتہ سینٹ کے اجلاس میں سوال کیا گیا تھا کہ آیا اس قسم کی کوئی سکیم گورنمنٹ بنا رہی ہے یا نہیں تو اس کے جواب میں ہم نے یہ کہا تھا کہ گورنمنٹ کوئی ایسی سکیم نہیں بنا رہی - اس وقت وقفہ سوالات میں یہ موقع نہیں ملا میں جواب دیتا جیسے وہ پرنٹ ہو کر آیا تھا - that was taken as it is حقیقت یہ ہے کہ یہ پراجیکٹ نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی جو ہاؤسنگ اینڈ ورکس منسٹری کا ایک حصہ ہے - وہ اور پرائیویٹ سکیٹر مل کر اس کو بنانا چاہتے ہیں - گورنمنٹ نے لوگوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ ہم زیادہ سے زیادہ مکانات عوام کو فراہم کریں - جس کی شدید قلت اور شدید ضرورت ہے - یہ پراجیکٹ اس طرح سے طے ہوا ہے کہ جس میں گورنمنٹ کا پیسہ

involve نہیں ہو رہا - یہ ایک joint venture ہے - جو پبلک پرائیویٹ کوآپریشن سے ہم عمل میں لانا چاہ رہے ہیں - اس کے اندر جیسے ہی ابتداء ہوئی تو مختلف آراء مختلف خیالات مختلف شکوک و شبہات ، میڈیا میں آنے لگے - حقیقت یہ ہے کہ اس پراجیکٹ میں نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی اور ایک پرائیویٹ concern M/s Reyaltor مل کر کو کر رہے ہیں - یہ جو زیر بحث آیا کہ مختلف فارن کمپنیز سے ایگریمنٹ ہوا ہے یا مختلف فارن کمپنیز یہ سارا کچھ کر رہی ہے - جیسے میں repeat کر رہا ہوں - basic یہی ہے کہ ہماری نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی اور پرائیویٹ concern کر رہا ہے - پرائیویٹ concern جو ہے وہ مختلف لوکل اور انٹرنیشنل اداروں سے بات چیت کر رہے ہیں اور کر سکتے ہیں - that is their personal ہماری طرف سے یہ ہے ہم اس کو مکمل کرنا چاہتے ہیں تاکہ مسائل کا حل ہو جائے - ایک مسئلہ تو یہ ہے - دوسرا یہ کہ اس کے اندر جیسے آپ نے سوال کیا ہے - کوئی گارنٹی ، کوئی سیکورٹی کچھ نہیں ہے - اس کے لئے میں آپ کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۷۵۰ کنال اراضی وہ نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی کو ٹرانسفر ہو چکی ہے - ابھی وہ نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی کی پراپرٹی ہے اور مزید اراضی بھی ہمیں ٹرانسفر کی جائے گی - تاکہ وہ سیکورٹی اور assurance ہو ---------

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: This is not permissible but that is not by any member of the Senate. That is the staff member and that is also not permissible, that should be discontinued. Thank you very much.

مخدوم امین فہیم - تو سات سو پچاس ایکڑ اراضی نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی کو ٹرانسفر ہو چکی ہے جو ابھی نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی کی پراپرٹی ہے and that is part of the security اور مزید بھی جو canals ہیں وہ پائپ لائن میں ہیں جو کہ legal procedure کے ساتھ ساتھ نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی کی پراپرٹی بن جائیں گے - یہ جو ہے سیکورٹی ہے - اور اس کے اوپر جو باقی انوسٹمنٹ ہو رہی ہے - اس میں گورنمنٹ کی انوسٹمنٹ نہیں ہے - پرائیویٹ سیکٹر کی انوسٹمنٹ ہے - اور وہ جو بھی accounts ہمارے ساتھ operate کر رہے ہیں وہ ریکارڈ کی بات ہے - ہمارا دفتر کھلا ہے - کبھی بھی کوئی ایسی شک کی بات ہو تو anybody can come and check کہ کیا ہے کیا

نہیں ہے ؟ میرے خیال کے مطابق اس سکیم میں' ابھی تو وہ شروع ہونے والی ہے ۔ ہم پہلے سے کہیں کہ فلاں سیکنڈل ہوگا' فلاں سکینڈل ہوگا ' میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ یہ وقت سے پہلے نہیں کرنا چاہیے ۔ اور میں انشا ء اللہ تعالیٰ دیکھوں گا کہ پراجیکٹ جو ہے وہ صحیح طریقے سے صحیح وقت پر اپنی تکمیل کو پہنچتا ہے ۔ اور اس میں ہمارے سامنے اس وقت کوئی ایسا خدشہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ کوئی complication ہوگا ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ میرے محترم دوست اپنے ذہن اور خیالات میں اس چیز کو clear کرلیں ۔ مزید کچھ آپ کہیں گے تو I am here to satisfy you.

Mr. Presiding Officer: Are you satisfied with the statement of the Minister?

سید محمد فضل آغا۔میں جناب مخدوم صاحب کی ذاتی شرافت اور integrity سے تو satisfied ہوں ۔ اگر مخدوم صاحب ذاتی طور پر اس کی گارنٹی دیتے ہیں اور ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ ان کی حتی الوسع کوشش ہے جو humanly possible exercise ہے اس میں یہ کوشش کریں گے ۔ خدشات تو اس لئے ہوتے ہیں ہمارے ہاں فارسی میں کہتے ہیں کہ گربہ کشتن روز اول ۔ یا بیٹے کو اس وقت ڈانٹ ڈپٹ کرنی چاہیے جب تک بھیڑیا جانوروں کو کھا نہ جائے ۔ اور جب بھیڑیا جانور کو کھا جائے تو بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ تو بے معنی ہو جاتی ہے ۔ تو میرے خدشات یا پریس کے خدشات اس لئے before time ضروری تھے ۔ کہ ہمارے ہاں قوم کا ایک کلچر بن گیا ہے کہ اس قسم کی کمپنیز کو float کرکے ہم قوم کو لوٹ لیتے ہیں تو یہ بھی اس قسم کا خدشہ تھا ۔ اس لئے میں نے بجا اور بروقت اس کو move کیا ہے اور اگر مخدوم صاحب بذات خود یہ یقین دہانی کراتے ہیں ۔ اور ان کے علم میں ساری بات ہے ۔ تو میں ان کی personal integrity کو doubt نہیں کرتا ہوں ۔ اور مجھے یہ یقین ہے کہ یہ معاملہ اسی طرح smoothly جائے گا ۔ اور میں ان کی personal assurance پر اس کو پریس نہیں کرتاہوں ۔

Mr. Presiding Officer: In view of the assurance given by the honourable Minister the motion is not pressed. Next motion, Syed Muhammad

Fazal Agha. No.5.

ii) Re: alleged increase in Pakistan Railway fares.

Syed Muhammad Fazal Agha: Thank you Mr. Chairman. I beg leave to move that normal proceeding of the House be adjourned to discuss a matter of public importance, of recent occurrence and of urgent nature namely, it has been reported by the daily 'Nawa-i-Waqt' Rawalpindi, dated September 26, 1995 that Pakistan Railways has announced to increase fares of railway journey, luggage as well as parcels from 5 to 10 per cent from October 1, 1995. A circular has been issued in this regard by Railways Headquarters. This matter may please be discussed in the House.

Mian Raza Rabbani: Opposed.

Mr. Presiding Officer: Yes please.

سید محمد فضل آغا- جناب چیئرمین! جس طرح یہ اخبار میں آیا ہے اور جس طرح میرا خیال تھا کہ منسٹر لاء کم از کم ایک موشن تو ایسا ہوگا جس کو oppose نہیں کریں گے ۔ کیونکہ اس کا مہنگائی سے تعلق ہے ۔ جب سے یہ گورنمنٹ برسراقتدار آئی ہے کوئی ایک شعبہ یا کوئی ایریا ایسا انہوں نے نہیں چھوڑا جس میں انہوں نے oppose کرنے کے باوجود 10 to 20 per cent prices hike نہ کئے ہوں ۔ ابھی recently آپ نے دیکھا یہ electricity اور fuel کے ریٹ ، اور اس کے بعد یہ devaluation of the Pakistani Rupee اس کی وجہ سے لوگوں کی کمر مہنگائی نے تو توڑ کر رکھ دی ہے ۔ وہ تو اب سفر کا سوچ بھی نہیں سکتے ہیں اب ریلوے کا سفر بھی مشکل ہوگیا ۔ اور اگر واقعی یہ increase مزید آرہی ہے اور یہ بوجھ واقعی عوام کے کندھوں پر مزید ڈالا جارہا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ بہت alarming situation ہے ۔ اس پر اس ہاؤس میں بحث کرائی جائے ۔ اس لئے کہ grave concern کی بات ہے ۔ یہ کوئی party کی بات بھی نہیں ہے ۔ اور یہ کہنا کہ یہ partisan یا یہ کہنا کہ ایسا نہیں ہوا یا نہیں ہوگا وہ سب عوام کے سامنے ہے ۔ پچھلے ۲ سال میں جس طرح یہ بات کو

کہیں سے کہیں لے گئے تو اگر یہ مزید ریلوے کے کرائے بھی بڑھائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو پوری قوم کو ٹائیفائد یا کینسر کی بیماری میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو appose نہ کریں اس ہاوس میں اس پر سیر حاصل بحث ہو یا پھر categorically اگر یہ انکار کرتے ہیں تو پھر اس پر سوچا جائے گا۔ شکریہ!

Mr. Presiding Officer: Yes please.

پروفیسر این ڈی خان، معزز رکن نے ہاوس کے سامنے تحریک التواء پیش کی ہے۔ اس کی مخالفت کرنے کے بڑے منطقی اسباب ہیں۔ اور خود ہی اپنے statement میں معزز رکن نے گرانی کا ذکر کیا ہے۔ گرانی کے جو اسباب ہیں اس کی تفصیلات میں جائے بغیر میں یہ سمجھتا ہوں کہ آغا صاحب کو اس کا اعتراف ہوگا کہ کیا اسباب ہیں جس کی وجہ سے گرانی میں اضافہ ہو رہا ہے اور جب مجموعی طور پر prices میں اضافہ ہوا ہے تو ریلوے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جہاں تک ریلوے کے حالات ہیں وہ آپ کے علم میں اچھی طرح سے ہیں ۱۹۹۲ء میں کرایوں میں اضافہ ہوا تھا ۔ ۱۹۹۲ء کے بعد سے اب تک کرایوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوا تھا اور وہ بھی سابقہ حکومت کرایوں میں اضافہ کرکے گئی ہے۔ جبکہ ۳۵ فیصد جو operational requirements ہیں اس کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۰ فیصد پنشن اور تنخواہیں جو حکومت نے بڑھائی ہیں ملازمین کی اس کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے اور ۷ فیصد جو ہے الیکٹرسٹی اور فیول چارجز ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ بات جبکہ ریلوے کے بجٹ کے اوپر ان اضافوں کی وجہ سے جو دباؤ آیا ہے تو ظاہر ہے کہ صرف قومی بجٹ اس خسارے کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ جو لوگ اس سے سفر کرتے ہیں اور جن کا مال ریل کے ذریعے سے ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانا پڑتا ہے انہیں بھی share کرنا ہوگا۔ اسی لئے ان مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ریلوے کو سہارا دینے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ۱۰ فیصد freight کے اوپر اضافہ کیا جائے اور ۲۰ فیصد پارسل کے اوپر اور ۵ فیصد مسافروں کے اوپر ۔ یہ ناگزیر تھا کیونکہ اس کے بغیر ہم ریلوے کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ حالت یہ کہ اس کے اوپر خسارے بھی ہیں۔ اس کے اوپر تقریباً ۴۰ کروڑ روپے سالانہ debts ہیں جو مختلف شعبوں سے لئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ تقریباً ۳ ارب کا resource gap بھی ہے اور پھر maintenance بھی کرنی پڑتی ہے جس کے لئے ۱۶۵ کروڑ روپے pensions پر بھی خرچہ آتا ہے اور ایک ارب

روپے اس کی maintenance پر بھی خرچ آتا ہے۔ اب ان تمام تفصیلات کی روشنی میں میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن جو ہیں اس اضافے کو میرے خیال میں حفیف سمجھتے ہوئے اپنی تحریک التواء کو واپس لے لیں گے اور اس کے علاوہ بھی اگر آپ اطراف میں دیکھیں تو بھارت کے اندر اور بنگلہ دیش کے اندر ، ہر ملک کے اندر ہم سے ۱۰ فیصد زیادہ ہر سال ریل کے کرایوں میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ یہ ایک مشکل اور مجبوری ہے کہ جس کے بغیر ریلوے کے ادارے کو برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے میں توقع کرتا ہوں کہ معزز رکن اپنی تحریک التواء کو ان بڑے منطقی اور material اسباب کی روشنی میں واپس لے لیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Are you satisfied with the statement of the honourable Law Minister?

سید محمد فضل آغا: یہ منطق تو پچھلے ڈھائی سال سے چلا آ رہا ہے اور عوام پر مہنگائی کا بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔ ایک شعبے کو دوسرے شعبے کے لئے precedence بنایا جاتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ جب پہلی مہنگائی کا آئٹم آتا ہے اور جب ہم شور مچاتے ہیں کہ اس کے off shoots ہر طرف نکلیں گے تب یہ کہتے ہیں کہ نہیں۔ اس کی مہنگائی کا باقیوں پر اثر نہیں پڑے گا۔ ہم نے صوبائی وزراء سے کہہ دیا ہے وہ ریٹ کنٹرول کر لیں گے۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ صوبائی وزراء یا صوبائی حکومت کس طرح ریٹ کنٹرول کریں گے۔ جناب ! میری گزارش یہ ہے کہ ریلوے اتنا بڑا سفید ہاتھی جو انہوں نے کھڑا کیا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں ۴۰ کروڑ یہ خرچہ اور ۶۵ کروڑ وہ خرچہ ہے۔

Mr. Presiding Officer: Agha Sahib these are the discussions on the merits and the honourable Law Minister has also advanced the arguments on merits.

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, then I will stress on this.

Mr. Presiding Officer: So far as the admissibility is concerned I don't think that the learned Law Minister has raised any objection about the admissibility of this motion. These are the merits of the case that it should be

raised or it should be enhanced or not enhanced. You say that it should not enhanced, he (Law Minister) says that it should be enhanced. That is a subject matter which is to be dealt with at the time of the discussion of this motion but this is the admissibility stage. At the admissibility stage, I think , I will give an other oportunity to the Law Minister to raise any objection to the admissibility of this motion.

(Pause)

Mr. Presiding Officer: Since the motion has been opposed by the honourable Law Minister, he is competent and entitled to answer and not the Minister of State.

(Pause)

Mr. Presiding Officer: Since no technical objection has been raised on this issue, the motion is held in order. Now, I will put the motion to the vote for the grant of the leave.

The question before the House is that leave be granted to Mr. Muhammad Fazal Agha to move the adjournment motion that it has been reported in the daily "Nawa-e-Waqat" Rawalpindi dated 26th September, 1995 that the Pakistan Railways has announced the increase in fares on Railway journey, luggage as well as on the parcels from 5 to 10% from October 1, 1995. A circular has been issued in this regard by the Railway Headquarters. This matter may please be discussed in the House.

(The motion was negatived)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - The leave is refused, رولنگ یہ تھی کہ motion in order قرار دی گئی تھی اس کے بعد آپ نے اجازت دینا تھی' اجازت کے لیے تمام ممبران کا

1\4 حصہ چاہئے وہ پورا نہیں تھا اس لیے House نے اجازت نہیں دی۔

Yes, Mr. Sajid Mir , Adjournment Moiton No.9

iii) Re: alleged threat to stop the monetary aid by the Consortium Countries for Social Action Programme.

جناب ساجد میر ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر عوامی اور فوری نوعیت کے درج ذیل مسئلے پر غور کیا جائے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق پاکستان کو امداد دینے والے ممالک کے کنسورشیم نے اس بنیاد پر Social Action Programme کے لئے امداد روکنے کی دھمکی دی ہے کہ امداد کے لیے دی جانے والی رقم کا صرف 20 فیصد حصہ سوشل ایکشن پروگراموں پر خرچ کیا گیا جبکہ 80 فیصد حصہ انتظامی اخراجات کی نظر کر دیا گیا۔ اس اطلاع سے تشویش اور اضطراب پیدا ہوا ہے اس لئے اس مسئلے پر بحث ضروری ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I oppose.

Mr. Presiding Officer: Yes please Mr. Sajid Mir

آپ کوئی اس کے متعلق explanation یا statement دینا چاہیں گے ۔

جناب ساجد میر ۔ جناب والا ! ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ بیرونی امداد کے سوتے خشک ہو رہے ہیں اور بہت سے ہمارے جو ترقیاتی پراجیکٹ ہیں وہ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ اگر کنسورشیم نے امداد دے ہی دی سوشل ایکشن پروگرام کے لئے تو چاہئے یہ تھا کہ اس کا اکثر اور بیشتر حصہ واقعتاً ترقیاتی پروگرام پر خرچ کیا جاتا ہے اور انتظامی اخراجات پر بہت کم خرچ کیا جاتا۔ یہ 20 اور 80 کی جو ratio ہے یہ اصل میں انتظامی اخراجات کے لئے 20 ہونا چاہئے تھا اور اصل جو ترقیاتی پراجیکٹ ہیں ان کے لئے 80ہونا چاہئے تھا لیکن اس ratio کو بالکل الٹا کر اطلاعات کے مطابق 80 فیصد حصہ جو ہے وہ انتظامی اخراجات پر خرچ ہوا اور صرف 20 فیصد جو ہے وہ ترقیاتی پراجیکٹس پر صرف کیا گیا۔ اس صورتحال کے پیش نظر اگر امداد دینے والے امداد بند نہ کریں گے تو اور کیا کریں گے' جناب یا تو ہم اپنے resources سے یہ سارے پراجیکٹس چلا سکیں پھر بھی اس میں بھی یہ بات آئے گی کہ ترقیاتی پراجیکٹ پر زیادہ خرچ ہونا چاہئے اور انتظامیہ اخراجات کم از کم ہونے چاہئیں۔ لیکن جب ہم بھیک مانگ کر اور ملک پر قرضوں

کے بوجھ میں اور اضافہ کر کے اور ملک میں دوسروں کے احسانات میں اضافہ کر کے ایڈ کے نام پر باہر سے فنڈز حاصل کرتے ہیں اور اس کے بعد ان کا بیشتر حصہ، تھوڑا حصہ بھی نہیں اطلاعات کے مطابق 80 فیصد حصہ اگر ہم صرف انتظامی اخراجات پر خرچ کر دیں اور ترقیاتی کاموں پر صرف 20 فیصد اخراجات ہوں تو پھر اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس حکومت کی کارکردگی کیا ہے اور وہ ملک کو کہاں لے جانا چاہتے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس موضوع پر ایوان کو کھل کر بحث کرنی چاہیئے اور اپنا نقطہ نظر حکومت کے سامنے واضح کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی :- جناب والا! بنیادی طور پر میں میں اس کے دو حصے بناؤں گا ایک تو رولز آف پروسیجر کے حوالے سے، دوسرا میں اس سے پہلے کہ I should come to Rule 75 دو تین حقائق ہیں جو میں بتانا چاہتا ہوں۔ یہ جو رپورٹ انہیں ملی یا کسی اخبار میں آئی ہے بالکل غلط ہے۔ اس کے facts یہ ہیں کہ یہ آٹھویں پلان کا ایک حصہ ہیں۔ یہ آٹھواں پلان جو 1993-98 کے درمیان expand کیا گیا ہے اور اس کے لئے 8 بلین کی allocation was made سوشل ایکشن پروگرام میں تین چار subjects آتے ہیں، Population Welfare, Primary Education, Sanitation وغیرہ وغیرہ۔ اس میں دو حصوں میں پھر تقسیم کر دیا گیا کہ 1993-96 تک اور 1996-98 تک تو اس کے لئے چار چار بلین رکھے گئے تھے۔ اور میں اس معزز رکن کی اطلاع کے لئے قریباً قریباً less only 300 billion deliver ہو چکا ہے، 8 بلین total assign ہوا ہے 1993-98 تک ۔ جس میں سے یہ 3 بلین اور 700 بلین جو ہیں وہ release ہو چکے ہیں اس پر کسی کنسورشیم نے نہ کوئی objection کیا ہے نہ کوئی memorandum دیا ہے، نہ روکنے کی بات کی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ میرے پاس سارا data ہے کہ جو بات انہوں نے لکھی ہے کہ 20 فیصد development پر خرچ ہو رہا ہے اور 80 فیصد non-development expences ہیں، اگر ان کو reverse کر لیں تو that is the truth، ان کو بالکل غلط فہمی ہوئی ہے اور یہ بالکل misleading type news ہے، سو فیصد یہ غلط ہے، ایسی بات بالکل نہیں ہے بلکہ 80 فیصد دوسری طرف خرچ ہو رہے ہیں اور اس میں developments اور اس کے ساتھ establishment دو چیزیں آ جاتی ہیں کہ اس حوالے سے اگر آپ دیکھیں گے تو 80 فیصد جو ہے وہ صحیح genuinely

projects پر خرچ ہو رہا ہے' اس کی ترقی کے لئے' اس کے establishment کے لئے' بقایا 20 فیصد جو infrastructure lay کرنے کے لئے required ہے' یہ totally wrong news flash کی گئی ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: This adjournment motion has been based on the press report which has been contradicted and denied by the Government, So, this motion is ruled out of order. Next motion Prof. Sajid Mir.

iv) Re: alleged failure of the government to control the smuggling of manpower abroad.

Mr. Sajid Mir: I wish to move the following adjournment motion on a matter of public importance and of recent occurence published in the daily *"Khabrain"* Islamabad dated 1-10-1995.

FIA has failed to control the smuggling of the manpower abroad and due to this the dignity and honour of Pakistan is being affected world wide. This is a matter of urgent public importance to consider for which the normal business of the House ought to be suspended.

Mr. Presiding Officer: Yes please.

Mian Raza Rabbani: Sir, I have a request on this that this pertains to Gen. Babar, who is away to Karachi.

Mr. Presiding Officer: Well, it could be deferred here for tomorrow.

Mian Razza Rabbani: He may not be here tomorrow, but if it could be deffered till tomorrow we will make arrangements for that.

Mr. Presiding Officer: So, it is deferred for tomorrow. Next motion

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, he is not present I think this is the same. Raja Muhammad Zafar-ul-Haq and Prof. Sajid Mir's motions are the same. So, both are deferred for tomorrow. Yes next is, that is No.12, Prof. Khurshid Ahmed.

(v) Re: allotment of plots on the orders of P.M.

Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman I beg to move that it has been reported in the "The Nation" of 1.3.1995 that 8 plots have been allotted to DG,ISI and one each to former JCSC Gen.(Retd) Shamim Alam Khan and former Naval Chief Admiral (Retd) Saeed Muhammad Khan in the capital area of Islamabad on the order of PM Benazir Bhutto, despite Land Disposal Regulation 1993 did not provide any rule condition through which any plot could be allotted to anyone on the order of the Prime Minister, as all discretionary quota of the Prime Minister regarding allotment of plots of land was cancelled under the said Regulation.

Since this is a matter of importnce concerning the federal territory and of recent knowledge. I beg to move that the normal session of the Senate be suspended to discuss this issue.

Mr. Presiding Officer: Is there any opposition to this motion?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I oppose it.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے وہ مبنی ہے "نیشن" کی ایک رپورٹ کے اوپر اور نیشنل اسمبلی میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں ان پر۔ جن کے تحت یہ بات آتی ہے کہ اسلام آباد کے فیڈرل ایریا میں پرائم منسٹر نے اپنے discretionary اختیارات کرتے ہوئے خاصی بڑی تعداد میں بڑے بڑے یہ پلاٹ جو ایک کنال سے لے کر کے چار کنال تک کے ہیں مختلف افراد کو دیئے ہیں۔ میرا اعتراض سب سے پہلے اس بنیاد کے اوپر ہے کہ اس ملک میں کرپشن کی جڑ یہی discretionary اختیارات رہے ہیں جس پر ہم بار بار اس ایوان

میں بات کرتے رہتے ہیں اور دونوں ایوانوں میں عوام کے اور نمائندوں کے مطالبے پر ۱۹۹۳ء ان اختیارات کو ختم کر دیا گیا تھاتاکہ ماضی میں جو کچھ ہوا وہ تو غلط ہوا۔ لیکن کم از کم آئندہ کے لئے اس کا دروازہ بند ہو سکے۔ ہمارے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ ۱۹۹۳ء کے resolution کو تبدیل کیا گیا ہے اور دوبارہ کوئی کوٹہ بحال کیا گیا ہے جہاں تک رولز کا تعلق ہے وہ تو بہت کلیئر ہیں کہ دو سو گز کے بارے میں کیا رولز ہونگے۔ اور ان سے زیادہ کے بارے میں کیا رولز ہوں گے۔ بلاشبہ اس میں فوج کے لئے بھی پانچ فیصدی کوٹہ رکھا گیا ہے لیکن اس کا ایک criterion layout کر دیا گیا ہے کہ کس کو دیا جائے گا۔ اور اس کی خدمت کی بنیاد پر کسی استحقاق کی بنیاد پر وہ افراد جو اعلیٰ عہدوں پر رہے ہیں مراعات حاصل کرتے رہے ہیں اور اپنے خود استحقاق کو استعمال کرتے ہوئے جو انہیں اپنی سرکاری پوزیشن میں حاصل تھا جو بھی سہولت تھی انہوں نے لی۔ یہ بڑی غلط ریت قائم ہوگئی ہے کہ صدر کو، پرائم منسٹر کو، گورنر کو، چیف آف آرمی سٹاف کو کاریں بغیر ڈیوٹی کے امپورٹ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس طرح پلاٹ دیئے جاتے ہیں یہ وہ تمام چیزیں ہیں جن کی بنا پر یہ سارے ادارے عوام کی نگاہ میں گر رہے ہیں ایک طرف جو مستحق ہے وہ محروم ہے۔ ان کو مکان نہیں مل رہے ہیں لائنیں لگی ہوئی ہیں، فٹ پاتھ پر لوگ رہ رہے ہیں اور دوسری طرف نوازا جا رہا ہے اس طرح کے افراد کو۔ مسئلہ کسی کی ذات کا نہیں، مسئلہ اصول کا ہےمسئلہ قواعد کا ہے اور اس بنا پر اگر ان رولز کو جو بڑی محنت کے بعد بنائے گئے تھے اس طرح violate کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا احتساب بھی ضروری ہے یہ اتنا اہم مسئلہ ہے جس کے اوپر اس ایوان میں بات ہونی چاہیئے۔ ہمیں اپنے رویہ کو بدلنا چاہیئے جمہوریت محض، جمہوریت، جمہوریت پکارنے کا نام نہیں، جمہوریت نام ہے قانون کی پابندی کا۔ جہاں قانون کی پابندی نہ ہو وہاں جمہوریت نہیں اور اگر قواعد کی پابندی نہیں کرتے ہیں تو وہ زیادہ سزا وار ہیں سزا کے اس لئے کہ غریب آدمی کو تو آپ قانون پر گھسیٹ لاتے ہیں لیکن جو بڑے ہیں، یہ قانون بڑی مچھلیوں کو نہیں پکڑ پاتا ہے میری کوشش یہی ہے کہ یہ چیز واضح ہو اور اگر یہ بے قاعدگی ہوئی ہے تو وہ خواہ پرائم منسٹر سے ہوئی ہو، نوازنے والے اور جن کو نوازا گیا ہے وہ چاہے فوج کے ہوں چاہے یا وہ کوئی اور ہوں۔ سب کا احتساب ہونا چاہیئے اس میں قانون کسی کے درمیان فرق نہیں کرتا۔ ان وجوہ کی بنا پر جناب میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بحث کے لئے ضرور لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! دو پہلو میں آپ کے سامنے رکھوں گا،
ایک تو رول ۵۷ آپ نوٹ فرمائیں کہ ۵۷ اے اور سی this adjournment motion is hit by
sub rule (a) and (c) یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا دوسری بات یہ کہ تھوڑے سے facts
ہیں اس میں شاید پروفیسر صاحب نے رولز آف بزنس 1973 کا مطالعہ نہیں کیا۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر ۔ ڈاکٹر صاحب

Just a minute, please explain it that rule (a) says that it shall raise an issue of urgent public importance. How it is not a matter of public importance?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It is not. When the whole country is shaken, I can give the evidence, this mis-interpretation always been carried out on the floor of the Assembly. A thing which shakes the entire nation not one or two persons and a very little concern cannot be taken as a matter of public importance at all. If any thing happens in the country and the whole country is shaken for example ,a budget was presented in the august House of the National Assembly in Junejo's regime and the entire country became resentful and the budget was taken back that was a matter of public importance and urgency due to which they had to change the decision, one example I am giving you or something of odds happens to be anywhere and every body in the country is shaken and worried about , this mis-interpretation being carried out in the august House about public importance and usually mis-interpreted. Secondly, which I have pointed out the second sub rule (c)it shall be restricted to matter of recent occurrence of which a notice have been given at the earliest

آپ اگر اس کو ملاحظہ فرمائیں تو پہلے فقرے میں "Nation" اخبار کے حوالے سے
1-3-1995 میں آج کیا تاریخ ہے 15-11-1995 اس میں کتنا فرق ہے؟

There is a gap in between, there have been happening so many House sittings and there have been sessions, thereby it has really an phenomenon that it has lost the nature that it should be considered as a matter of recent occurrence because very out rightly I am thankful to Prof. Khurshid that he has narrated the 'Nation' of 1-3-1995. This is not of the recent occurrence. These are two things which I have to put before this august House.

Secondly, the facts, I request Mr. Chairman, to please hear me. It will take hardly two or three minutes. All residential plots in Islamabad are disposed of on properiety rights basis in the following manner according to para 4

Chapter 3, disposal of وہ جو ریگولیشن ہمارا ہے اس کا ایک پیرا گراف میں پڑھ رہا ہوں

plots of Islamabad Land Disposal Regulation 1993, a plot size and اس میں سارا کچھ

ہے

80% is prescribed through open auction and above 200 Sq Yd. is 85%. The Federal Government servants including employees of federal, autonomous and semi autonomous bodies and civilians paid out of Defence estimates is 10%. Defence service personnel, 5% and above 200 is also 5%. Deprived groups including widows, orphans, destitutes, handicaped persons etc. 5%, above 200 persons that is missing not given. The details of recently allottees uder the order of PM is as under:

انہوں نے تعداد کم بتائی ہے پلاٹ زیادہ الاٹ ہوئے ہیں یہ میں اس معزز ایوان کو بتانا فرض سمجھتا ہوں کہ ان کی نشاند ہی کم ہے تعداد انہوں نے کم بتائی ہے اور ان کو معلومات کم تھیں وہ یہ ہیں میں معلومات دینا چاہتا ہوں کہ ISI ڈائریکٹریٹ کے لئے یہ 8 پلاٹ الاٹ ہوئے اور ان کے سائز آف پلاٹ 666.66 مربع گز each ہیں یہ نمبر بھی ہیں ' 193 ' 194' 261' 2263'-in F|11|2 اور دوسرا ہے 21 سٹریٹ 31 ایف سیون ون اس کے بعد ISI ڈائریکٹریٹ کے لئے سٹریٹ 67 ایف سیون فور یہ اس کے سائزز ہیں پہلے ان کے سائزز تھے 1244 سے 1145 مربع گز اور دوسرا ہے

1600 مربع گز یہ ISIڈائریکٹریٹ کے لئے اس کا ایڈریس ہے 4 سٹریٹ 235 ایف سیون ٹو اور 1600 گز کا ہے ۔ It should be on the record. تاکہ صحیح معنوں میں یہ معلوم کیا جا سکے ۔ اس کے بعد پانچواں نمبر ہے جنرل شمیم عالم خان چیئرمین JSC, (Retd.) ۔ جی 11 گلی نمبر 56 ایف سیون میں 1066.67 sq. گز کا ہے اور ایک ایڈمرل سعید محمد جن کا آپ نے ذکر نہیں کیا ، چیف آف نیول سٹاف (ریٹائرڈ) پلاٹ نمبر 9 گلی نمبر 8 ایف سیون ٹو the same site ۔ ایئر مارشل فاروق فیروز خان جو کہ ابھی سروس میں ہیں ۔ پلاٹ نمبر 13 گلی نمبر 21 ایف سیون ٹو 1066 گز کا ہے ۔ اب بات یہ ہے کہ ہم نے رولز کے مطابق یہ دیکھنا ہے کہ یہ کیوں کیا گیا ہے ۔ جو انہوں نے کیا ہے ۔ اب یہ آٹھ ہیں ۔ یہ قطعاً کسی کو الاٹ نہیں ہوئے ہیں ۔ یہ سروسز کے لئے جو آفیسرز ہوں گے ۔ ان کی رہائش کے لئے یہ رقبہ دیا گیا ہے ۔ یہ حکومت کی جائیداد رہے گی ۔ یہ ان آفیسرز کو دیں گے جو acting سروس میں ہوں گے ۔ They have not been allotted to the persons.

Mr. Presiding Officer: These persons.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Not at all.

ابھی میں بتاتا ہوں ۔ یہی تو confusion ہے کہ یہ پلاٹ جو ہیں ۔ ڈائریکٹوریٹ کو دیئے گئے ہیں ۔ وہ اپنے طور پر ، اپنے خرچے پر افسروں کے لئے رہائش گاہیں بنائیں گے ۔ وہ پلاٹ ٹرانسفر نہیں ہوں گے ۔ وہ حکومت کی جائیداد رہے گی ۔ اب بقیہ تین رہ جاتے ہیں ۔ ایک شمیم عالم صاحب کا ، ایک ایڈمرل سعید صاحب کا اور ایک ائر چیف مارشل کا ۔ اس کا قانون ہے ۔ میں ان کو سنا دیتا ہوں کہ Rules of Business 73 کا اگر وہ مطالعہ کریں تو

In accordance with the Rule 15(1) (a) of Rules of Business 1973, the Prime Minister is competent to approve departure from a previous decision of the Cabinet and an extract of the said Rule is reproduced as under:

Rule 15, part (c) Reference to the Prime Minister.

"(1) No order shall be issued without the approval of the Prime Minister. Cases involving improtant policies or departure from a important

policy note

departure from policy includes departure from a previous decision of the Cabinet or the Prime Minister in view of the ....

اب بات یہ ہے کہ جو main theme تھا ان کا کہ جناب یہ تو discretionary powers اور ساری صورت حال ختم ہو چکی ہے لہذا اب الاٹ ہونے سے genuinely یہ ہے - یہ وہ Rules of Business ہیں اور یہ decision ہے کہ اگر پہلے decision ہو چکا ہو

even then the Prime Minister is authorised according to the Rules of Business, 1973 and the Rule which I have read here authorizes on meritorious services. She has given the plots very legally. They are not illegal. Genuinely, she has really allotted these plots and there can be no legal objection. If any legal objection lies anywhere I request the honourable member that he should produce before the House.

Mian Raza Rabbani: Sir, time for adjournment motions is over.

Mr. Presiding Officer: Let us conclude it. Just a minute or two.

پروفیسر خورشید احمد - سب سے پہلے تو میں وزیر محترم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کھل کر بات کی ہے - جتنی معلومات میں نے دی تھیں - اس میں انہوں نے تھوڑا بہت اضافہ کیا ہے اور میں اس رویہ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ یہی رویہ اختیار کیا جائے تو اس سے انشاء اللہ ملک کے حالات بہتر ہو سکتے ہیں - دوسری بات یہ ہے کہ میں اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہوں اور یہ معلومات جو انہوں نے دی وہ لازماً درست ہوں گی کہ وہ آٹھ پلاٹ جو ہیں - وہ کسی شخص کو نہیں دیئے گئے ہیں بلکہ وہ اداروں کو دیئے گئے ہیں تو یہ جائز ہے اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہئیے - باقی جو دوسرے افراد کو دیئے گئے ہیں - اس پر میرا اعتراض باقی رہتا ہے اور میں اس کے دلائل آپ کو دوں گا - جہاں تک ان کی پہلی دلیل ہے کہ پبلک اہمیت کا مسئلہ ہے - میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ یہاں وزیر موصوف نے ایوان کی صحیح رہنمائی نہیں کی - محض اس قسم کے واقعات نہیں جیسے کہ جونیجو صاحب کے بجٹ میں

پیدا ہوئے تھے بلکہ ہر وہ مسئلہ جو ملک کے لئے کسی اہمیت کا حاصل ہے خواہ وہ ایک فرد کا واقعہ ہو لیکن وہ فرد کا واقعہ کوئی مثال بنتا ہے اور اس کے نتیجے کے طور پر قانون یا نظام میں کوئی خرابی پیدا ہو سکتی ہےتو وہ public importance کا مسئلہ ہے اور اس پر تحریک التواء آنی چاہیئے - ان کا یہ کہنا کہ صرف اس ٹائپ کے مسائل پر آ سکتی ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ رولز کی صحیح تاویل نہیں۔

دوسری بات کے بارے میں ، میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ معلومات مارچ کے مہینے سے متعلق ہیں - میں نے اس کے بعد فوراً" تحریک التوا پیش کی تھی لیکن بدقسمتی سے اس زمانے میں آپ کو معلوم ہے کہ صورت یہ رہی ہے کہ جتنی تحاریک التوا پیش کی گئی تھیں ان کی عظیم اکثریت ایوان کے سامنے نہیں آ سکی - اس لئے میں اس کو برابر repeat کرتا رہا ہوں - چونکہ یہ مسئلہ اہم ہے اس بنا پر اور چونکہ جو wrong ہوا ہےیا جو بھی معاملہ ہوا ہے اس میں ایک continuityموجود ہے اس بنا پر میں نے یہ راستہ اختیار کیا ہے -

تیسری بات ، جہاں تک رولز کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ جس رول کا وزیر اعظم کے اختیار کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ ایک general rule ہے - اس کا تعلق عام decision سے بھی ہو سکتا ہے - اس کا تعلق کسی بھی چیز سے ہو سکتا ہے - میں ایک specific چیز کے متعلق بات کر رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ چونکہ ماضی کے وزرائے اعظم نے ، موجودہ وزیر اعظم سمیت ، اپنے اپنے دور اقتدار میں ان discretionary powers کو استعمال کرتے ہوئے ، سرکاری زمینوں کو دوسروں کو نوازنے کے لئے استعمال کیا خواہ ان کا تعلق فوج سے ہو یا administration سے ہو یا سیاستدانوں سے ہو یا اسمبلیوں کے ممبروں سے ہو - یہ وہ چیز تھی جس کے اوپر دونوں ایوانوں نے بھی گرفت کی اور عوام نے بھی ، اخبارات نے بھی یعنی اگر آپ اس material کو دیکھیں جس کے بارے میں اخبارات کے اندر آیا ہے تو ہمارے شرم سے جھک جانے چاہئیں - اس بناء پر 1993 میں یہ تبدیلی کی گئی کہ کم از کم اسلام آباد کی زمینوں کو اب آئندہ discretionaryبنیادوں پر نہ دیا جائے بلکہ اس طرح دیا جائے ، وہ کیا ہے وہ رول یہ ہے کہ جہاں تک 200 گز کے پلاٹ کا تعلق ہے اس میں سے 82 per cent by auctionاور اس کے بعد 3 per cent deprived groups کے لئے اور 5 per cent Defence Servisces کے لئے ، 10 per cent were earmarked for Federal Government Servantsلیکن اس کے لئے

criterion lay down کیا گیا ۔ اس کے لئے institution بنایا گیا کہ یہ کمیٹی ہوگی جو کسی وزارت تک نہیں جائے گی بلکہ اس کو Secretary, Cabinet Division, chair کرے گا اور اس کے بعد تمام نام موجود ہیں کہ یہ یہ افراد ہوں گے including two public representatives اور یہ کمیٹی اس بات کو طے کرے گی۔ اسی طرح جو 200 yards سے زیادہ کے پلاٹ ہیں ان کے لئے ذرا different criterion رکھا گیا ہے ۔ ڈیفنس سروسسز کے لئے 5 per cent رکھا گیا ہے ۔ اگر Defence Services کو ان 5 per cent میں سے یہ کمیٹی الاٹ کرتی ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اعتراض کی بنیاد یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ جو criterion and procedure was laid in 1993 اور اس کے اندر کہیں اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ endorsement or discretion or approval of Prime Minister درکار ہو لیکن اس کی بجائے یہ allotments direct on the instructions of the Prime Minister ہوئی ہیں ۔ اگر آپ یہ روایت قائم کر دیں گے اب تین cases تو آ گئے ہیں کل یہ 300 ہو جائیں گے۔ ہم نے یہ دروازہ بند کیا تھا اور اس کو بند رکھنا چاہتے ہیں۔ اسی بنیاد پر میں سمجھتا ہوں کہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اس پر ضرور غور کرنا چاہیئے ۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: I don't agree with this contention that the matter is of not urgent public importance. It is a matter of urgent public importance. But so far as, the other objection is concerned that this is not the matter of recent occurence, I uphold this objection that this is not a matter of recent occurence. It was reported in the 'Nation' dated 1-3-1995 and it cannot be said today that it is a matter of recent occurence. Moreover, it is a matter of ordinary administration of law and the rules and under the rules these plots have been allotted. And any matter which is performed under the ordinary administrtion of law cannot form the subject matter of an adjournment motion. Therefore, this adjournment motion is ruled out of order.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Point of order Sir. Sir, there are good

laws and bad laws. There are good rules and there are bad rules and I think we should get rid of the bad rules and bad laws to start with. And secondly, I regret that this motion has been turned down becaue I think the motion is very very important and mints discussion. I will request through you to the mover to move this motion in some other way so that this can be discussed in this House.

Mr. Presiding Officer: Yes, you may bring it under 194. Now, we pass on to the next item of the agenda and that is the legislative business and we will have further discussion on the Bill further to amend the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969 and Mr. Aftab Ahmed Shaikh was on his legs. Mr. Aftab Shaikh.

The Federal Employees Benevolent Fund Act. 1969.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, I am thankful to you for having given me this opportunity to speak again on this Bill which is now under consideration.

Sir, we were at the stage of considering the principles of the Bill. We are at the first reading of the Bill and while starting the discussion I will refer to you the statement of objects and reasons which has been given by the mover, i.e. the Government for this Bill. It is a very short statement which says that by virtue of an Act of Parliament No. II of 1969 rates for contribution to Benevolent Fund and Group Insurance and the disbursement were revised with effect from 4th September, 1988 the only reason given for bringing this law the Supreme Court of Pakistan in *Mustafa Ali Sidiqui versus Secretary Establishment Division* however held that unless the law is specifically amended the grant at the revised rates shall be applicable to the petitioner notwithstanding he had not

contributed towards the Benevolent Fund and Group Insurance at the revised rates. In view of this, therefore, it is proposed to specifically provide the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act II of 1969 that and then these are the two amendments that has been suggested. Now Sir, the only reason for bringing the amendment was the decision of the Supreme Court and that too a line of distinction has been marked between the person who has contributed and the person who has not contributed. A person who has contributed more or a person who has contributed less that is the only impetus, only force that pursuades the Government to bring this law here in this House.

Now, when the matter was introduced in this House on 26th September, 1994 it was in the normal course referred to the Standing Committee concerned and I had a report also and the recommendations are contained in the last paragraph of the report, I will say with all respect the recommendations are in a crude form, the committee says (a) the Bill aims at providing legislative support to the decisions made in 1988 (b) whosoever contributes more should get benefit more. This is one of the reasons given by the committee that whosoever contributes more should get more. The committee failed to take notice of the fact that this was a Benevolent legislation, this was a public benefit legislation and we cannot make two and two equal to four which is what the committee has recommended. This is one of the reasons given by the committee. (c) The Benevolent Fund is basically the fund of the contributors and it is only they who should be the beneficiaries as per their shares in the contributions. This is reason No. 3. (d) As no public money is involved in it the committee does not feel it proper to recommend benefiting the ones at the cost of the others and lastly (e) the Benevolent grant at the old rates should be admissible to those employees

who were in service prior to 4th September, 1988 while the revised benefits should be admissible only to those employees who were in service after that date. These are the five reasons which have pursuaded the commitee to recommend that whatever has been proposed to be amended should be adopted.

Now sir, we have examined this law and I will again thank the Law Mininister. We have had a number of meetings with him and his approach has been an approach of accommodation. I will come to it later on when the amendments are discussed. But Sir, I will submit that there are some bad points in the Bill also and those bad points must be brought before the House. As you have seen sir, because we have also been associated in the amendments and we have all gone through the amendments and the original Act itself; Act of 1969. Yesterday, Sir, I have given you the history of the amendments carried on at various stages in this Bill. But now the Government proposes to do is the two things: for instance, in the previous law the grant was till life. Now it has been restricted to 10 years, this is the 1995 Amendment Act. This is for persons who were employed before 1988 to then this benefit will go for a period of ten years only although this was the benefit accruing for life in the previous law. Then Sir, in the second sub-section, the beneficiary was the wife of the concerned person, now there is a good amendment, good proposal that the beneficiary is the family and again in the previous law the grant was for life but now the proposal is that it should be restricted to 10 years. So, this is the negative aspect that again the period has been limited. Previously the concession was available till life , now it has been restricted to 10 years . This is bad, negative aspect of this law.

Mr. Presiding Officer: But this is only for the employees who were in service before 1988.

Mr. Aftab Ahmad Shaikh: But Sir, my submission is that, that is not purpose of the ruling of Supreme Court. The Supreme Court only decided that because the case of that person has gone to the Supreme Court, it was covered within that date, he was also eligible to get the benefit, that was all and that was the mischief which this amendment wants to undo but the amendment has gone beyond that and now the amendment has got far reaching effect since for life and 10 years there is lot of difference so that is negative aspect of this amendment which of course, should be opposed. Now, I will invite the attention of the Law Minister that he should take care of this. Now on the whole, my humble submission is that this is a good law. We will not oppose it subject to the amendments that are submitted and this is in fact an attempt to avoid the accrual of benefit to persons who have not contributed. That is what Supreme Court has said and this is what by this law, this is the purpose, this is the object which this amendment wants to achieve. So far so good, we will subject to the amendment that we have suggested will go with the Law Minister on this law. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Prof. Khurshid Ahmad.

پروفیسر خورشید احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں نے بھی اس قانون کا مطالعہ کیا ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ اس معاملے میں حکومت نے جو اقدام کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اور اس قانون میں تبدیلی کی ضرورت دونوں وجوہ سے تھی۔ سپریم کورٹ نے ایک سقم کی طرف نشاندہی کی ہے جس کو دور ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ جو اس میں خامیاں تھیں ان کو دور کیا جانا ضروری ہے۔ میں کوئی لمبی تقریر نہیں کروں گا اور میں وزیر قانون سے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہم اس معاملے میں ان سے پورا پورا تعاون کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو اس میں بنیادی خامیاں اب بھی رہ گئی ہیں وہ دو ہیں۔ ایک جس کی طرف

ابھی میرے بھائی آفتاب صاحب نے متوجہ کیا ہے کہ ایک category کے لئے دس سال تک اس کو محدود کر دینا صحیح نہیں ہے اور یہ life تک رہنی چاہیئے اور دوسری طرف بھی جہاں یہ provision رکھا گیا ہے کہ maximum 70 سال تک ایک شخص کو، اگر اس کا انتقال ہوجاتا ہے، تو اس کے ورثاء کو تو اگر وہ زندہ ہوتا تو جس دن تک وہ 70 سال کا ہوتا اس وقت تک ان کو مدد ملے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے rational basis نہیں ہے۔ یا تو یہ کوئی rational basis ہوتا تو شاید یہ ہوسکتا تھا کہ اگر اس کے ورثاء میں بچے ہیں، وہ بچے جب اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں، 18 سال یا 21 سال جو بھی آپ اس کے لئے age رکھیں، اس تک جب یہ پہنچ جاتے ہیں تو پھر ان کے لئے نہیں ہوتا۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر: پروفیسر صاحب، ان ملازمین کے لئے جو 4-9-1988 سے پہلے کے ملازمین تھے ان کے لئے 65 سال ہے اور جو بعد کے ہیں ان کے لئے 70 سال ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میری نگاہ میں دونوں irrational ہیں یہ۔ اس لئے کہ ایک شخص اگر مرگیا ہے تو اس کے ورثاء اگر فی الحقیقت محتاج ہیں تو ان کو مدد ملنی چاہیئے۔ وہ بیوی ہو یا اس کی اولاد ہو اور محض یہ بات کہ آج وہ 65 سال کا ہوجاتا ہے یا 70 سال ہو جاتا ہے ایک irrational basis ہے۔ اگر آپ اس کو benevolence دے رہے ہیں تو اس وقت تک دیجئے جب تک وہ مستحق ہے اور مستحق کی basis یہ ہے کہ اگر بیوہ ہے تو اس کو for life ملنا چاہیئے۔ اگر بچے ہیں تو جب تک وہ اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہو جائیں اس وقت تک ملنا چاہیئے۔ کوئی بہت بڑی رقم آپ نہیں دے رہے ہیں۔ بہت معمولی سی رقم ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اس کے لئے rational basis ہونا چاہیئے۔ otherwise جو amendments move کئے ہیں آپ نے اور آفتاب صاحب نے مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ میں ان amendments کے ساتھ اس بل کی تائید کروں گا۔ لیکن اس کے باوجود میری نگاہ میں یہ دوسقم اس میں رہ جاتے ہیں۔ اگر ان کی اصلاح کی کوئی شکل نکل آئے تو اس سے یہ قانون اور بہتر ہو جائے گا۔ شکریہ !

Mr. Presiding Officer: Anybody else on the first reading.

رضا ربانی صاحب جواب دیں گے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I would just say two words and that is,

that I am very grateful to the honourable members including yourself, if I may be allowed to take that indulgence of addressing the Chair for the cooperation and for the useful amendments that have come and as I said that it is the endeavour of the Government to produce good and healthy legislation from the House and, therefore, we have endeavoured to sit down with the members of the Opposition benches and includes all those amendments which would make this law better. This shows the accommodation on the part of the Governemnt and it's desire to produce good laws in the widest consultation that is possible. Thank you, sir.

Mr. Presiding Officer: Law Minister Sahib, one thing, should be clarified, because whenever the question of interpretation of any law comes then the intention of the legislature is also gathered from the discussions of the House. And one thing that in the judgement, you must have noted the judgement of the Supreme Court, that while deciding that case, the Supreme Court had remarked that there should be no discrimination. It was argued there also and in any law and it is the basic principle of law that there should be no discrimination. But in this law there are two categories created; the employees before 4-9-1988 and the employees after 4-9-1988 and there are the grants are different, the subscription is different. Will it not be a discriminatory law and is there not any possibility that it might be struck down on the ground discrimination. I think in your speech that question must be answered.

Mian Raza Rabbani; Sir, I would just very precisely state that I do not think that this would be a question of discrimination. For the simple fact that it is being based on the amount of contribution that has been made by an individual person and the benefits that would accrue to him subsequently and

therefore, that is why these two categories have been created; one prior and one after and the rate of subscription as has been pointed out to you has varied and therefore, we have made that change in the law on account of that. So, I don't think it would be a question of discrimination.

Mr. Presiding Officer: I will now put the question to the vote of the House. The question is that the Bill further to amend the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969 [The Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 1994], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once. Now, we pass on to the second reading and we will take up the amendments. The first amendment is from Shahzad Gul. Please move your amendment.

Mr. Shahzad Gul: Sir, I beg to move that in clause 2 for the proposed sub-section (1), the following be substituted namely;"every employ in service before"....

Mr. Presiding Officer: No. This is not the amendment. Amendment No.1.

Mr.Shahzad Gul: There was discussion with....

Mr. Presiding Officer: Yes, that will come afterward. Amendment in clause No.2. the first amendment is from Mr.Aftab Ahmed Sheikh. Will you move it?

Mr.Aftab Ahmed Sheikh: Clause No.2, Sir.

Mr. Presiding Officer: Clause No.2, amendment No.2, will you move it or press it.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes Sir, I will move it. Sir, that in clause 2 for the proposed sub-section (1), the following...

Mr. Presiding Officer: Are you moving the new amendment, that will come later on. So far as amendment at Serial No.2 is concerned...

Mian Raza Rabbani: There are two sets of amendment which are before the House. (i) Notice received on 3-10-1995 and (ii) which I had given to Senator....

Mr. Presiding Officer: That will come later on, we will have to go serial wise and we will have to enquire from the mover whether he will move it or not.

Mian Raza Rabbani: He may be informed that because he had left at that time and Shahzad Gul Sahib knows it and he could move it.

Mr. Presiding Officer: No. This is in the name of Mr. Aftab Ahmed Sheikh. Mr. Aftab Ahmed Sheikh will you move it or not?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I have got it. Sir, my amendment is in clause 2, the previous one notice of which I gave on 3-10-1995. Now, this amendment, first I will read and then make a statement.

Mr. Presiding Officer: If you will move this amendment then it will be discussed and then it will be put to vote of the House. But if you do not move in view of the latest amendment....

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I am now withdrawing this.

Mr. Presiding Officer: No. There is no need of withdrawing. If you do not move this, it is not moved.

Mian Raza Rabbani: Sir, I just explain it to him.

Mr. Presiding Officer: Yes, please then come to your seat. I think according to the latest concensus you are not to move this motion, you are not to press this motion.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I am not moving any previous amendment. I am not referring any previous amendment, except the amendments which have come on record on 14-11-1995.

Mian Raza Rabbani: Sir, according to the concensus it was agreed that amendments 2-5 would not be moved.

Mr. Presiding Officer: But I shall have to enquire from the member concerned.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I make a general statement that any amendment moved by me with regard to this Bill previous to 14-11-1995 is not being moved by me.

Mr. Presiding Officer: So, amendment No.2 is not moved, No.3 is by myself, that cannot be moved and No.4 is by myself, that can also not be moved, No.5, Mr.Aftab Ahmed Sheikh.

Mr.Aftab Ahmed Sheikh: Not moved.

Mr. Presiding Officer: Not moved. No.6 is Aftab Ahmed Sheikh and by myself subscription at the rate specified in column 2 of the 1st schedule.

(b) on or after the 4th day of September, 1988 shall be liable to pay to the Benevolent Fund, it must be subscription at the rate specified in column (3) of the second schedule and as far as possible the amount of such subscription

shall be deducted at source from the pay of such employee and credited or remitted to the Benevolent Fund.

Mr. Presiding Officer: There is no opposition to this amendment.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Yes, of course.

Yes, please Mr. Aftab Ahmed Sheikh.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now sir, the amendment as has been moved by Mr. Shahzad Gul the same has already been moved by me - I have not read it.

Mr. Presiding Officer: There is no opposition to this. I think no opposition to this amendment.

The amendment moved is

that (a) in clause (2) for the proposed as sub-section (1), the following be substituted, namely,

(1) every employee

(a) before the 4th day of September, 1988 shall be liable to pay to the Benevolent Fund a monthly subscription at the rate specified in column (2) of the 1st schedule.

(b) on or after the 4th day of September, 1988 shall be liable to pay to the Benevolent Fund a monthly subscription at the rate specified in column (3) of the second schedule and as far as possible the amount of such subscription shall be deducted at source from the pay of such employee and credited or remitted to the Benevolent Fund:

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The amendment is carried and form part of the Bill. Next amendment.

In view of the passage of the amendment now clause (2) as amended form part of the Bill.

Now, we pass on to clause 3, the amendment is from myself, Mr. Shahzad Gul and Mr. Aftab Ahmed Sheikh.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now, in clause 3, for the proposed section 13 the following be substituted, namely:-

" 13. Benevolent grants to be paid from the Benevolent Fund.

(1) Where, prior to the 4th day of September, 1988, an employee-

(a) was declared by the prescribed medical authority to have been completely incapacitated physically or mentally to discharge the duties of his employment and for that reason was retired or removed from service; or

(b) had died during the continuance of his employment or dies after retirement before attaining the age of 65 years, he or, in the event of his death, his family shall be entitled to receive benevolent grant from Benevolent Fund according to the rates specified in column (3) of the First Schedule, for a period of 15 years or upto the date on which the employee attains or might have attained if he were alive, the age of 65 years, whichever is earlier:

Provided that in the case of an employee who dies after having drawn benevolent grant under this sub-section, the said period of 15 years shall be reckoned from the date from which he became eligible to the grant.

(2) Where, on or after the 4th day of September, 1988, an employee is declared by the prescribed medical authority to have been completely

incapacitated physically or mentally to discharge the duties of his employment and for that reason is retired or removed from service, he shall be entitled to receive for life such benevolent grant from the Benevolent Fund as specified in column (4) of the Second Schedule; or where the employee dies during the continuance of his employment, or during retiremment before attaining the age of 70 years, his spouse shall be entitled to receive for life such benevolent grant from the Benevolent Fund as specified in column (4) of the second schedule:

Provided that, if the deceased employee has no spouse or the spouse dies, other members of his family shall be entitled to receive the benevolent grant from Benevolent Fund as prescribed for a period of 15 years or upto the date the deceased employee would have attained the age of 70 years, whichever is earlier :

Provided further that the said period of 15 years shall be reckoned from the date from which the deceased employee or, as the case may be, the spouse became eligible for such grant."

Mr. Presiding Officer: The amendment moved is in clause 3.......

Mr. Shahzad Gul: Sir, I am also a mover. I am not reading it again but I endorse the motion as read out by my friend Shiekh Aftab Sahib.

Mr. Presiding Officer: The amendment moved by Mr. Aftab Ahmed Sheikh and Mr. Shahzad Gul is in clause 3 for the proposed section 13 the following be substituted, namely:-

"13. Benevolent grants to be paid from the Benevolent Fund.-

(1) Where, prior to the 4th day of September, 1988, an employee-

(a) was declared by the prescribed medical authority to have been

completely incapacitated physically or mentally to discharge the duties of his employment and for that reason was retired or removed from service; or

(b)had died during the continuance of his employment or dies after retirement before attaining the age of 65 years,

he or, in the event of his death, his family shall be entitled to receive benevolent grant from the Benevolent Fund according to the rates specified in column (3) of the first schedule, for a period of 15 years or upto the date on which the employee attain or might have attained if he were alive, the age of 65 years, whichever is earlier:

Provided that in the case of an employee who dies after having drawn benevolent grant under this sub-section, the said period of 15 years shall be reckoned from the date from which he became eligible to the grant.

(2) Where, on or after the 4th day of September, 1988, an employee is declared by the prescribed medical authority to have been completely incapacitated physically or mentally to discharge the duties of his employment and for that reason is retired or removed from service, he shall be entitled to receive for life such benevolent grant from the Benevolent Fund as specified in column (4) of the second schedule; or where the employee dies during the continuance of his employment, or during retirement before ataining the age of 70 years, his spouse shall be entitled to receive for life such benevolent grant from the Benevolent Fund as specified in column (4) of the second schedule:

Provided that, if the deceased employee has no spouse or the spouse dies, other members of his family shall be entitled to receive benevolent grant from the Benevolent Fund as prescribed for a period of 15 years or upto the date the deceased employee would have attained the age of 70 years, whichever is

earlier:

Provided further that the said period of 15 years shall be reckoned from the date from which the deceased employee or, as the case may be, the spouse became eligible for such grant.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The amendment is adopted. The question is that clause 3-A as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer:Clause 3 as amended forms part of the Bill. Now, there is a new clause and the amendments stands in my name, I can't move it. No. 2 - Shehzad Gul Sahib please move.

Mr. Shahzad Gul: I beg to move that after clause 3, the following new clause 3A be added, namely :-

"3-A. Insertion of new section 14-A, Act II of 1969. In the said Act, after section 14, the following new section 14-A shall be inserted namely :-

"14-A. Utilization of Benevolent Fund in other beneficial schemes. - The Board may, where it considers expedient and keeping in view the availability of funds after discharging its liability under this Act, make schemes for disbursement of any amount for the benefit of employees, including retired employees and their families.".

Mr. Presiding Officer: The amendment moved is :

that after clause 3, the following new clause 3-A be added, namely :-

"14-A. Utilization of Benevolent Fund in other beneficial schemes. - The Board may, where it considers expedient and keeping in view the availability of

funds after discharging its liability under this Act, make schemes for disbursement of any amount for the benefit of employees, including retired employees and their families.".

I think it is not opposed.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I am also the mover of it.

Mr. Presiding Officer: You are the mover, yes. Please move it. You want to make a speech on this.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: No. No. I am not repeating the amendment, I am just saying I also move the amendment.

Mr. Presiding Officer: Right. Yes, Mr. Shehzad Gul, you wanted to say something.

جناب شہزاد گل - جناب والا' original Act جو ہے 1969 کا Central Government Employees Benevolent Fund and Group Insurance اس میں جو فنڈ جمع کیا جائے گا یا جو فنڈ جمع ہو گا اس کی disbursement کے لیے' اس کی utilization کے لئے ایک بورڈ یعنی Board of Trustees کی provision ہے section 4 کے تحت ایک Board بنے گا۔ وہ Board جو ہے وہ اس فنڈ کا انچارج ہو گا اور وہ جس طرح مناسب ہو فیصلے بھی کرے گا کہ کس کو benevolent grant دینی ہے یا کتنی دینی ہے۔ اس بورڈ کو یہ بھی اختیار تھا' کہ

"to invest money held in the benevolent fund in goverment securities and units of Investment Corporation of Pakistan or National Investment Trust in the construction of building or for purpose of raising rent, income and in other profitable ventures, the place where of having been previously accrued by the Central Government,

یہ تھا کہ جو رقم ان کے پاس جمع تھی اور جو surplus amount تھی اس کو مزید منافع کے لئے

وہ invest کر سکتے تھے یعنی کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ section 7 میں ---

(اس موقع پر ظہر کی اذان شروع ہو گئی اور اذان کے بعد دوبارہ کارروائی شروع ہوئی)

Mr. Presiding Officer: The Law Minister Sahib, what is the programme now?

Mian Raza Rabbani: Sir, the programme is that we will go through the Bill and then we will go on to the next agenda item , Raja Sahib would open the debate on the Presidential Address and then the House can be adjourned.

Mr. Presiding Officer: So we are in session.

Mian Raza Rabbani: Yes, we are in session.

جناب شہزاد گل۔ جناب والا، جس طرح کہ میں گزارش کر رہا تھا کہ ایکٹ کے سیکشن 7(f) میں بورڈ کے اختیارات میں یہ شامل تھا کہ اس رقم کو اور منافع بخش شعبوں میں ، منافع بخش کاروبار میں وہ لگائے، اور وہ لگا سکتا ہے۔ لیکن یہ ہے کہ اس میں بورڈ کے اختیارات محدود تھے اور خاص خاص شعبوں کی نشاندہی کی گئی تھی کہ ان ان شعبوں میں وہ investment کر سکتے تھے اور دوسرے یہ کہ بورڈ کے اختیارات اس طرح بھی محدود تھے کہ جس سکیم میں بھی وہ benevolent fund کی رقم لگاتے اس کی previous approval of the government یہ ضروری تھی، تو بورڈ کے اختیارات جو تھے وہ محدود تھے۔ اس نئی amendment کی رو سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ surplus money جتنی بھی فنڈ میں ہو وہ بورڈ کا اختیار ہے کہ وہ کسی بھی منافع بخش شعبے میں، کسی بھی منافع بخش کاروبار میں لگائے اور اپنی income جو ہے اسے زیادہ کرے تاکہ زیادہ fund available ہو benevolent grant کے لئے ہو۔ دوسری اس میں یہ بھی چیز آ جاتی ہے کہ پہلے یہ تھا کہ صرف وہ government employees جنہوں نے contribute کیا ہے Benevolent Fund کو اب موجودہ amendment یہ ہے کہ جتنے بھی Federal Government کے ریٹائرڈ ملازمین ہیں ان کے مفاد یا ان کی family کے مفاد کے لئے بھی یہ رقم جو ہے ، invested رقم جو ہے اس سے جو بھی منافع حاصل ہو گا وہ ان کے مفاد کے لئے بھی استعمال ہو سکے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔شہزاد گل صاحب' اس میں میرے خیال کے مطابق ایک اصول یہ بھی ہے جو میں اس کے متعلق جانتا ہوں کہ پہلے جو ملازمین incapacitate ہو جائے یا فوت ہو جائے تو صرف فائدہ اسی کو پہنچتا تھا۔ اور ان ملازمین کا خیال تھا کہ جو باقاعدہ regularly contribute کر کے ریٹائر ہو جاتے ہیں ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس amendment کے ذریعے ان ملازمین کو جو incapacitate نہ بھی ہوں خدانخواستہ اور وہ capacitate ہی رہیں اور وہ جو فوت نہیں ہوتے ملازمت کے دوران' باقاعدہ جو regular ملازم ریٹائر ہوتے ہیں normal routine کے مطابق ان کو بھی فائدہ اس amendment سے پہنچ سکے گا اور ان کو بھی کچھ حصہ مل سکے گا۔

جناب شہزاد گل۔ بالکل جناب آپ نے درست فرمایا۔ یا ان ملازمین کو جس طرح کہ پروفیسر خورشید صاحب نے نشاندہی کی کہ اگر وہ 70 سال کے بعد تک زندہ رہتا ہے یا 65 سال کے بعد تک زندہ رہتا ہے لیکن اس کو تو پھر وہ benevolent grant نہیں ملتی---

Mr. Presiding Officer: Am I correct, Law Minister Sahib?Am I correct in this behalf?

Mian Raza Rabbani: Yes.

جناب شہزاد گل۔ تو یہ ہے کہ یہ amendment جو ہے یہ تمام Federal Government کے ملازمین کے مفاد میں ہے اور چونکہ یہ ان کے مفاد میں ہے اور یہ جو بل پیش کیا گیا ہے اس میں یہ نہیں تھا اس وجہ سے ہم request کرتے ہیں Minister of State for Law سے کہ وہ اس کی مخالفت نہ کریں اور اس کو بل میں شامل کیا جائے---

Mr. Presiding Officer: I will put the amendment to the vote of the House. The Amendment moved is:-

that after clause 3, the following new Clause 3A be added, namely:-

"3A. Insertion of new section 14A, Act II of 1969.- In the said Act, after section 14, the following new section 14A shall be inserted, namely:-

"14A. Utilization of Benevolent Fund in other beneficial schemes:-

The Board may, where it considers expedient and keeping in view the availability of funds after edischarging its liability under the Act, make schemes for disbursement of any amount for the benefit of the employees, including retired employees and their families."

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The amendment is adopted. I will now put this new Clause 3 to the vote of the House.

The question is:- that clause 3A do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The new Clause 3A forms part of the Bill. Now we come to schedule.

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Point of order.

Mr. Presiding Officer: Your Point of order is about what?

Mr. Aftab Ahmad Shekih: My point of order is about the Bill.

Mr. Presiding Officer: No, we are yet on schedule. There is no amendment. Now the question before the House is:-

that if clause 4 and the Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 4 and the Schedule form part of the Bill. Now we will come to clause 1 and there is an amendment in the name of Shahzad Gul. Please move the amendment.

Mr. Shahzad Gul: I beg to move:-

that in clause 1, in sub-section (1) for the figures 1994 occurring in the

second line, the figures '1995' be substituted.

Mr. Presiding Officer: I will put directly this amendment to the vote of the House. The question is:-

that in Clause 1, in sub-section (1) for the figures 1994 occurring in the second line , the figures '1995' be substituted.

(The motion was carried.)

Mr. Presiding Officer: The Amendment is adopted.

I will now put the clause to the vote of the House. The question is:-

that clause 1 short title and preamble do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Clause 1, short title and preamble form part of the Bill. Next motion the Law Minister.

Mian Raza Rabbani: Sir, I move:-

that the Bill further to amend the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969 [The Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 1995], be passed.

Mr. Presiding Officer; Yes, Mr. Aftab Sheikh, do you want to say something.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes, I want to say something before this motion was made. Because the motion now has been made.

میری عرض یہ ہے جناب کہ دونوں طرف سے کوشش یہ ہے کہ بل کو جتنا comprehensive بنا سکیں، covering every aspect تو amendment ہم نے بھی دیں ' لاء منسٹر نے بھی accommodate کیا ہم لوگوں کو اور ہم نے پاس کرایا۔ میری اس میں ایک زبانی عرض تھی کیونکہ میں نے اس میں Benevolent Fund کے دوسرے جو قوانین دیکھے۔ میرے پاس ایک قانون ہے '

West Pakistan Railway Servants Benevolent Fund Ordinance 69 جو فیملی کی definition ہم نے دی ہے اس تے Act میں اور جو وہاں دی گئی ہے اس میں ایک چیز مس کی گئی ہے جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ ہاؤس پر ہے اور لاءمنسٹر پر ہے کہ step children over 10 years of age and below 20 years is wholly dependent upon him. یہ ہر Benevolent Fund میں added ہے' included ہے' جو ہم لاء پاس کر رہے ہیں اس میں نہیں ہے۔ فیملی کی definition میں۔ میں لاءمنسٹر سے appeal کروں گا کہ اگر اس oral amendment کو agree کرے تو we can include this.

Mr. Presiding Officer: The Law Minister now.

Mian Raza Rabbani: Sir, the definition of family in the Act itself is given that is No.1. No.2, that I would have most certainly taken this matter into consideration if it had been raised in one of the meeting. I have now moved the motion for the passage of the Bill and you have allowed a point of order on that strictly according to rules once a motion has been moved, a point of order cannot be allowed. Therefore, I would most humbly request the honourable member that I have tried to accommodate the point of view to as far as extent as possible. This is not a substantive amendment to that an extent and in any case, even if he had made it while the amendments were taking place, I would have taken it up.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I withdraw, he does not agree. He is right, sir.

Mr. Presiding Officer: But I think, so far as the third reading is concerned, we first take the second reading, in second reading amendments are taken and after that when the third reading is on, any member can point out that so far as the amendments have been carried we have missed this thing. That is there we have to consider and the third reading we have to consider the Bill as

amended. If there is any deficiency he can point out that here is a deficiency in the third reading. And he would be relevant.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Let him allow to read me. I will read. Let me put the whole thing before the House.

Mian Raza Rabbani: In the Federal Benevolent Fund just let me read the meaning of family. Family means (a) in the case of a male employee the wife or wives and in the case of a female employee the husband of the employee and (b) the legitimate children, parents, minors, brothers, unmarried, divorced or widowed sisters of the employee wholly dependent upon him. So, I think this covers it.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now, will you kindly permit me to say something. In the other rules and Acts, the definition of the family is in relation to a Railway Servant means his or her (a) wife or wife's husband,as the case may be; (b) legitimate children and step children not exceeding 10 years of age; (c) legitimate children and step children over 10 years old but less than 20 years old if wholly dependent upon him or her and (d) parents, unmarried sisters and minor brothers residing with and wholly recurring upon him or her. This isthe definition given of the word family in this Act and like in our Act which is now under consideration Sir, the question of step children over 10 years of age and below 20 years if wholly dependent upon him is not pushed here. It is there in the other Acts, so, that is what I was submitting.

Mr. Presiding Officer: You have made out your point and at this stage no amendment can be moved, you can only express your opinion.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: My submission is that infact I appeal

to the Law Minister. I am not saying that I am formally moving the amendment. It is up to him in good sense.

Mr. Presiding Officer: Now, I will put this question to the vote of this House. The question is:-

That the Bill further to amend the Federal EmployeesBenevolent Fund and Group Insurance Act 1969, the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Amendment Bill 1995 as amended be passed.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Bill is passed. We now pass on to item No.5 of the agenda and that is the consideration of the motion moved ......

Mian Raza Rabbani: Sir, just before Raja Sahib starts when we move on to the next item of the agenda. I would just like to take this opportunity through you to thank the honourable members from the opposition benches for the valuable contribution that they have made in suggesting various amendments to this law and I would also like to thank them for their cooperation that the Bill has unanimously been passed today on the floor of the House.

Mr. Presiding Officer: Now we will be having discussion on the Presidential Address and I will invite the Leader of the Opposition to open the debate.

Discussion on the President's Address.

راجہ محمد ظفرالحق۔ جناب چیئرمین! میری خواہش تو یہ تھی کہ اسکو مناسب وقت پر کل ہی شروع کیا جاتا لیکن مجبوری یہ ہے کہ آج شام مجھے Cyprus جانا ہے وہاں ایک international conference ہے۔ جسطرح مذاکرات آپ MQM سے کررہے ہیں اس ہی طریقے سے کوئی صورت نکالیں گے۔ میں مختصر گزارشات کروں گا۔

Mr. Chairman, before starting my submissions on the Address of the President I must say that day before yesterday when I heard on the radio and that was a foreign radio that there was some accident with the President's plane I was rather shocked may be we being in the Opposition have a lot of difference with his policies but his personal safety as an individual and as President of Pakistan remains our highest consideration. Mr. Chairman, President of Pakistan started his address with the verses from Sorah Rehman and the verse which concerns most is

واقيمو الوزن بالقسط ولا تخسرالميزان

So establish weight with justice and fall not short in the balance.

But while describing the performance of the Government the President started the speech very well by saying the law and order situation in Karachi remains his source of concern and retards our economic progress. The rate of inflation is still unacceptably high and it is hurting every income earner and house wife throughout the country. That rift between the Government and the Opposition is as wide as ever and has to a degree prevented Parliament from better performance of its Constitutional duties and so on. But later on when the draft given by the Government was read by him he could not hold the skills evenly and he has by and large accepted what the Governmen's performance is. This was very painful. The first issue which the President has touched is the issue of law and order situation in Karachi.

Para (3) says :

Recognizing the gravity and depth of problems that have haunted Karachi for over a decade, the Government initiated discussions with MQM to find ways to end the violence and resolve the issue. I want to assure you that the

Government is sincerely and fully committed to finding a political solution. I challenge this statement of the President. This is in the same tone which we hear from our learned friend Mr. N.D. Khan. Right from the beginning, we have been assured that dialogues have been started with all the sincerity which it required and the time is not far off when it would be conclusive and peace would return to Karachi. But unfortunately, the manner in which the Government has always dealt with this issue has been -

1. In the initital stages they did not recognize it that there was a serious problem in Karachi. Our Prime Minister is on record to have said that it is confined only to a particular area. This has been repeated unfortunately by our Interior Minister even yesterday.

Then, it was said that it was drug mafia and nothing else. Then it was said that it was a foreign hand but so far no foreign hand has been caught or identified. Even the Governor of Sindh yesterday made a speech somewhere and he said that Karachi is under the influence of foreign saboteurs and nothing else. This is also a facet of the whole situation. But with the passage of time, the Government plan has been unfolded by saying that those people who are creating problem are in fact a small group and they called it 'Altaf Group'. This was yet another phase of closing eyes to the real problem. They have only dealt with the symptoms and not the cause or the reason of this problem.

My submission is that in fact wherever there is injustice, wherever if there is injustice, not only inside the country even outside, take for example, any problem, any conflict Kashmir or Bosnia or Chachnia or anywhere take the case of the Moro Tribes in Philippines or the conflict between United States and Cuba, the underlying issue would be injustice and injustice would be tolerated

for the time being but later on it erupts and when they say that whenever there is a smoke, there is a fire. This is the situation in Karachi also. A community which was, I think, known for making the highest sacrifices for the creation of Pakistan was not given a fair deal. The situation could have been set right or resolved by talking to them as citizens of Pakistan, as brothers, as sisters as one of us but the way Government dealt with this problem was of a situation of us and them. As if, they are something foreign body and there was a rejection from the system. This has been dealt with very clearly by an article written by a former Governor of Baluchistan General Lodhi, in which he said, previously we rejected East Pakistan and now we are trying to reject Karachi, insteading of talking to them sincerely for the purpose of solving the issue, we are taking them as something external. As something which has not been accepted by the body politic in Pakistan. And unfortunately, the security forces, the Rangers and the Police, they have been let loose on them and we know the consequences when a political issue an issue of justice and injustice or an issue of accommodating people politically and economically and socially is left to the baton of a Police Constable, the power of an SHO, the power of a petty officer of the Rangers department and if they are given a free hand what could have happened, has already happened. It alienated the whole population. It is not confined only to the MQM now, it is all pervasive and it has engulfed the entire population of Karachi. This is no way of solving an issue. When they started a dialogue under pressure from every body, first they said, ' how could we talk to the terrorists'? We want to separate the terrorists from the political elements. They did not accept them as political elements. They have no representation in the National Assembly. They were not allowed to take part in elections. When they were

allowed after two or three days holding of the Provincial Assembly elections, they almost got the entire representation in the Provincial Assembly. If people have accepted them as their representatives, they should have been accepted openly by the Government, whosoever they were because that is the spirit of the democracy. That is the method of survival . That is the guarantee of the continuation of the system. But it was not done. And when it was done, it was done so peevishly that left handed compliments were paid to them. The Prime Minister of Pakistan addressed them as those people who had a different blood in their veins from the blood which is running in her veins. And this was played over and over again. This is no way of solving political issues. This is no way of tackling a national problem. This could have been said by somebody totally uneducated , unconcerned with the fate of the country and then this thing seeps to the lowest worker in the party hierarchy. And what happened, the whole atmosphere was polluted. And then somehow they started the dialogue. The dialogue was not started in her earnestness, dates were given like the traditional dates are given in a civil court. First they were held in Karachi, then in Islamabad , then in Karachi, then in Islamabad and ultimately when it was found out that there is no substance there is no valid intention in the tasks they bogged down, they failed. And today we have a situation in which we were before the start of the dialogue. Letters are being written as letters are written between two governments, between two warring sides. These could have been avoided, these could have been solved. I think a good gesture from the government would have created a situation in which they could have been forced to follow suits, they could have been asked to come nearer. Their mandate would have been accepted, their position could have been accepted.

The official media have been hurling abuses at them. People were brought I don't know from where and on the Television and on the Radio official media they were painted as the blackest people on the earth. One sides propaganda, trials by media which is the most condemnable, it is never done, it is unfair, it is unethecial. This should not have been done and from those people you could have expected worse and a situation was created in which pruposely it was shown on the television that those people who were killed they belonged to Mansehra. So, it is a fight between people of NWFP and MQM. And this was projected so loudly that I think anybody with a little sense could have felt vomitting, it was so nauseating that two Ministers accompanied a deadbody, they go there and they tell those people whose kith and kins were killed that these have been killed by MQM. The decisions which the courts should make, these decisions are made by either the Minister or Pakistan Television, the Radio Pakistan, they make the decisions, they sit on judgment who is a criminal who is a convict. They do not say we accuse them, no, they say they are the the culprits , they are the criminals. No way is left for them to save their own peace. Nothing is available to them to say anything in their own defence. In this situation there could not have been even the second dialogue with them, with the government but the dialogue continued and ultimately when it was felt that they were useless. They were running into trivialities the substance was lost then they bogged down. They were discontinued.

We were the people to have suggested in the first instance that there should be a dialogue. We prayed for the success of the dialogue because Karachi is not only a city, Karachi affects not only the political scenario in Pakistan, Karachi is also the jugular vein of the economy of Pakistan and the figures which

have been published even yesterday it was said that in one day's strike in Karachi 38 millions dollars are lost in revenue and with28 one day strikes over 845 millions dollars have been lost. This has been carried only by BBC but it was an assessment also published by Karachi Chamber of Commerce. This has affected the economic life of the entire country. It has also affected our stature in the comity of nations. Wherever one goes Mr. Chairman, to participate in any international meeting or a conference all those people who have some concern for Pakistan they ask you what has happend in Karachi, what has happened to Pakistan and the expression they give to our failure is that perhaps as a nation we are on the path of committing suicide. It is not a happy situation. It is a situation which should have at least told our rulers that if their methods of controlling it, method of solving it has not so far been successful, they could have improved them. I don' t know whether it is arrogance or it is a different agenda which is being pursued that the same mistakes are being committed all over again one after the other repeatedly. Absolutely there is no change and if there is no improvement in handling it, there could not be improvement in the situation. There could not have been any improvement and there is no improvement at all. The only difference is that we have started living with it, which is most unfortunate, we have started accepting it. Well, this is the situation, eight, nine people are reported killed by the Press from Islamabad or from Lahore but next day if you read "Dawn" or other Karachi newspapers, they would tell you 12 people, 14 people were killed and the stock exchange was closed down. There is no investment coming in Pakistan. The acceptance of this situation is much more damaging than the damage itself.

کہ وہ احساس زیاں ہی جاتا رہا کہ کسی صورت یہ درست نہیں ہو سکتا۔

and we have started living with it. This is very unfortunate but despite the fact that this was the situation, the President of Pakistan talking about Karachi did not suggest, he did not ask , he did not recommend to the Government of Pakistan. If recommendation was to be there that they should change their methods of sloving this issue. Now most of the people inside the country and outside have reached a conclusion and that conclusion is Mr. Chairman, that MQM has a vote bank in Karachi or in other urban cities in Sindh, this was not acceptable to the Pakisan People's Party. It is legitimate that through political process, through better performance, through inviting the attention of the people of the electorate, if one party tries to have a greater or a larger mandate from people , it is legitimate, it is democratic right of all political organizations in the country but by methods employed by the Government of today to kill people, to incarcerate them in jails, to probe each of them, to call names and to make all the noise in the world against them. Nobody from outside would come and solve our issues. If we have to solve the issues, we will have to solve it ourselves and the first and the foremost basis for solving is that we should start accepting each other, if we do not accept each other, we will not move an inch towards the solution. So, the Address of the President is absolutely deficient on this issue.

Then, the President has also dealt with the corruption in the society. He said that the economic management is not proper , improvement in governance and the expenditure controls will improve implementation and reduce waste and corruption. The government needs to strengthen efforts to root out corruption at all levels which is eroding our moral or social fabric. When the same question was asked from the Prime Minister in a press conference, she said well, I hear, there is corruption in the lower levels. By lower level may be she

meant a Police Constable or a Patwari. But she has closed her eyes around herself at the highest level. While the rest of the entire country speaks about it and the international rating of Pakistan, shamefully, is that we are one of the highest corrupt societies in the world today. The only pointing finger goes towards the lowest ranks and not where it is millions or billions. The people who are being talked about in the shops, in the streets, in the houses, they are not visible to the highest in our country. To the one who should have been the first to rectify, she does not recognize it. And once you do not recognize it how are you going to solve it. How are you going to improve it? So, this issue remains, I must say Malik Qasim has been shouting at the top of his voice that issue No.1 in Pakistan is corruption. He is right. But I know his limitations also. He can order the investigation of people in Opposition. Whatever their level, their status, whether it is wrong or right, they are arrested, they are investigated, they are incarcerated, they are maligned, their faces are shown on television in blackest colour. Later on what the courts decide has to be seen. But my friend did not have the power or the courage to involve those people who are sitting in the government and involved in corruption. And may be he knows it and may be he also desires that people bring something before him all the proofs so that he could move an act, but unfortunate part has been that so far it has been the Opposition which has borne the brunt of government's victimization and nothing else. If we have to solve the issue of corruption we will have to start from the top, not from the lowest, in our society. They follow what is being done in the corridors of powers. It is all pervasive and corruption also starts from the highest and it goes down to the lowest. It is acceptable. Every day we see, the Police vans are standing in Islambad at all the cross roads. They take bribe from

the motorists, the bus owners, wagon owners and they write their names in their books that they have already paid. I saw it with my own eyes many times. But why should I ask them? Why should I have altercation with them, because it has become a fashion now. They say, well, so and so is doing all this, we also have children and it is also a fact that when there was famine during the days of Hazrat Umer Farooq (May God Be Happy With Him) he suspended the sentence of the thief who committed theft for food, for provisions, for his hungry family. He suspended the sentence. This is a situation in which all these things are combining together. We are moving towards anarchy, social anarchy, political anarchy and I tell you, when the moral authority of a government of the ruling elite is being questioned, is eroded then nothing remains to save the state. Nothing remains because it is the moral basis and the authority which is working behind even the courts, which is behind the administration. Every functionary of the state has the moral backing and the Constitutional backing. When these things are shakened, they are removed, they are weakened then nothing succeeds, then what happens, then you cannot expect that people should make sacrifices for a country which cannot give them justice.

There is no economic justice in the country, there is no social justice in the country, people are being asked rather chased to pay income tax, direct or indirect. Taxes of Rs.16.00 billion are imposed on the people of Pakistan through the National Assembly and a larger sum Rs.22 billion are being imposed without even reference to the Parliament of the country and now the situation is that you will find more cirmes in the country, unemployment breeds crimes, hunger breeds crimes, injustice breeds crimes and even in today's paper they carry that there have been 10 thefts or robberies not in a remote village, no, in the capital of the

country, Islamabad. This is the report of the today's newspaper, national dailys carry today unanimously. Ten robberies and dacioties were reported in the press of today in Islamabad. It is not the efficiency or inefficiency of the police no. It is the condition of the country, objective condition of the country and this has to be somehow rectified and the tension which has been created, the political tension, if the Opposition says, well these are the nine points for Constitutional reforms for a political dialogue, these are the points for negotiation. Let us discuss them. Let us form groups to work on them and if we reach on some conclusion, may be we are able to improve our constitutional set up and the points which are contained in those nine points are the ones which are already in the manifesto or in the speeches of the ruling party of today. They wanted to reform the Presidential power. They wanted to bring the balance back make it a really parliamentary system, they were regarding the appointment of the highest judicial officers in the country; they are regarding the appointment of the Chief Election Commissioner, they are regarding the qualification and disqualification of the members of the Parliament and the Assemblies. Now, there was not a single point which could have given advantage to the Opposition. No, there were points which were connected with the fate of this country. Constitutional improvements are made in all the countries. We know, whenever there was a Constitutionalism started, a written constitutionalism started in any country there have been amendments and each situation created an atmosphere for improvement. The courts have played their role, the parliaments have played their role and improvements were made, like the Bill which was passed today. Improvements in the Constitution are also made and this is a normal factor but since a word was there, a suggestion was there

that after this the Prime Minister and the President may resign and fresh election may be held. Now, this one thing has destroyed the whole thing. I had suggested them that out of the nine points if there was a single point on which the Government and the Opposition could have sat together and they could have discussed, I think the wisdom would have prevailed and the Government would have invited the Opposition to nominate their team and discuss it. By discussion alone I think, the political atmosphere and the tension and the confrontation would have disappeared, if not totally atleast partially but this was not done. It was rejected outright with the result that confrontation not only continues at the present as said it is aggravated. This situation is deteriorating and with this political situation and confrontation and polarization it is affecting other sectors of our society. The degeneration of education is mainly due to political interference and corruption. We all know that the members of the Provincial Assemblies and National Assembly are being given quotas for appointment of not only teachers but other appointees also. There is no merit today. No merit today. This has given rise to further frustration in the educted youth of the country. It has further deteriorated our education system and the word 'corruption' used evnisages not only political corruption that you allot quotas to the members of the ruling party it is also reported that some of the members take money from those candidates and they recommend their names. If we are dealing with the institutions of the country like this and the most basic sector that is education then how can we expect that there would be any improvement in another sector. When I say that it is affecting all other sections is that yesterday the statement of the Defence Minister that some Army Officers were trying to bring a change according to their own thinking. They wanted to change

what is happening in the country. They wanted to employ their own methods of doing it.

I tell you Pakistan's history is replete with such attempts. Have we ever thought of the root cause? Have we ever gone to rectify what is wrong with our society, with our attitudes. This has happened several times and no wonder if it could happen next time. There have been those who have been successful and there have been those who have not been successful. But that does not mean, I remember the word of the former Prime Minister of Pakistan when he said after the promulgation of the 1973 Constitution that today we have closed all doors for extra Constitutional methods of changing the government but of Martial Laws, no, it was not closed. It is not closed in the sense that you write in the Constitution that we close its doors, no, it is not closed. Everybody has written it. But the society has to be reformed. We have to give justice to the people. We have to evolve a system in which the population is satisfied.

I refer to you again to the Canadian referrendum. Kubic is a province which speaks French language. They had the desire of separation. They already have certain powers. I had the privilege of visiting Kubic also and we found that they were having their Foreign Ministers. They were also having the Minister of Foreign Trade. But despite that they wanted to have total independence. For that they demanded referrendum. It was not the reply of the Government of Canada that you are traitors, that since you speak a different language you are not one of us or that you are trying to destroy the country or you are playing somebody else's game, or you are agent of foreign enemy. No. It was not said, they said well, you are a part of our country. We accept your demand for a referendum and they held the referendum. The result was 49.4 per

cent wanted independence and 50.6 per cent said, no, we want to remain a part of Canada. There was no heart burning. It was done fairly like brothers and may be for years or decades this question may not rise again. It is settled and it is settled politically. No names, no 234s, the Prime Minister of Canada did not order to the Governor of Cuba to impose 234s so that the Constitution is twisted, members are purchased, horse-trading is indulged and then every thing----

(interruption)

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: No body has demanded referendum in Pakistan and there is no question. You are putting words into the mouth of everybody. When they say we do not want a separate province, you said, no, no, you want a separate province. Why should you ask people to go where they do not want to go. Just solve their problems. Just give justice to them. Not only to the people of Karachi, to the rest of the country, accept the mandate of the Opposition also. Recognize their existence in the country. It is not only that some people were saying here that the VHF telephones were not allotted to those people who were suggested or recommended by the Opposition. It is a fact. We were not given the development schemes for the last 2, 3 years. The whole system has been destroyed. For example, the Constitution says that the Government shall develop, the Government shall encourage local government institutions composed of elected representatives of the areas concerned and in such institutions, special representation would be given to peasants, workers and women. Now, this is Article 32 of the Constitution. What has happened to Pakistan of today. No local bodies institutions. And this reminds me of a situation in 70s where similarly local bodies institutions were closed. It remained a closed chapter for the entire period of that government. From 1970 to 1977,

there were no local bodies institutions, only their own favourites were appointed like today. We send a scheme, for example in Rawalpindi, to the Social Action Board, unrepresentative, they are not elected people. It is headed by someone who was defeated in elections in Gujar Khan. He is appointed to see whether a scheme sent by a Senator or a member of the National Assembly, or a member of the Provincial Assembly is acceptable to him or not. Why do they say, " we will hold local bodies elections in Karachi, when the situation is right? If you want to improve the situation, hold the elections, that would improve the situation. What is the situation in Punjab, what is the situation in NWFP and what is the situation in Baluchistan? Why all the local bodies institutions have been closed and the particular people from their own political party have been appointed to play with the funds? Why? With what authority? What justification? Why the institution of local body has been killed, why it has been murdered? Why the democracy at the gross roots has been murdered? Why? I ask. There is absolutely no answer to this. The institution has been murdered and there is no answer. If you say, ' well situation is not proper in Karachi to hold elections', what has happened to rest of the Sindh? What has happened to rest of Punjab and the rest of the country. Why should you not allow people to cater for their own needs in their own areas, i.e., the elected representatives. In France the highest office holders in the country remain member of the local body also because they think and the rest of the democratic world thinks that they desire to develop democracy in the country. If you are in favour of democracy let it develop. From where will it develop? If you do not allow people to go and join the primary schools you were asking them to say farewell to colleges and universities. It can't be done.

Similarly there are other issues like Kashmir, like the Afghan situation and in Kashmir Mr. President previousely there was a resolution and that was withdrawn. In Geneva they said that we have not put any resolution, the opportunity or the occasion did not come. This time no resolution was moved even I was asked by Nawabzada Nasrullah Khan to accompany first to England and then to UNO, I said well if the Government is moving a resolution then I will not ask Government of Pakistan to supply me the ticket or the boarding or lodging outside, I will not demand even TA/DA, I will go and convess for Pakistan and there are other people also who are prepared to go abroad and whatever they could contribute they would. But if you are not presenting a resolution this time then there is no use going there and spending the hard earned money of the poor people of Pakistan. They are so poor that it is difficult for them to make both ends meet today but this is not being realized. It is not the creation of the Opposition. The situation is being aggravated by the Government of Pakistan. They are following the stands laid down by the IMF and World Bank and they are being imposed on this society,. on this country which is at a particular developmental stage. We are not Americans, we are not the people of England, we are not Germans, we are not Japanese also that we have so much of income and everybody's son or daughter is being looked after for education, for health cover. No, we are poor people. If somebody gives indirect taxes what does he get in return? Does his child get any education? Can he get any admission in a school? Does he has the capacity to pay his fee? Can he purchase his books? Can he purchase clothes for his uniform? No, he can't do it. Does he have any respect if he goes to lodge an FIR. Nobody bothers about him. In most of the cases he has to go to a Wadera or to an influential person to talk to the Police to

register his case. If he goes to a medical dispensary or in an hospital nobody listens to him. He has to purchase his own medicines, he has to pay his own fee.

Now, the atmosphere is growing in the minds of the people as to why are we paying taxes. What is the social contracts with the Government? What are we getting in response as a result of these sacrifices? What do we get? Do we get protection of life and property anywhere in the country? In this atmosphere of dacoities and robberies in which nobody is safe, nobody's honour is safe. I tell you a situation is fast approaching that the Opposition would also go meaningless. They will lose their grip on the people, the Government is fast losing it grip on the people. The Opposition would also lose if they do not go with the sentiments of the people of Pakistan. They are also under pressure and something can develop in the country which is unforseen by the Government of today. That would be a very sad day for Pakistan. We have neigbours who are looking for an opportunity. We do not have friends all around from far and from near, there would not be a single tear shed for Pakistan, we will have to make our own sacrifices. We don't have to make sacrifices even if we look inwardly, if we search our own souls, if we sit together, we accept others, we create an atmospher of friendship of acceptability, of genuineness and then the President does not have to tell the Government that they should mind more about corruption, he does not have to tell them that they should be fair to keep it even in the case of privatization, well, there is pressure for privatization and for privatization also, not only transparency is necessary but suitability is also necessary. If you privatize everything and in the name of privatization if you sell everything, every vital institutions in the country; you are selling your Communications, you are selling PBC, look at India, the Government of India

decides which has to be privatized and which has not to be privatized for the national interest and even when they privatize it to a foreign company, or a foreign bidder, they keep more than 50% shares for Indians, for the Government, for the Corporations, they keep their hold. If we have started selling everything on the demand of IMF and World Bank, then it is an agenda for destruction. It is an agenda for chaos, it is an agenda for revolution. So, I would request you, Mr. Charimen, that through these hurriedly made submissions, I would request the Government of the day to realize even today, late in the day ifthey have some realization. Here my friend says it is not possible.

Mr. Presiding Officer: No, that was something between Malik Muhammad Qasim and the Law Minister and not about you.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: I thought they say that it is not possible now for the Government to change to improve their method of governing.

Mr. Presiding Officer: No, that is possible and that should be possible.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: So Sir, even today, if they change their method of governance, they may give a clean and good government, they should not in turn hurl abuses and accusations on the Opposition. They should improve their own performance. I tell you if they walk a step forward towards us we will walk ten paces towards them but if they have an agenda which they are following and they keep on following, it is our duty as Opposition to stop them on the way and to hold their hands from further destruction of the country. I thank you.

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for tomorrow to meet at 10.00 A.M.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, November 16, 1995]